e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 160 Wednesday , March 12 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۱۶۰)لکھنؤ، بروز بدھ ۱۲-مارچ ۲۰۲۵ء، مطابق ۱۱/رمضان المبارک -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

لوک سبھا میں پرانی پنشن اسکیم کے نفاذ کا مطالبہ

نئی دہلی۔(یواین آئی) سماج وادی پارٹی کے دھرمیندر یادو نے آج لوک سبھا میں مرکزی ملازمین کی پنشن کا مسئلہ اٹھایا اور کہا کہ ملازمین یونیفائیڈ پنشن اسکیم سے مطمئن نہیں ہیں، اس لیے پرانی پنشن اسکیم کو نافذ کیا جانا چاہیے۔ مسٹر یادو نے وقفہ صفر کے دوران کہا کہ ملازمین پنشن کے معاملے پر احتجاج کررہے ہیں۔ ملازمین نہ تو قومی پنشن اسکیم سے مطمئن ہیں اور نہ ہی یکم اپریل سے نافذ ہونے والی یونیفائیڈ پنشن اسکیم سے مطمئن ہیں۔ ملازمین پرانی پنشن اسکیم کے نفاذ کے لیے احتجاج کررہے ہیں۔ صرف پرانی پنشن اسکیم نے ملازمین اور ان کے اہل خانہ کے مفادات کو خاطر خواہ مالی تحفظ فراہم کیا ہے۔ انہوں نے پرانی پنشن اسکیم کو نافذ کرنے کا مطالبہ کیا۔ ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی (مارکسی) کے امرا رام نے راجستھان کے دیہی علاقوں میں پینے کے پانی کی قلت کا مسئلہ اٹھایا اور کہا کہ ریاست کے سیکر اور جھنجھنو اضلاع میں لوگ پانی کی ایک ایک بوند کو ترستے ہیں۔

سمبت پاترا نے راہل پر اپنے تبصرے سے متعلق الفاظ واپس لیے

نئی دہلی۔(یواین آئی) لوک سبھا میں آج اس وقت زبردست ہنگامہ ہوا جب بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سمبت پاترا نے اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کے بارے میں تبصرہ کیا اور کانگریس نے اس پر ہنگامہ کھڑا کردیا، جس کی وجہ سے اسپیکر اوم برلا کو ایوان کی کارروائی 10 منٹ کے لیے ملتوی کرنی پڑی۔ کانگریس کے ارکان پارلیمنٹ نے مسٹر پاترا کے مسٹر گاندھی کے خلاف ریمارکس پر سخت احتجاج کیا، ان سے معافی مانگنے کو کہا اور ایوان میں نعرے بازی شروع کردی۔ جب ایوان کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی تو مسٹر پاترا نے کہا کہ اپوزیشن کی طرف سے وزیراعظم کے لیے جس طرح کی زبان استعمال کی جارہی ہے وہ انتہائی توہین آمیز ہے۔ وزیراعظم کو بولنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ اگر میں نے کچھ ایسے الفاظ کہے ہیں جن سے قائد حزب اختلاف یا ان کے کسی رکن کی دل آزاری ہوئی ہو تو مجھے لگتا ہے کہ مجھے ان الفاظ کو واپس لینے میں کوئی جھجک نہیں ہے۔

’ہر مسجد میں مندر تلاش کیا گیا تو ہندوستان بھی افغانستان بن جائے گا‘

موجودہ حالات پر سابق اے ایس آئی چیف کا تلخ تبصرہ

اجین/نئی دہلی۔اتر پردیش کے سنبھل واقع شاہی جامع مسجد کا معاملہ سرخیوں میں ہے۔ ہندو فریق وہاں نماز پر پابندی اور پوجا کی اجازت چاہتا ہے۔ اس مسجد کا جب سروے کیا گیا تھا تو وہاں تشدد بھی پیدا ہوا تھا اور پھر ایسا ہنگامہ شروع ہوا جس نے علاقے کے لوگوں کو دہشت میں ڈال دیا۔ کئی دنوں تک انٹرنیٹ معطل رہا اور شہر میں کرفیو بھی نافذ کرنا پڑا۔ بعد میں حالات معمول پر آئے اور پھر سروے کے ساتھ ساتھ کھدائی کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا۔ گزرتے دن کے ساتھ کئی مندروں کے بارے میں باتیں سامنے آئیں اور پھر مہینوں تک سنبھل میں جگہ جگہ کھدائی چلتی رہی۔ اب اس طرح کی کھدائی سے متعلق اے ایس آئی (آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا) کے سابق ڈائریکٹر کے۔ کے۔ محمد کا تلخ تبصرہ سامنے آیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ اگر ہم ہر مسجد میں مندر تلاش کریں گے تو خانہ جنگی شروع ہوسکتی ہے۔

کے۔ کے۔ محمد کا کہنا ہے کہ ہر مسجد کے اندر مندر کی تلاش مناسب نہیں، کیونکہ ایسا کرنے سے ہندوستان کی حالت افغانستان، شام اور اسرائیل جیسی ہوسکتی ہے۔ ظاہر ہے خانہ جنگی والی حالت کسی بھی ملک کے لیے مناسب نہیں۔ یہ بیان سابق اے ایس آئی ڈائریکٹر نے اجین میں دیا جہاں وہ ’وکرم اُتسوَ‘ میں شریک ہونے پہنچے تھے۔ انھوں نے کہا کہ ثبوتوں کی بنیاد پر واضح ہے کہ کئی مساجد کی تعمیر مندروں کے اوپر کی گئی ہے۔ کئی بار اس کے ثبوت مل چکے ہیں، لیکن اس کا یہ مطلب قطعی نہیں ہے کہ ہم ہر مندر میں مسجد تلاش کریں۔ اگر ایسا کرتے ہیں تو اس سے تنازعہ اور بدامنی کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ اس لیے ضروری ہے کہ ایسے تنازعات کو بیٹھ کر سلجھایا جائے۔ کے۔ کے۔ محمد نے کاشی-متھرا تنازعہ پر بھی اپنی رائے ظاہر کی۔ انھوں نے ان دونوں مقامات سے متعلق مسلمانوں سے بڑا دل دکھانے کی گزارش کی اور کہا کہ وہ کاشی-متھرا ہندوؤں کے حوالے کردیں۔ حالانکہ اس بیان پر مسلم طبقہ کی ناراضگی دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ ایسا اس لیے کیونکہ پہلے بابری مسجد کے تعلق سے بھی ایسا ہی کیا گیا تھا، اور جب منہدم بابری مسجد کی جگہ پر رام مندر کی تعمیر ہوگئی تو پھر کاشی-متھرا کی بات شروع ہوگئی۔ ملک بھر میں کئی مساجد اور درگاہوں پر ہندو طبقہ نے اپنا دعویٰ پیش کیا ہوا ہے، ایسے میں یہ سلسلہ محض کاشی اور متھرا پر رکتا دکھائی نہیں دے رہا ہے۔

ہلدوانی معاملہ: اتراکھنڈ ہائی کورٹ سے 22 ملزمان کو ملی ضمانت، پولیس بروقت چارج شیٹ پیش کرنے میں ناکام

نینی تال: اتراکھنڈ ہائی کورٹ نے ہلدوانی کے بنبھول پورہ تشدد میں ملوث 22 ملزمان کی ڈیفالٹ اپیل میں داخل ضمانت کی درخواستوں پر سماعت کی۔ کیس کی سماعت کے بعد، سینئر جسٹس منوج کمار تیواری اور جسٹس پنکج پروہت کی ڈویژن بنچ نے بھولا عرف سہیل، جاوید صدیقی، جاوید قریشی، شاہنواز، رئیس احمد انصاری، عبدالمجید سمیت 22 ملزمان کو ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا ہے، اور انہیں پولیس نے چارج نہ کرنے کی بنیاد پر ڈیفالٹ کا فائدہ دیا ہے۔ بنبھول پورہ تشدد کیس میں 22 ملزمان کی ضمانت: ہائی کورٹ نے مجسٹریٹ کے حکم کو چارج شیٹ داخل کرنے کے لیے پولیس کو اضافی وقت دینے کو غیر قانونی سمجھا۔ جب کہ تشدد کے مرکزی ملزمان کو تاحال ضمانت نہیں دی گئی۔ آج ہونے والی سماعت کے دوران ان کی جانب سے کہا گیا کہ عدالت نے سب سے پہلے صفیہ ملک کی ضمانت منظور کی تھی۔ اس کے بعد فساد میں ملوث دیگر 50 لوگوں کو ضمانت مل گئی۔ اس کو بنیاد سمجھتے ہوئے اسے بھی ضمانت پر رہا کیا جائے۔ یہ دلیل ملزمان کی طرف سے دی گئی: ملزمان نے الزام لگایا کہ معاملے کی تفتیش کیے بغیر پولیس نے ان کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ 120B، 417، 420، 467، 468، 471 کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ کئی مہینے گزر چکے ہیں لیکن پولیس تاحال ان کا جرم ثابت کرنے میں ناکام رہی ہے۔ جبکہ پولیس کے لیے جرم کی تفتیشی رپورٹ جرم کے 90 دن کے اندر عدالت میں پیش کرنا ضروری ہے۔ پولیس نے ابھی تک اس معاملے میں تحقیقاتی رپورٹ پیش نہیں کی ہے۔ اس کے علاوہ مجسٹریٹ نے پولیس کو چارج شیٹ پیش کرنے کے لیے اضافی وقت دیا۔ اس کا فائدہ دیتے ہوئے اسے ضمانت دی جائے۔ پورے کیس کی سماعت کے بعد ہائی کورٹ نے 22 ملزمان کو ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا۔ 24 جولائی 2024 کو عبدالمالک کی اہلیہ صفیہ ملک، جنہیں پولیس نے تشدد کا مرکزی ملزم قرار دیا تھا، کی ضمانت منظور کرلی گئی۔ پھر اگست 2024 میں 50 ملزمان کو ضمانت مل گئی۔ آج 22 لوگوں کو ضمانت مل گئی ہے۔ اب تک کل 73 لوگوں کو ضمانت مل چکی ہے۔ گزشتہ سال 8 فروری کو بنبھول پورہ میں تشدد ہوا تھا: قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال 8 فروری کو ہلدوانی کے بنبھول پورہ علاقے میں تجاوزات ہٹانے گئی میونسپل انتظامیہ اور پولیس ٹیم پر سینکڑوں شرپسندوں کے ساتھ تجاوزات کے ذریعے حملہ کیا گیا تھا۔ اس تشدد کے دوران آتش زنی اور فائرنگ کے واقعات بھی پیش آئے۔

۱۴۴۶ اوقات سحر وافطار

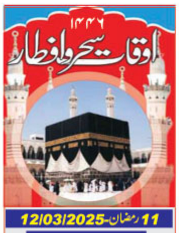

11 رمضان-12/03/2025

سنی حضرات	
آج کا افطار	کل کی سحری
06:15	04:55

شیعہ حضرات	
آج کا افطار	کل کی سحری
06:25	04:49

پاکستان میں بلوچ لبریشن آرمی نے مسافر ٹرین کو کیا ہائی جیک

جعفر ایکسپریس پر حملہ کرکے ٹرین پر قبضہ، ٹرین ڈرائیور زخمی، تصادم کے دوران پاکستان کے 20 فوجیوں کی موت، کئی مسافر زخمی، 180 فوجی قید میں! ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ

کوئٹہ۔(ایجنسی) پاکستان میں بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) نے منگل (11 مارچ) کو ایک پسنجر ٹرین کو ہائی جیک کرلیا ہے۔ بی ایل اے نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کے لڑاکوں نے جعفر ایکسپریس پر حملہ کرکے ٹرین پر قبضہ کیا ہے۔ ڈرائیور سمیت متعدد مسافروں کو قتل اور کئی مسافروں کو زخمی کردیا، ٹرین میں 500 مسافر سوار ہیں ڈان نیوز کے مطابق بلوچستان میں دہشت گردی کا تازہ واقعہ مچھ میں گڈالار اور پیرو کنری کے درمیانی علاقے میں پیش آیا ہے، جہاں کوئٹہ سے پشاور جانے والی جعفر ایکسپریس پر فائرنگ کی گئی، پاکستانی اخبار ’دی ڈان‘ نے بلوچستان حکومت کے ترجمان شاہد رندے کے حوالے سے رپورٹ دی ہے کہ ”کوئٹہ سے پشاور جارہی جعفر ایکسپریس پر پیرو کنری اور گڈلار کے درمیان زبردست گولی باری کی خبریں ہیں۔

بی ایل اے نے 180 سے زیادہ یرغمال بنانے اور کم از کم 20 سیکیورٹی اہلکاروں کو ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا۔ ریلوے ذرائع کا کہنا ہے کہ سبی کے تمام ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کردی گئی ہے اور سیکورٹی فورسز کی بھاری نفری طلب کرلی گئی ہے۔

کنٹرولر ریلوے محمد کاشف جعفر ایکسپریس 9 بوگیوں پر مشتمل ہے، 500 کے قریب مسافر سوار ہیں، ٹرین کو 8 نمبر ٹنل میں مسلح افراد نے روک لیا تھا، مسافروں اور عملے سے رابطے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ترجمان بلوچستان حکومت کا کہنا ہے کہ کوئٹہ سے پشاور جانے والی جعفر ایکسپریس پر گڈالر اور پیرو کنری کے درمیان شدید فائرنگ کی اطلاعات ملی ہیں۔ ترجمان بلوچستان حکومت شاہد رند کے مطابق سبی کے ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کردی گئی ہے، ایمبولینسز جائے وقوعہ کی جانب روانہ کردی گئی ہیں، پہاڑی اور دشوار گزار علاقہ ہونے کے باعث جائے وقوعہ تک رسائی میں مشکلات پیش آرہی ہیں، محکمہ ریلوے کی جانب سے امدادی ٹرین جائے وقوعہ پر روانہ کردی گئی ہے۔

ترجمان نے کہا کہ سیکورٹی فورسز مذکورہ علاقے کی جانب روانہ ہوچکی ہیں، واقعے کی نوعیت اور ممکنہ دہشت گردی کے پہلوؤں کا جائزہ لیا جارہا ہے، ابتدائی اطلاعات کے مطابق واقعہ دہشت گردی کا شاخسانہ ہوسکتا ہے، تاہم ابھی ابتدائی تحقیقات شروع کی جائیں گی، حکومت بلوچستان نے تمام متعلقہ اداروں کو ہنگامی اقدامات کی ہدایت کی ہے، کہا گیا ہے کہ تمام ادارے متحرک ہیں، عوام پرامن رہیں اور افواہوں پر کان نہ دھریں۔ دوسری جانب ریلوے ذرائع نے ’ڈان‘ کو بتایا کہ پشاور جانے والی جعفر ایکسپریس پر ضلع بولان کے علاقے مشقف کے قریب مسلح افراد نے حملہ کیا، ریلوے حکام نے کوئٹہ سے آنے والی مسافر ٹرین پر مسلح حملے کی تصدیق کی ہے۔ ریلوے حکام کے مطابق فائرنگ سے ٹرین کا ڈرائیور زخمی ہوا، سیکیورٹی فورسز موقع پر پہنچ گئیں اور بھاری فائرنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ ادھر جعفر ایکسپریس پر فائرنگ کے بعد سول ہسپتال کوئٹہ میں بھی ایمرجنسی نافذ کردی گئی ہے۔

دوسری جانب سوشل میڈیا پر ایک کالعدم تنظیم کی جانب سے جعفر ایکسپریس پر فائرنگ کے واقعہ کی ذمہ داری قبول کرنے کی اطلاعات زیر گردش ہیں۔ بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) نے اس کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ بی ایل اے کے سرمچاریوں نے بولان کے علاقے ڈھاڑ میں مشکاف کے مقام پر ایک منظم کارروائی کے دوران ریلوے ٹریک کو دھماکے سے تباہ کرکے جعفر ایکسپریس کو روک لیا ہے۔ تمام مسافروں کو یرغمال بنالیا ہے۔ ”بی ایل اے یہ واضح وارننگ جاری کرتی ہے کہ اگر قابض فوج کی طرف سے کوئی بھی آپریشن کی گئی تو اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے اور تمام سیکڑوں یرغمالیوں کو ہلاک کردیا جائے گا۔ جس کا ذمہ دار قابض فوج ہوگا“۔ بی ایل اے نے کہا ہے کہ یہ آپریشن بی ایل اے کی مجید بریگیڈ، ایس ٹی او ایس اور فتح اسکواڈ کے خصوصی سرمچار مشترکہ طور پر انجام دے رہے ہیں اور کسی بھی قسم کی فوجی چڑھائی کی صورت میں سخت کارروائی کی جائے گی۔ جعفر ایکسپریس پر قبضے کے دوران اب تک چھ فوجی اہلکار حراست میں لئے جاچکے ہیں۔ جس کی ذمہ داری ہماری تنظیم بی ایل اے قبول کرتی ہے۔

بلوچ لبریشن آرمی نے ایک بار پھر وہ کام کردیا جس نے پاکستانی فوج اور آئی ایس آئی کی خفیہ ایجنسی پر کئی سوالات کھڑے کردئے ہیں۔ دن کی روشنی میں، بلوچ کے مجید بریگیڈ نے سکیورٹی فورسز سے بھری ٹرین کو اپنے قبضے میں لے لیا۔ اس طرح کے آپریشنز صرف درست انٹیلی جنس کی بنیاد پر ہی کئے جاسکتے ہیں۔ بلوچ لبریشن آرمی کے جاری کردہ بیان میں اس انٹیلی جنس ونگ کا نام بھی شیئر کیا گیا ہے۔ ZIRAB انٹیلی جنس ونگ کو سائلنٹ سولجر بھی کہا جاتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ZIRAB کا انٹیلی جنس ونگ پاکستان کی ہر نقل و حرکت پر نظر رکھتا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ انہیں اس حد تک معلوم ہوتا ہے کہ کون سی یونٹ حرکت کررہی ہیں۔ کتنے کے پاس اسلحہ ہے اور یہاں تک کہ کون سا افسر موجود ہے۔

عوامی ایکشن کمیٹی اور جموں وکشمیر اتحاد المسلمین پر پانچ سال کی پابندی

نئی دہلی/سری نگر۔(یواین آئی) وزارت داخلہ نے منگل کو جموں وکشمیر کے دو گروپوں میر واعظ کی زیر قیادت عوامی ایکشن کمیٹی (اے اے سی) اور مسرور عباس انصاری کی زیر قیادت جموں وکشمیر اتحاد المسلمین (جے کے آئی ایم) کو غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ 1967 کے تحت پانچ سال کے لیے کالعدم تنظیم قرار دے دیا وزارت نے یہ فیصلہ تنظیم کے ملک مخالف سرگرمیوں، علیحدگی پسند پروپیگنڈے اور جموں وکشمیر میں دہشت گردی کی حمایت میں مبینہ طور پر ملوث ہونے کا حوالہ دیتے ہوئے کیا۔ وزارت داخلہ نے ایک نوٹیفکیشن میں کہا کہ اے اے سی غیر قانونی سرگرمیوں میں مصروف ہے جو ملک کی سالمیت، خودمختاری اور سلامتی کے لیے نقصان دہ ہے اور اس کے ارکان جموں وکشمیر میں علیحدگی پسندی کو فروغ دینے کے لیے دہشت گردانہ سرگرمیوں اور ملک مخالف پروپیگنڈے میں ملوث رہے ہیں۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) اور مقامی قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں نے میر واعظ اور دیگر ارکان کے خلاف علیحدگی پسندی کو فروغ دینے اور لوگوں کو ہندوستانی حکومت کے خلاف ملک مخالف جذبات کو بھڑکانے کے مبینہ کردار پر کئی مقدمات درج کیے ہیں۔

ماریشس کا اعلیٰ ترین اعزاز حاصل کرنے والے پہلے ہندوستانی بنے پی ایم مودی

پورٹ لوئس(ایجنسی) ماریشس کے وزیراعظم نوین چندر رام غلام نے وزیراعظم نریندر مودی کو ان کے اعلیٰ ترین شہری اعزاز دی گرینڈ کمانڈر آف دی آرڈر آف دی اسٹار اینڈ کی آف دی بحر ہند سے نوازا ہے۔ یہ اعزاز وزیراعظم مودی کو ہندوستان اور ماریشس کے درمیان تعلقات کو مضبوط بنانے میں ان کے تعاون کے لیے دیا گیا ہے۔ مودی یہ اعزاز حاصل کرنے والے پہلے ہندوستانی ہیں۔ یہ کسی دوسرے ملک کی طرف سے وزیراعظم مودی کو دیا جانے والا 21 واں بین الاقوامی ایوارڈ ہے۔ رام گولام نے کہا کہ مودی اس باوقار اعزاز سے نوازے جانے والے پانچویں غیر ملکی شہری ہیں۔ اعلیٰ ترین اعزاز سے نوازے جانے سے پہلے وزیراعظم مودی نے کہا، ماریشس کے وزیراعظم نے ابھی اعلان کیا ہے کہ وہ مجھے اپنے اعلیٰ ترین شہری اعزاز سے نوازیں گے۔ میں عاجزی کے ساتھ آپ کے فیصلے کو قبول کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ہندوستان اور ماریشس کے درمیان تاریخی تعلقات کو خراج تحسین ہے۔

وزیراعظم نریندر مودی کا ماریشس پہنچنے پر ہوائی اڈے پر وزیراعظم نوین چندر رام غلام اور ان کی کابینہ کے اراکین نے پرجوش استقبال کیا۔ وزیراعظم کے خصوصی طیارے سے اترتے ہی وزیراعظم مسٹر رام غلام اور ان کی اہلیہ نے مسٹر مودی کا استقبال کیا۔ ماریشس کی فوج کے چاق و چوبند دستے نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اس موقع پر دونوں ممالک کے قومی ترانے بجائے گئے۔ بعد میں لاؤنج میں مسٹر رام غلام نے مسٹر مودی کا اپنی کابینہ کے ارکان سے تعارف کرایا۔

جنوب مشرقی ایشیائی ممالک میں پھنسے 283 ہندوستانی شہریوں کی ہندوستان واپسی

نئی دہلی۔(یواین آئی) روزگار کے فرضی ریکٹ میں پھنسے میانمار سمیت مختلف جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک میں پھنسے 283 ہندوستانی شہریوں کو تھائی لینڈ سے ہندوستان واپس لایا گیا ہے۔ ہندوستانی فضائیہ کے ایک طیارے نے پیر کی رات تھائی لینڈ کے مائی سوت ہوائی اڈے سے اڑان بھری جس میں 283 افراد سوار تھے۔ یہ لوگ منگل کی صبح یہاں پہنچے۔ وزارت خارجہ نے یہاں کہا کہ حکومت ہند میانمار سمیت مختلف جنوب مشرقی ایشیائی ممالک میں ملازمت کی فرضی پیشکشوں کے ذریعے لالچ دینے والے ریکٹس میں پھنسے ہندوستانی شہریوں کی رہائی اور وطن واپسی کو محفوظ بنانے کے لیے مسلسل کوششیں کررہی ہے۔ درحقیقت، ان افراد کو سائبر کرائم میں شامل اور میانمار-تھائی لینڈ کی سرحد کے ساتھ واقع علاقوں میں کام کرنے والے گھپلے کے مراکز میں دیگر دھوکہ دہی کی سرگرمیوں میں ملوث کرنے کے لئے سازشاً پھنسا کر لے جایا گیا تھا۔ میانمار اور تھائی لینڈ میں ہندوستانی سفارت خانوں نے مقامی افسران کے ساتھ مل کر، تھائی لینڈ کے مائی سوت سے آئی اے ایف کے ایک طیارے کے ذریعے کل رات 283 ہندوستانی شہریوں کی وطن واپسی کو یقینی بنایا۔ یہ لوگ صبح سویرے یہاں پہنچ گئے۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ حکومت ہند اس طرح کے ریکٹس کے بارے میں مشورے اور سوشل میڈیا پوسٹس کے ذریعے وقتاً فوقتاً تشہیر کرکے اپنی احتیاط کا اعادہ کرتی ہے۔ ہندوستانی شہریوں کو ایک بار پھر مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ بیرون ملک مشن کے ذریعے غیر ملکی آجروں کی اسناد کی تصدیق کریں اور نوکری کی پیشکش کرنے سے پہلے بھرتی کرنے والے ایجنٹوں اور کمپنیوں کا ٹریک ریکارڈ چیک کریں۔

لوک سبھا میں منی پور کے بجٹ صوتی ووٹ سے پاس

نئی دہلی۔(یواین آئی) لوک سبھا نے منگل کو ریاست کا بجٹ 2025-26 کو صوتی ووٹ سے منظور کیا، جس میں تشدد سے متاثرہ منی پور میں امن کی بحالی اور معاشی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات اور خصوصی اقتصادی پیکیج کی تجویز پیش کی گئی۔ ریاست میں صدر راج کے نفاذ کی وجہ سے وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے پیر کو پارلیمنٹ میں اپنے بجٹ اور گرانٹ کے مطالبات سے متعلق تجویز پیش کی تھی۔ نئے مالی سال میں ریاست کے آمدنی کے اخراجات کی تفصیلات اور چھ ماہ کے لیے گرانٹ کے مطالبات کے ساتھ ساتھ رواں مالی سال کے ضمنی مطالبات کے دوسرے بیچ کی تجاویز پر طویل بحث کا جواب دیتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا کہ تشدد سے متاثرہ منی پور کی مالی حالت کو مضبوط بنانے کے مقصد سے 500 کروڑ روپے کی رقم کا بندوبست کیا گیا ہے۔

تعلیمی پالیسیوں کے سلسلے میں راجیہ سبھا میں نظریات کا ٹکراؤ

ڈی ایم کے ممبران پارلیمنٹ نے قومی تعلیمی پالیسی کے حوالے سے وزیر تعلیم کے تبصرے پر احتجاج کیا

نئی دہلی۔(یواین آئی) مرکزی وزارت تعلیم کے کام کاج پر راجیہ سبھا میں آج بحث نظریات کی جنگ میں بدل گئی جس میں اپوزیشن نے حکومت پر نئی تعلیمی پالیسی 2020 کے ذریعے تعلیم کے میدان میں ایک خاص نظریے کو فروغ دینے کا الزام لگایا، جب کہ حکمراں جماعت نے کہا کہ کانگریس جیسی جماعتیں ہندوستان کی کتاب میں حب الوطنی اور علم کی کتابوں کو شامل کرنے کو غلط تصور کرتی ہیں۔ اپوزیشن نے حکومت پر الزام لگایا کہ وہ اساتذہ اور وائس چانسلروں کی تقرری میں ایک خاص نظریہ کے لوگوں کو ترجیح دے رہی ہے، ہندی کو مسلط کررہی ہے اور فنڈز جاری کرنے میں اپوزیشن پارٹی کی حکومت والی ریاستوں کے ساتھ امتیازی سلوک کررہی ہے۔

دراوڑ منیترا کزگم (ڈی ایم کے) کے ارکان پارلیمنٹ نے منگل کو قومی تعلیمی پالیسی (این ای پی) اور تین زبانوں کے فارمولے پر مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے پارلیمنٹ میں ان کے تبصرے پر احتجاج کیا اور معافی مانگنے کا مطالبہ کیا۔ ڈی ایم کے ارکان پارلیمنٹ نے کالے کپڑے پہن کر احتجاج کیا۔ انہوں نے مسٹر پردھان کے تبصرے کو جارحانہ اور غیر جمہوری قرار دیا۔ ڈی ایم کے ایم پی کنیموزی نے یہاں نامہ نگاروں کو بتایا، ”مرکزی حکومت تمل ناڈو کے لیے رقم کو روک رہی ہے، یہ کہہ کر کہ ہمیں تین زبانوں کی پالیسی اور این ای پی پر دستخط کرنا ہوں گے۔“ وہ تمل ناڈو کے بچوں کا مستقبل برباد کررہے ہیں۔ انہیں تمل ناڈو کے بچوں کے لیے آنے والے فنڈز کو روکنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ کل انہوں نے انتہائی توہین آمیز انداز میں جواب دیا۔ ہم بے ایمان ہیں اور تمل ناڈو کے لوگ غیر مہذب ہیں۔ ہم ان سے ایسی زبان میں بات کرنے کی توقع نہیں رکھتے۔ یہ سراسر غیر جمہوری ہے۔ ہم اس سے معافی کی توقع رکھتے ہیں۔ ڈی ایم کے ایم پی تروچی سیوا نے مسٹر پردھان کے بیان کو گمراہ کن قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ غیر اخلاقی اور غیر پارلیمانی ہے۔ ہم بھی تین زبانوں کی پالیسی کے خلاف ہیں۔ اسے کوئی ہم پر مسلط نہیں کرسکتا۔

بی جے پی حکومت مہنگائی روکنے میں ناکام: اکھلیش

لکھنؤ۔(یواین آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے منگل کو کہا کہ بی جے پی حکومت مہنگائی روکنے میں پوری طرح سے ناکام رہی ہے اور بڑھتی مہنگائی کی وجہ لوگوں کا تیوہار بے مزہ ہوگیا۔ یادو نے یہاں جاری بیان میں کہا کہ بی جے پی نے مہنگائی کم کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن حکومت نے کوئی کام نہیں کیا۔ اس حکومت نے منافع خوری کو بڑھوایا دیا ہے۔ ڈیزل، پٹرول، رسوئی گیس، آٹا، چاول، تیل، سوزی، کھویا سب چیزوں کی قیمتیں آسمان پر ہیں۔ ایک طرف مہنگائی شباب پر ہے دوسری طرف لوگوں کے پاس کام دھندا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہولی کے موقع پر روایتی پکوانوں میں استعمال ہونے والی چیزوں کی قیمتیں آسمان پر ہیں۔ منریگا مزدوروں کو مہینوں سے کام نہ ملنے سے پیسہ نہیں ملا ہے۔ بغیر پیسے مزدور اپنی ہولی کیسے منا پائیں گے۔ کئی سرکاری محکموں میں بھی یہی حالت ہے۔ ملازمین کی تنخواہ روکے ہوئے ہیں۔ غریب کی کہیں بھی سماعت نہیں ہے۔ یادو نے کہا کہ بے روزگار بڑھتی جارہی ہے۔ کنٹریکٹ اور آوٹ سورس ملازمین، شکشا متروں کا استحصال ہورہا ہے۔ مہنگائی کی مار بڑھتی گئی لیکن ان کا اعزازیہ نہیں بڑھا۔ مزدوروں کو کام نہیں مل رہا ہے۔ بی جے پی حکومت کو عوام کی پریشانیوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ یہ تیوہار میں بھی نفرت کی سیاست کررہے ہیں۔ سماج میں نفرت اور لاقانونیت پھیلانے کا کوئی موقع نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم، صحت میں پہلے سے ہی مہنگائی، عوام عاجز و پریشان ہیں۔ لوگوں کے جیب میں پیسے نہیں ہیں۔ اوپر سے حکومت منافع خوری کے ذریعہ ان کی جیب کاٹتی جارہی ہے۔ مہنگائی دوگنی ہوگئی ہے جبکہ آمدنی نصف رہ گئی ہے۔ بی جے پی حکومت مہنگائی روکنے میں پوری طرح سے ناکام ہے۔ حکومت کے پاس مہنگائی، بے روزگاری کو سلسلے میں کوئی پالیسی نہیں ہے۔

جشن امام حسن علیہ السلام
بتاریخ ۱۶/رمضان المبارک ۹/بجے شب
بمقام سعید الملت ہال
شیعہ پی جی کالج
وکٹوریہ اسٹریٹ، لکھنؤ
تلاوت: مولانا ممتاز علی صاحب
نظامت: جناب سید حیدر رضا صاحب
سرپرست اعلیٰ: آیۃ اللہ امیر العلماء مولانا سید حمید الحسن صاحب قبلہ
افتتاح: حجۃ الاسلام مولانا سید فرید الحسن صاحب قبلہ (پرنسپل ناظمیہ عربی کالج)
زیر صدارت: ماہر قانون مولانا ڈاکٹر انور حسین رضوی صاحب (سابق پرنسپل یونٹی ڈگری کالج)
محفل فضائل: فخر ملت مولانا ڈاکٹر یعسوب عباس صاحب قبلہ (سکریٹری آل انڈیا شیعہ پرسنل لا بورڈ)
نثری نظامت: جناب نیر مجیدی صاحب
مہمانان خصوصی
حجۃ الاسلام مولانا ظہیر عباس صاحب، مولانا منتقی زیدی صاحب، مولانا اعجاز اطہر صاحب، مولانا میثم زیدی صاحب،
مولانا صدف جونپوری صاحب، مولانا سید تطہیر عابدی صاحب، مولانا محمد علی زیدی صاحب، مولانا عارف آغا موسوی صاحب، ڈاکٹر روشن تقی صاحب
مولانا سید حیدر حسن صاحب، مولانا سید عالی رضا صاحب، مولانا تقیر حسین صاحب، حاجی شیخ سعید حسین صاحب، عباس انکر صاحب
ممبران: آصف رضا، مہدی مرزا، مجاہد حیدر غزلی، ڈاکٹر ایم ایم نیر، سید محمد نقی، انتخاب رضوی، محمد حسنین،
نوٹ:
۱۰/بجے شب کے بعد آنے والے شعرا سامع میں شمار ہوں گے۔ کیونکہ محفل ایک بجے شب تک اختتام پذیر ہوگی۔
नोट: रमज़ान के पेशे नज़र जश्न 9 बजे शब से 1 बजे शब तक
کنوینر: پرنس اقبال مرزا 7355502312
زیر اہتمام: امام حسن علیہ السلام اکادمی، لکھنؤ

شام میں کشیدگی، 3 روز میں 1300 سے زائد ہلاک

یمن کی قومی حکومت کی وزارت خارجہ نے کی شدید مذمت، صیہونی حکومت کے جنوبی شام اور دمشق کے جنوب مغربی مضافات میں مسلسل حملے

دمشق، 11 مارچ (یو این آئی) شام میں سکیورٹی فورسز اور بشار الاسد کے حامیوں کے درمیان ہونے والی لڑائی میں 3 دن کے دوران 1300 سے زائد لقمہ اجل بن گئے، جبکہ ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں موجود شامی انسانی حقوق کی تنظیم کے مطابق ہلاک ہونے والوں میں کم از کم 830 عام شہری شامل ہیں۔ رپورٹس کے مطابق حالیہ پرتشدد جھڑپوں کا مرکز شام کے ساحلی علاقے طرطوس اور لاذقیہ (لطاکیہ) ہیں، جہاں بشار الاسد کے حامیوں کی علوی کمیونٹی کی اکثریت آباد ہے، انسانی حقوق کی تنظیم کا کہنا ہے کہ ہلاک ہونے والے اکثر شہریوں کا تعلق علوی کمیونٹی سے ہے۔ لاذقیہ میں جھڑپوں کے بعد گزشتہ روز شام کے عبوری نے قومی یکجہتی کا مطالبہ کرتے ہوئے جھڑپوں کی تحقیقات کے لیے کمیٹی تشکیل دے دی تھی۔ دوسری جانب شام نے کردوں زیر قیادت شامی جمہوری فورسز کو ریاستی اداروں میں ضم کردیا۔ شام کا کہنا ہے کہ اس نے کرد زیر قیادت سیرین ڈیموکریٹک فورسز کے ساتھ موخر الذکر کو ریاستی اداروں کے ساتھ ضم کرنے کا معاہدہ کیا ہے۔ شامی ایوان صدر نے پیر کو یہ اعلان کیا اور شام کے عبوری صدر احمد الشرع اور ایس ڈی ایف کے سربراہ عبدی پر مشتمل ایک دستخطی تقریب کی تصاویر جاری کیں۔ اس معاہدے میں شام کے اتحاد پر زور دیا گیا تھا، اور یہ طے کیا گیا تھا کہ "شمال مشرقی شام کے تمام سول اور فوجی اداروں" کو "شام کی انتظامیہ میں ضم کر دیا جائے، بشمول سرحدی گزرگاہیں، ہوائی اڈے، اور تیل اور گیس کے شعبہ جات کو۔ امریکا کی حمایت یافتہ SDF نے 2015 سے شمال مشرقی شام کے ایک نیم خودمختار علاقے کو کنٹرول کر رکھا ہے۔ آج منگل کی صبح اسرائیلی جنگی طیاروں کے ذریعے درعا کے مضافات، جنوبی شام اور دمشق کے جنوب مغربی علاقے قطنا کے علاقے پر بیس زائد مرتبہ فضائی حملے کیے ہیں- وہیں دہشت گرد صیہونی کے حملوں سے بے پرواہ شام کی عبوری حکومت اپنے ہی ملک کے عوام کا بڑی بے رحمی کے ساتھ خون بہا رہی ہے۔ جنوب مغربی شام میں واقع طرطوس میں، جولانی کی قیادت والی مسلح فورسز اور کوسٹ گارڈ فورسز کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئی ہیں۔ ان ذرائع نے کہا ہے کہ شام کی عبوری حکومت کی پالیسیوں کے مخالف گروہوں اور الجولانی حکومت کی سیکورٹی فورسز کے درمیان مسلح جھڑپیں، جنوبی شام کے شہر طرطوس میں لبنان کی سرحد پر جاری ہیں۔ شامی میڈیا کے مطابق، عبوری حکومت کی سیکورٹی فورسز نے لاذقیہ کے مضافات میں واقع علوی نشیں شہر قرداحہ میں، کہ جو حافظ اسد کی جائے پیدائش ہے، سلاطہ نامی گاؤں کے مکانات کو نذر آتش کردیا ہے- شام کے ساحلی علاقوں میں حالیہ دنوں میں دمشق کی عبوری حکومت کی سیکیورٹی فورسز اور عبوری حکومت کی پالیسیوں کے مخالف گروہوں کے درمیان شدید کشیدگی اور خونریز جھڑپیں دیکھنے میں آ رہی ہیں- ان دو گروہوں کے درمیان لڑائی، تیزی سے شام کے ساحلی علاقوں تک پھیل گئی اور صوبہ لاذقیہ کے قصبوں الحفہ، المختاریہ اور الشیر میں شام کی عبوری حکومت کی سیکورٹی فورسز اور مسلح افراد کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں جن کے نتیجے میں اب تک سینکڑوں علوی اپنی جانوں سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔ دوسری جانب منگل کی صبح صیہونی حکومت نے زمینی جارحیت کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے درعا کے مضافات، جنوبی شام اور دمشق کے جنوب مغربی مضافات میں قطنا کے علاقے پر بیک وقت بیس سے زائد مرتبہ فضائی حملے بھی کیے ہیں۔ اسرائیلی فوج نے جبل الشیخ کی پہاڑیوں سمیت اسٹریٹیجک مقامات پر بھی کنٹرول حاصل کرلیا ہے اور جنوب مغربی شام کے صوبہ قنیطرہ میں اپنی فوج کی تعیناتی کا دائرہ وسیع کر رہی ہے۔ اسد حکومت کے خاتمے کے بعد سے، دہشت گرد اسرائیلی فوج نے مقبوضہ جولان کی پہاڑیوں اور سرزمین شام کے درمیان بفرزون کو عبور کیا ہے اور درعا اور قنیطرہ صوبوں میں جولان کی پہاڑیوں کے قریبی علاقوں پر اپنا قبضہ جاری رکھا ہوا ہے۔

ارنا کے مطابق یمن کی قومی حکومت کی وزارت خارجہ نے شام میں عام شہریوں کے خلاف تکفیری گروہوں کے جرائم کی مذمت کرتے ہوئے، انہیں بین الاقوامی انسانی حقوق کی پامالی قرار دیا ہے۔ یمن کی وزارت خارجہ نے شام میں تکفیری دہشت گرد گروہوں کی سرگرمیوں کو اس ملک کی وحدت، سلامتی اور سماجی تانے بانے کے لئے سخت خطرہ بتایا ہے۔ یمن کی وزارت خارجہ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ توجہ شامی عوام، عرب قوم اور امت اسلامیہ کے حقیقی دشمن یعنی صیہونی حکومت پر مرکوز ہونی چاہیے۔ یمن کی وزارت خارجہ نے اپنے بیان میں عالمی برادری سے شام میں تکفیری گروہوں کے وحشیانہ جرائم کی سخت مذمت اور ان جرائم کی تحقیق کے لئے ایک کمیٹی کی تشکیل کا مطالبہ کیا ہے۔

امریکی عدالت نے فلسطینی ایکٹیوسٹ محمود خلیل کی ملک بدری روک دی

نیویارک: امریکی جج نے فلسطینی کارکن محمود خلیل کی ملک بدری پر روک لگادی۔ محمود خلیل کو ہفتے کے روز امیگریشن اینڈ کسٹمز انفورسمنٹ (ICE) نے گرفتار کیا تھا، جس پر حماس کی حمایت کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ جج جیسی ایم فرمین نے فیصلہ دیا کہ عدالت کا دائرہ اختیار برقرار رکھنے کے لیے خلیل کو امریکا میں رہنے کی اجازت دی جائے، جبکہ ان کی گرفتاری اور ممکنہ ملک بدری کے خلاف دائر درخواست پر سماعت بدھ کو نیویارک کی وفاقی عدالت میں ہوگی۔ محمود خلیل کی گرفتاری کے بعد نیویارک میں سینکڑوں افراد نے ان کی رہائی کے لیے مظاہرہ کیا۔ فیڈرل پلازا میں ہونے والے احتجاجی مظاہرے میں مظاہرین نے "حُرّی، فری فلسطین" کے نعرے لگائے اور امریکی حکومت کے سیاسی دباؤ کے تحت فلسطینی حامیوں کو نشانہ بنانے کے اقدامات کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ امریکی سول لبرٹیز یونین (ACLU) آف نیویارک نے خلیل کی گرفتاری کو آزادیٔ اظہار پر حملہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ سیاسی موقف کی بنیاد پر کسی کو سزا دینا یا جلاوطن کرنا غیر آئینی اقدام ہے۔ امریکی حکام کا موقف ہے کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی ایگزیکٹو آرڈر کے تحت حماس کی حمایت کرنے والے افراد کے ویزے اور گرین کارڈ منسوخ کیے جاسکتے ہیں۔ اس فیصلے کے بعد، وزیر خارجہ مارکو روبیو نے اعلان کیا کہ امریکا میں موجود حماس کے حامی افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ محمود خلیل کے وکیل، ایمی گریر نے ان کی گرفتاری کو سیاسی دباؤ کا نتیجہ قرار دیا اور عدالت میں ان کی فوری رہائی کی درخواست دائر کردی۔ خلیل کی اہلیہ، جو آٹھ ماہ کی حاملہ ہیں، ان سے ملنے گئیں لیکن انہیں پہلے نیوجرسی کے حراستی مرکز اور پھر لوئزیانا کے امیگریشن حراستی مرکز بھیج دیا گیا، جس پر ان کے خاندان اور حامیوں نے شدید غم و غصے کا اظہار کیا۔ کولمبیا یونیورسٹی کے سابق طالبعلم محمود خلیل کی گرفتاری نے امریکا میں فلسطینی حقوق کے لیے کام کرنے والے کارکنوں کے خلاف کریک ڈاؤن پر سوالات اٹھا دیے ہیں۔ کئی ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ گرفتاری سیاسی آزادیوں پر قدغن لگانے کی کوشش ہے اور امریکی حکومت کی فلسطینی یکجہتی تحریکوں کو دبانے کی حکمت عملی کا حصہ ہے۔

سعودی ولی عہد شہزادہ سلمان نے زیلنسکی سے ملاقات کی

جدہ/سعودی عرب/ 11 مارچ (یو این آئی) سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان نے پیر کی رات دیر گئے یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی سے ملاقات کی سرکاری سعودی پریس ایجنسی (ایس پی اے) نے منگل کو اطلاع دی کہ دونوں رہنماؤں نے جدہ کے السلام پیلس میں باضابطہ بات چیت کی بات چیت میں دوطرفہ تعلقات کے پہلوؤں کا جائزہ اور یوکرین میں جاری بحران اور تازہ ترین پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ سعودی ولی عہد نے بحران کے حل اور حصول امن کے لیے تمام بین الاقوامی کوششوں کی حمایت کے لیے سعودی عرب کے عزم کا اعادہ کیا۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ مسٹر زیلینسکی نے سعودی عرب کی کوششوں کے لیے شکریہ ادا کیا اور تعریف کی۔ مسٹر زیلینسکی امریکہ اور یوکرین مذاکرات سے قبل پیر کو سعودی ساحلی شہر پہنچے۔ کیف میں قائم یوکرینی خبر رساں ایجنسی نے جمعہ کو مسٹر زیلنسکی کے حوالے سے کہا" پیر کو میں ولی عہد (محمد بن سلمان) سے ملنے سعودی عرب جانے والا ہوں"۔ اس کے بعد میری ٹیم ہمارے امریکی شراکت داروں کے ساتھ کام کرنے کے لیے سعودی عرب میں رہے گی۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو پیر کو جدہ پہنچے اور سعودی ولی عہد سے ملاقات کی۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ایک سابقہ بیان کے مطابق، مسٹر روبیو پیر سے بدھ تک جدہ میں ہوں گے اور روس-یوکرین جنگ کو ختم کرنے کے صدر ٹرمپ کے ہدف کو آگے بڑھانے کے لئے یوکرینی وفد سے ملاقات کریں گے۔ یوکرین امریکہ ملاقات منگل کو ہوگی۔ فروری کے آخر میں وائٹ ہاؤس میں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور مسٹر زیلنسکی کے درمیان مبینہ تلخ کلامی کے بعد یہ پہلی ملاقات ہوگی۔ یہ تنازعہ دوطرفہ معدنی معاہدے کی منسوخی اور اس کے نتیجے میں یوکرین کے لیے امریکی فوجی امداد کی معطلی کا باعث بنا۔

یوکرینی صدر نے تلخ کلامی پر ٹرمپ سے معافی مانگ لی

علامتی تصویر

واشنگٹن، 11 مارچ (یو این آئی) امریکا کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے خصوصی مندوب اسٹیو وٹکوف نے دعویٰ کیا ہے کہ یوکرین کے صدر ولودومیر زیلنسکی نے اوول آفس میں تلخ کلامی پر ٹرمپ سے معافی مانگ لی۔ امریکی صدر کے خصوصی مندوب اسٹیو وٹکوف نے کہا ہے کہ یوکرین کے صدر زیلنسکی نے ڈونلڈ ٹرمپ کو خط بھیج کر اوول آفس واقعہ پر معافی مانگ لی ہے۔ وائٹ ہاؤس میں ہوئے واقعہ کے بعد امریکی ایوان نمائندگان کے اسپیکر مائیک جانسن نے کہا تھا کہ زیلنسکی کو ہوش میں آنا پڑے گا، وہ شکر گزاری کے ساتھ مذاکرات کی میز پر نہ آئیں تو یوکرین کی قیادت کوئی اور کرے۔ رپورٹ کے مطابق صدر زیلنسکی کی جانب سے امریکی صدر کے نام مبینہ اس خط کے بعد یہ بھی بتایا گیا ہے کہ امریکا کے صدر ٹرمپ کے خصوصی مندوب اسٹیو وٹکوف ماسکو کا دورہ کریں گے جہاں وہ روس کے صدر پیوٹن سے ملاقات کریں گے۔ تاہم ابھی اس کی تاریخ کا اعلان نہیں کیا گیا۔ واضح رہے کہ گزشتہ دنوں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور یوکرینی صدر زیلنسکی کی ملاقات جھگڑے کی صورت اختیار کرگئی تھی جس کے بعد ٹرمپ نے یوکرینی صدر کو وائٹ ہاؤس سے بھیج کر کہا کہ زیلنسکی امن کیلئے تیار نہیں، جب وہ امن کیلئے تیار ہوں تو وہ واپس آسکتے ہیں۔

مسجد الحرام میں "فتویٰ روبوٹ" نصب، مختلف زبانوں میں جوابات دیں گے

مکہ مکرمہ، 11 مارچ (یو این آئی) مسجد الحرام میں جدید ترین فتویٰ روبوٹ متعارف کرا دیا گیا ہے جو متعدد زبانوں میں زائرین کو مذہبی سوالات کے جوابات دے گا۔ گلف نیوز کے مطابق مکہ مکرمہ میں اسلام کے سب سے مقدس مقام مسجد الحرام اس ماہ رمضان ایک جدید ترین روبوٹ متعارف کرا دیا گیا ہے جو اپنی خصوصیت کی بنا پر فتویٰ روبوٹ قرار دیا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق منارا ایبکن نامی یہ روبوٹ بیک وقت متعدد زبانوں میں زائرین کو مذہبی سوالات کے جوابات دیتا اور نمازیوں کو مدد فراہم کرتا ہے۔ یہ روبوٹ ایک حکومتی ڈیٹا بیس سے جوڑا گیا ہے اور اسی کی مدد سے شریعت سے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ سوال پوچھنے والوں کی مزید رہنمائی اور مدد کے لیے علما کے ساتھ ویڈیو کالز بھی کرواتا ہے۔ روبوٹ کا ڈیزائن اسلامی طرز سجاوٹ سے ہم آہنگ ہے جو دو مقدس مساجد (مسجد الحرام اور مسجد نبوی ﷺ) کے فن تعمیر کی عکاسی کرتا ہے۔ حرمین شریفین مذہبی امور ادارے کے سربراہ عبدالرحمن السدیس نے مصنوعی ذہانت سے چلنے والی مشین "منارا (ایبکن) روبوٹ" کا افتتاح کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ روبوٹ ایک مربوط اور زیر انتظام ڈیٹا بیس کے ذریعے شریعت سے متعلق سوالات کے جوابات دینے کے لیے ایک اسمارٹ ریفرنس کے طور پر کام کرے گا۔ ویڈیو کال کے ذریعے اعلیٰ علما کے ساتھ براہ راست رابطے کی سروس بھی دستیاب ہے۔ اس جدید روبوٹ کی تنصیب کے بعد اب مسجد الحرام میں نمازی اپنے مذہبی سوالات کے آن لائن فوری جوابات حاصل کرنے کے لیے اسمارٹ روبوٹس تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس سے قبل بھی سعودی حکام زائرین حج و عمرہ کو سہولتوں کی فراہمی کے لیے مصنوعی ذہانت کا استعمال کر چکے ہیں۔

تلسی گیبارڈ ہندوستان، جاپان اور تھائی لینڈ کے دورے پر

واشنگٹن/نئی دہلی، 11 مارچ (یو این آئی) امریکی نیشنل انٹیلی جنس ایجنسی کی ڈائریکٹر تلسی گیبارڈ ہندوستان، جاپان اور تھائی لینڈ کے دورے پر ہیں۔ محترمہ گیبارڈ نے سوشل میڈیا پر اپنی پوسٹ میں لکھا، میں ہند- بحرالکاہل کے کچھ ممالک کے دورے پر ہوں۔ ایک ایسا علاقہ جس سے میں اچھی طرح واقف ہوں کیونکہ میں اس علاقے میں پلی بڑھی ہوں۔ میں جاپان، تھائی لینڈ اور ہندوستان جاؤں گی، واپس آنے سے پہلے فرانس میں مختصر قیام ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ صدر ٹرمپ کے امن، آزادی اور خوشحالی کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے مضبوط تعلقات، افہام و تفہیم اور رابطہ سازی بہت ضروری ہے۔ پہلا پڑاؤ: ہونولولو جہاں میں آئی سی پارٹنرز اور انڈوپیکوم (یو ایس انڈو پیسفک کمانڈ) کے رہنماؤں اور زیر تربیت فوجیوں سے ملاقات کروں گی۔ دوسری ٹرمپ انتظامیہ میں نیشنل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر کا عہدہ سنبھالنے کے بعد تلسی گیبارڈ کا ہندوستان کا یہ پہلا دورہ ہوگا۔ گیبارڈ نے فروری میں وائٹ ہاؤس میں ٹرمپ-مودی کی دوطرفہ ملاقات سے پہلے وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی تھی۔

ناسا، اسپیس ایکس کا مقصد خلائی اسٹیشن پر انسان بردار مشن کا آغاز

لاس اینجلس، 11 مارچ (یو این آئی) ناسا اور اسپیس ایکس کا مقصد بدھ کو بین الاقوامی خلائی اسٹیشن (آئی ایس ایس) کے لیے ایک نیا انسان بردار مشن روانہ کرنا ہے۔ ناسا نے یہ اطلاع دی ہے۔ اس مشن کو کریو-10 کے نام سے جانا جائے گا۔ یہ مشن ناسا کے خلاباز این میک کلین اور نکول آئرس کے ساتھ جاپان ایرو اسپیس ایکسپلوریشن ایجنسی کے خلاباز تاکویا اونیشی اور روسکوسموس کو مونٹ کریل پیکوف کو بین الاقوامی خلائی اسٹیشن (آئی ایس ایس) بھیجے گا۔ ناسا کے مطابق کو-10 مشن کل شام 7 بج کر 48 منٹ پر فلوریڈا میں ناسا کے کینیڈی اسپیس سینٹر سے روانہ ہونے والا ہے۔ توقع ہے کہ خلائی جہاز جمعرات کو آئی ایس ایس کے ساتھ ڈوب جائے گا۔ ناسا کے مطابق، کریو-10 مشن کے خلائی مداری تجربہ گاہ تک پہنچنے کے بعد ہی ایجنسی کا اسپیس ایکس کریو مشن ناسا کے خلاباز نک ہیگ، سنیتا ولیمز، بوچ ولمور اور روسکوسموس کے خلاباز الیگزینڈر گوربونوف کے ساتھ زمین پر واپس آئے گا۔ بوئنگ کے اسٹار لائنر میں تکنیکی خرابی کے بعد ولیمز اور ولمور گزشتہ سال جون سے آئی ایس ایس پر پھنسے ہوئے ہیں۔

اسرائیل حماس جنگ کے دوران امریکی مسلمانوں اور عربوں پر حملوں میں 7.4 فی صد اضافہ

واشنگٹن، 11 مارچ (یو این آئی) اسرائیل اور حماس کے درمیان غزہ جنگ کے دوران امریکہ میں مسلمانوں اور عربوں پر حملوں میں 4.7 فی صد اضافے کا انکشاف ہوا ہے۔ الجزیرہ کے مطابق ایک ایڈووکیسی گروپ کا کہنا ہے کہ غزہ جنگ میں جس وقت اسرائیلی فورسز نہتے فلسطینیوں کے خلاف بربریت کا کھیل کھیل رہی تھیں، اس وقت امریکہ میں ریکارڈ مسلم مخالف واقعات رونما ہوئے۔ کونسل آن امریکن-اسلامک ریلیشنز (CAIR) نے کہا ہے کہ غزہ میں امریکی اتحادی اسرائیل کی جنگ کے دوران اسلاموفوبیا میں اضافے کی وجہ سے 2024 میں امریکی مسلمانوں اور عربوں کے خلاف امتیازی سلوک اور حملوں میں 7.4 فی صد اضافہ ہوا۔ گروپ نے آج جاری ہونے والی اپنی سالانہ شہری حقوق رپورٹ میں کہا کہ اس نے 2024 میں 8,658 مسلم مخالف اور عرب مخالف شکایات ریکارڈ کیں، اس گروپ نے 1996 سے ڈیٹا شائع کرنا شروع کیا ہے، اور یہ اس کے بعد سے سب سے زیادہ تعداد ہے۔ سب سے زیادہ شکایات (15.4 فی صد (ملازمت کے دوران امتیازی سلوک کی ریکارڈ کی گئیں، اس کے بعد امیگریشن اور سیاسی پناہ کے سلسلے میں 14.8 فی صد، تعلیمی امتیاز کی شکایات 9.8 فی صد، اور نفرت پر مبنی جرائم کی شکایات 7.5 فی صد۔ ایڈووکیسی گروپ نے فلسطینیوں کی حمایت میں نکالے گئے مظاہروں اور کالج کیمپسز میں لگے خیموں کے خلاف پولیس اور یونیورسٹی کے کریک ڈاؤن کی تفصیل بھی دی۔ کیئر نے کہا "مسلسل دوسرے سال امریکی حمایت یافتہ غزہ نسل کشی نے امریکا میں اسلاموفوبیا کی لہر کو جنم دیا۔" یہ رپورٹ اس وقت سامنے آئی ہے جب الینوائے کی ایک جیوری نے گزشتہ ماہ ایک شخص کو 'ہیٹ کرائم' کا مجرم قرار دیا تھا، جس نے اکتوبر 2023 میں ایک 6 سالہ فلسطینی امریکی لڑکے کو چاقو گھونپ کر موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ یہ 2023 کے اواخر سے پیش آنے والے بہت سے خطرناک واقعات میں سے صرف ایک ہے، ٹیکساس میں ایک 3 سالہ فلسطینی امریکی لڑکی کو ڈبونے کی کوشش کی گئی تھی، ورمونٹ میں 3 فلسطینی طالب علموں کو گولی ماری گئی تھی، اور فلوریڈا میں 2 اسرائیلی زائرین کو فلسطینی ہونے کے شبہ میں گولی ماری گئی تھی۔

کینیڈا نے امریکہ کے لیے بجلی مہنگی کردی

اوٹاوا، 11 مارچ (یو این آئی) کینیڈا نے امریکا کے لئے بجلی کی قیمت میں اضافہ کردیا، امریکا کے 15 لاکھ صارفین کو اب بجلی 25 فیصد مہنگی ملے گی۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق کینیڈین صوبے اونٹاریو نے امریکی ریاستوں کو دی جانیوالی بجلی پر 25 فیصد ٹیکس نافذ کردیا ہے۔ کینیڈا کے صوبے اونٹاریو سے امریکی ریاستوں مشی گن، منی سوٹا اور نیویارک کو بجلی فراہم کی جاتی ہے، اونٹاریو، کینیڈا کا سب سے زیادہ آبادی والا صوبہ ہے اور سب سے بڑی معیشت رکھتا ہے۔ دوسری جانب کینیڈا کے وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو اپنے الوداعی خطاب میں آبدیدہ ہوگئے اور پارلیمنٹ سے اپنی کرسی بھی ساتھ لے گئے۔ کینیڈا کے وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو کا پارلیمنٹ میں اپنے الوداعی خطاب میں کہنا تھا کہ مجھے غلط نہ سمجھا جائے، مجھے اپنی 10 سال کی کارکردگی پر فخر ہے۔ جسٹن ٹروڈو نے امریکا اور کینیڈا میں تجارتی تنازع پر تفصیلی بات کی، اس موقع پر ان کا کہنا تھا کہ آپ کے ملک کو آپ کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے، مجھے امید ہے آپ ساتھ دیں گے۔

آئی سی سی وارنٹ پر فلپائن کے سابق صدر گرفتار کر لیے گئے

منیلا، 11 مارچ (یو این آئی) فلپائن کے سابق صدر روڈریگو ڈوٹرٹے کو گرفتار کرلیا گیا ہے، ان کی گرفتاری کا وارنٹ بین الاقوامی فوجداری عدالت (آئی سی سی) نے جاری کیا تھا۔ روئٹرز کے مطابق فلپائن نے سابق صدر روڈریگو ڈوٹرٹے کو آئی سی سی کے وارنٹ پر آج منگل کو گرفتار کرلیا ہے، وارنٹ عالمی عدالت کی جانب سے بدنام زمانہ خوں ریز 'منشیات کے خلاف جنگ' میں ہزاروں افراد کی ہلاکت کی تحقیقات کے بعد جاری کیا گیا ہے۔ سابق صدر پر الزام ہے کہ ان کی نام نہاد 'منشیات کے خلاف جنگ' کے دوران 'انسانیت کے خلاف جرائم' کیے گئے تھے، فلپائن کی حکومت کے مطابق ڈوٹرٹے کو منگل کو منیلا ایئرپورٹ پر ہانگ کانگ سے ان کی آمد پر حراست میں لیا گیا، حکومت کو آئی سی سی کی درخواست انٹرپول کے ذریعے موصول ہوئی تھی۔ 2016 سے 2022 تک فلپائن کی قیادت کرنے والے سابق صدر روڈریگو کو اگر ہیگ منتقل کیا جاتا ہے، تو وہ ایشیا کے پہلے ایسے سابق سربراہ مملکت بن جائیں گے، جن پر آئی سی سی میں مقدمہ چل رہا ہے۔ ڈوٹرٹے نے بار بار کہا ہے کہ انھوں نے پولیس کو صرف اپنے دفاع میں قتل کرنے کو کہا تھا، اور کریک ڈاؤن کا دفاع کرتے ہوئے متعدد بار کہا کہ اگر اس کا مطلب فلپائن کو منشیات سے نجات دلانا ہے تو وہ اس جرم میں "جیل میں سڑنے" کو تیار ہیں۔ ان پر الزام ہے کہ انھوں نے اپنی انسداد منشیات کی وحشیانہ مہم کے دوران مشتبہ افراد کو ان کے قانونی حق سے محروم رکھا، اور ہزاروں افراد بے دریغ قتل کیے، حتیٰ کہ بچے بھی مارے گئے۔ گرفتاری کے وقت سابق صدر نے گرفتاری کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھایا، ان کی بیٹی ویرونیکا نے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو پوسٹ کی، جس میں انھوں نے سوال کیا "قانون کیا ہے اور میں نے کون سا جرم کیا ہے؟"

پوپ فرانسس کی طبیعت پہلے سے بہتر ہورہی ہے: ویٹی کن

ویٹی کن سٹی، 11 مارچ (یو این آئی) کیتھولک عیسائیوں کے مذہبی پیشوا پوپ فرانسس کی طبیعت سے متعلق ویٹی کن نے اعلامیہ جاری کردیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ پوپ کی طبیعت میں بہتری ہورہی ہے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق 88 برس کے پوپ فرانسس 14 فروری سے روم کے اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ انہیں پھیپھڑوں کے شدید انفیکشن کے باعث اسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔ گزشتہ دنوں پوپ نے طبیعت میں بہتری کے بعد اسپتال کے بستر سے عوام کے لیے پہلا آڈیو پیغام بھی جاری کیا تھا۔ گزشتہ دنوں سانس کی آمدورفت مستحکم ہونے پر انہیں وینٹی لیٹر سے ہٹایا گیا تھا۔ واضح رہے کہ پوپ کے جانشین کے انتخاب سے متعلق سوچ بچار سے متعلق خبروں کے بعد معمر پوپ سے متعلق تقریباً 500 سال قبل کی گئی پیشگوئی پھر موضوع بحث بنی ہوئی ہے۔ مستقبل کے حوالے سے درست پیشگوئی کرنے کے لیے مشہور فرانس سے تعلق رکھنے والے نجومی نوسٹراڈیمس نے سولہویں صدی میں مسیحوں کے پادری سے متعلق جو پیشگوئی کی تھی وہ پوپ پر ہو بہو صادق ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ تباہی کے نجومی کی عرفیت سے مشہور نجومی نوسٹراڈیمس نے جن کا دور 1503 سے 1566 کے درمیان ہے۔ انہوں نے کئی ایسی پیشگوئیاں کیں جو مستقبل میں بالکل درست ثابت ہوئیں۔ انہوں نے اپنی کتاب میں ایسی ہی ایک پیشگوئی تحریر کرتے ہوئے لکھا تھا کہ مستقبل میں ایک معمر پوپ کی موت کے بعد ایک صحت مند اور بڑی عمر کا رومن منتخب ہوگا، جس کے بارے میں کہا جائے گا کہ اس نے اپنی بصارت کمزور کردی ہے، تاہم وہ بھی طویل عرصے تک اقتدار میں رہے گا اور مختلف برائی پھیلانے والی سرگرمیوں میں مصروف رہے گا۔

اقوام متحدہ کا غزہ میں بجلی کی فراہمی بحال کرنے کا مطالبہ

اردن نے اسرائیل کی جانب سے غزہ کو بجلی کی سپلائی بند کرنے کے فیصلے کی مذمت کی

عمان، 11 مارچ (یو این آئی) اردن کی وزارت خارجہ نے یرغمالیوں کی رہائی کے لیے حماس پر دباؤ ڈالنے کے لیے غزہ کی بجلی سپلائی منقطع کرنے کے اسرائیل کے فیصلے کی سخت مذمت کی ہے۔ وزارت کے بیان کے مطابق اسرائیل کا یہ فیصلہ فلسطینیوں کے خلاف بھوک اور ناکہ بندی کی اس کی پالیسی کی واضح پابندی ہے۔ بیان کے مطابق، اس سے اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی کے معاہدے کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی قانون کی بھی خلاف ورزی ہوتی ہے اور غزہ میں دوبارہ کشیدگی کا خطرہ ہے۔ وزارت نے عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ اسرائیل کو جنگ بندی معاہدے کی پاسداری کرنے پر مجبور کرے۔ اس کی تمام شرائط کو نافذ کریں، غزہ میں بجلی بحال کریں، اور لوگوں کی مدد کے لیے انسانی امداد کے لیے سرحد کو دوبارہ کھولیں۔ اسرائیلی وزیر توانائی ایلی کوہن نے ایک ویڈیو بیان میں کہا کہ انہوں نے غزہ کو بجلی کی فراہمی فوری طور پر بند کرنے کے حکم نامے پر دستخط کردیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس اقدام کا مقصد حماس پر دباؤ ڈالنا تھا کہ وہ غزہ میں ابھی تک یرغمال بنائے گئے افراد کو رہا کرے۔ اسرائیلی اعداد و شمار کے مطابق، حماس نے ہمارے کم از کم 59 افراد کو یرغمال بنایا تھا، جن میں سے تقریباً 24 کے زندہ ہونے کا اندازہ لگایا گیا ہے، مسٹر کوہن نے کہا، "ہم تمام یرغمالیوں کی واپسی کو یقینی بنانے کے لیے تمام دستیاب ذرائع استعمال کریں گے۔" قابل ذکر ہے کہ اسرائیل نے 2 مارچ سے غزہ کو کھانے پینے کی اشیاء سمیت امدادی سامان کی ترسیل روک رکھی ہے۔ یہ اسرائیل اور حماس کی جنگ بندی کے پہلے 42 دن کے مرحلے کے اختتام کے بعد ہوا ہے۔

اقوام متحدہ نے غزہ میں بجلی کی فراہمی بحال کرنے کا مطالبہ کردیا۔ اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ اسرائیل غزہ میں ایندھن اور انسانی امداد سمیت کچھ بھی داخل نہیں ہونے دے رہا۔ اس کے علاوہ نیدرلینڈز کے وزیر خارجہ نے بھی اسرائیل کی جانب سے غزہ میں انسانی امداد کی ترسیل روکنا عالمی قوانین کے خلاف قرار دیا۔ دوسری جانب یمن کے حوثیوں نے دھمکی دی ہے کہ اسرائیل نے غزہ کا محاصرہ ختم نہ کیا تو بحیرہ احمر میں حملے دوبارہ شروع کردیں گے۔ واضح رہے کہ اسرائیل نے امداد کے بعد غزہ کی بجلی بھی منقطع کردی تھی اور حماس نے اسرائیلی اقدام کو ناقابل قبول بلیک میلنگ قرار دیا تھا۔

غزہ میں اسرائیلی حملے میں ایک شہری جاں بحق

غزہ/ یروشلم، 11 مارچ (یو این آئی) فلسطین کے غزہ میں بوریج پناہ گزین کیمپ پر اسرائیلی فضائی حملے میں ایک فلسطینی شہری ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ عینی شاہدین اور مقامی ذرائع نے یہ اطلاع منگل کو شنہوا کو دی۔ ذرائع کے مطابق، ایک اسرائیلی ڈرون نے کل ایک پناہ گزین کیمپ کے شمال مشرق میں فلسطینیوں کے ایک گروپ پر میزائل داغا، جس سے ایک شخص ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ اسرائیل ڈیفنس فورسز (آئی ڈی ایف) کے ترجمان نے پیر کو کہا کہ اسرائیلی فورسز نے غزہ شہر میں "دہشت گردوں" اور وسطی غزہ میں نصرت پناہ گزین کیمپ کو نشانہ بنایا۔ ایک بیان میں، ترجمان نے کہا کہ تین افراد کو غزہ شہر کے شجاعیہ محلے میں آئی ڈی ایف کے فوجیوں کے قریب دھماکہ خیز آلات نصب کرنے کی کوشش کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ انہوں نے کہا کہ فوجیوں نے ان پر فائرنگ کی۔

شیعہ وسنی ہیلپ لائن

دفتر آیۃ اللہ العظمیٰ سید صادق حسینی شیرازی سے جاری ہیلپ لائن پر مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مولانا سید سیف عباس نقوی نے دیئے مومنین کی سہولت کے لئے شیعہ ہیلپ لائن مسلسل کئی سالوں سے دین کی خدمت کو انجام دے رہی ہے لہٰذا وہ مومنین جو اپنے روزہ، نماز یا کسی اور دینی مسئلہ میں شک کریں تو تمام مراجع کے مقلدین مسائل شرعیہ جاننے کے لئے صبح 10 سے 12 بجے تک ان نمبروں 9839097407، 9415580936 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

سوال: اگر کوئی غیر مسلم جو افطار کی اہمیت سے واقف ہے وہ کسی مسجد میں افطار کرانے کے لیے کچھ رقم دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر غیر مسلم شخص مسجد میں افطار کے لیے کچھ رقم دیتا ہے تو اس کو خوش دل سے قبول کرنا چاہیے۔

سوال: اگر کوئی روزہ دار کسی میت کو غسل دے تو غسل مس میت واجب ہونے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب: میت کو غسل دینے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: اگر کوئی عورت حیض یا نفاس کے غسل کو بھول جائے اور اسے کئی دن کے بعد یاد آئے تو درمیان میں جو رکھا ہے اسکا کیا حکم ہے؟

جواب: اسکا روزہ صحیح ہوگا۔ اور آئندہ کے لئے غسل کریگی۔

سوال: اگر کوئی روزہ دار جس پر کفارہ واجب ہوا ہے اور وہ تینوں کفاروں ادائیگی سے عاجز ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر 60 روزے رکھنے کی قوت نہ ہو اور نہ ہی 60 مسکینوں کو نہ کھانا کھلانے کی حیثیت ہو، نہ ایک غلام آزاد کرنے کی حیثیت ہو تو استغفار کیا جائے اور اپنی حیثیت کے مطابق کچھ صدقہ دیا جائے۔ البتہ بعد میں جب طاقت وحیثیت پیدا ہو جائے تو احتیاط واجب کی بناء پر کفاروں کو ادا کیا جائے۔

سوال: تقلید کے لیے نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: ہر بالغ وعاقل کے اوپر لازم ہے کہ وہ نیت کرے کہ فلاں مجتہد کی تقلید کرتا رکرتی ہوں

ادارہ شرعیہ حنفیہ نظامیہ فرنگی محل میں پوچھے گئے سوالات جن کے جواب قاضی شہر لکھنؤ مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی کی صدارت میں ڈاکٹر، حکیم اور علما نے دئے ہیں۔

سوال۔1۔ میرا اٹھارہ سال کا بیٹا ہے جو مسجد میں پورے رمضان کے مہینہ میں اعتکاف میں بیٹھ جاتا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ صہیلا قیصر باغ

جواب۔ رمضان میں آخری دس دن مسجد میں اعتکاف میں بیٹھ کر عبادت کرنا اور مسجد سے باہر نہ آنا یہ سنت رسول ہے اگر کوئی پورے مہینے کے لیے مسجد میں اعتکاف میں بیٹھ جاتا ہے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال-2 اگر مسواک کرنے میں دانتوں سے خد بخد خون نکل آئے اور ہلک کے نیچے نہ جائے تو روزہ ٹوٹے گا تو نہیں؟ یوسف گومتی نگر

جواب نہیں، ہلک کے نیچے کوئی بھی چیز نہیں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

سوال-3 میرے پاس ساڑھے سات تولے سے زیادہ سونے کا زیور تھا جو میں نے برابر سے تینوں لڑکوں کو دے دیا۔ کیا اس پر زکوٰۃ دینی ہوگی؟ صغیرہ جانکی پورم

جواب- اگر زیور کو اپنی ملکیت سے نکال دیا تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

سوال-4۔ مجھے انیس سورتیں یاد ہے تو کیا میں تراوی میں پڑھ سکتی ہوں؟ فاطمہ خرم نگر

* جواب۔ ہاں پڑھ سکتی ہیں، قرآن کی ترتیب سے جس میں سورہ ناس آخری سورت ہے اور سورہ ناس انیسویں یا بیسویں رکعت میں دوبار پڑھی جائے گی۔

سوال-5 پرانک ہیلینگ ایک پرانی تھیراپی ہے جس میں علاج کے لیے ہیلر یعنی جو علاج کرتا ہے انرجی کا یوز کرتا ہے اس میں کوئی دوا نہیں دی جاتی ہے نہ ہی مریض کو چھوا جاتا ہے۔ میرے بہت سے مریض مسلمان ہیں رمضان کے دوران کیا وہ ہیلنگ سے اپنا علاج کروا سکتے ہیں یا نہیں؟ ابھے جوہری آئی آئی ایم روڈ

جواب۔ اگر جسم میں کوئی چیز بنا داخل کرے علاج کیا جاسکتا ہے تو کر سکتے ہیں۔

لکھنؤ:14 جولائی (پی این ایس) رمضان ہیلپ لائن ملک میں اپنی نوعیت کی منفرد ہیلپ لائن ہے۔ واضح رہے کہ اسلامک سنٹر آف انڈیا کے تحت دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل میں روزہ داروں کی دینی اور شرعی رہ نمائی کے لیے ۲۰۰۱ء میں قبل رمضان ہیلپ لائن قائم کی گئی تھی۔ جس کی مقبولیت میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس ہیلپ لائن سے لوگ فون اور ای میل کے ذریعہ روزہ، نماز، زکوٰۃ، اعتکاف اور دیگر مسائل سے متعلق سوالات ملک اور بیرون ملک سے بھی کرتے ہیں۔ جن کے جوابات مولانا خالد رشید فرنگی محلی کی سربراہی میں علمائے کرام کا ایک پینل دیتا ہے۔ لوگ اپنے سوالات ان نمبروں 9415023970، 9335929670، 9415102947، 7007705774، 9140427677

سوال: آپریشن ہونے کی صورت میں یا کسی اور عذر کے سبب اگر کسی کو یورین بیگ لگا ہوا ہو تو وہ شخص نماز کیسے ادا کرے؟

جواب: مریض کے لیے یورین بیگ (پیشاب کی تھیلی) کے ساتھ نماز پڑھنا معذور ہونے کی وجہ سے شرعاً درست ہے۔

سوال: کیا مسجد میں دینی مقصد سے چندے کے اعلانات کرنا درست ہے؟

جواب: جی ہاں! درست ہے۔

سوال: کیا حالت روزہ میں دل یا پیٹ کا آپریشن کروا سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! کروا سکتے ہیں۔

سوال: دانتوں میں لگے ہوئے سونے چاندی کے تار یا وہ مسالہ جو دانتوں کے خول میں بھر دیا جاتا ہے کیا اس پر بھی زکوٰۃ ہے؟

جواب: اس پر زکوٰۃ واجب نہیں؟

سوال: نابالغ بچہ اگر روزہ رکھ کر توڑ دے یا اس کے والدین روزہ کھلوا دیں تو کیا اس روزہ کی قضا ضروری ہے؟

جواب: نابالغ بچے کے روزہ توڑنے پر قضا واجب نہیں۔

آدابِ تلاوت ملحوظِ خاطر رکھ کر قرآن مجید پڑھا جائے: مولانا سید محفوظ حسین

مقصد حسینی ٹرسٹ کی جانب سے رمضان کلاسیز جاری

لکھنؤ۔ ماہ رمضان المبارک میں قرآن، دین اور شریعت سے عوام اور خصوصی طور سے نوجوانوں کو روشناس کرانے کیلئے مختلف اداروں اور تنظیموں کی جانب سے اسلامی درجات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اسی سلسلہ میں کشمیری محلہ واقع مقصد حسینی ٹرسٹ کی جانب سے شہر لکھنؤ میں 'رمضان کلاسیز' کا آغاز کیا گیا ہے جس میں قرآن مجید، احکام اور نہج البلاغہ پر علما کا درس جاری ہے۔

ادارہ کے ترجمان ایس ایم امن نے بتایا کہ کربلا تالکٹورہ واقع مرکز میں مولانا سید محفوظ حسین نے طلباء وطالبات کو تجوید قرآن پر درس دیتے ہوئے اس کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مولانا نے طلبا و طالبات کو بتایا کہ تجوید قرآن پر دینی کلاسیز کا یہ مرحلہ آج یہیں اختتام پذیر ہوتا ہے اور اب 11 رمضان المبارک یعنی 12 مارچ بروز بدھ سے احکام پر درس کا سلسلہ شروع ہوگا۔ مولانا نے کہا کہ تلاوت قرآن باعث اجر وثواب اسی وقت ہوگا کہ جب اس کی تلاوت آداب تلاوت کو ملحوظ خاطر رکھ کر کی جائے ۔آداب تلاوت میں سے یہ ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم اور تلاوت خالصۃً اللہ کی رضا کیلئے ہو جس میں ریاکاری کا دخل نہ ہو۔ تلاوت قرآن مجید کی حالت میں باوضوء ہو کر پڑھا جائے۔ تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوذ اور بسملہ پڑھنا واجب ہے۔ دورانِ تلاوت اللہ کے عذاب سے ڈر کر رونا مستحب عمل ہے۔ اونگھ آجانے پر تلاوت بند کر دینا مستحب ہے۔ عذاب والی آیات پر اللہ کی پناہ مانگنا اور رحمت والی آیات پر اللہ سے دعاء کرنا مستحب ہے۔ سجدہ والی آیات کی تلاوت کرتے وقت سجدہ تلاوت کرنا مسنون ہے تلاوت پر مداومت (ہمیشگی) کی جائے تا کہ بھولنے نہ پائے۔ تلاوت کئے ہوئے حصہ کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ قرآن مجید طہارت ۔جب کوئی تلاوت کر رہا ہو تو کامل خاموشی اور غور سے سننا چاہیے اور جب خود تلاوت کریں تو دل میں خیال ہو کہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہیں۔

ایس ایم امن نے بتایا کہ یہ کلاسیز پورے ماہ رمضان المبارک میں شب میں 8 بجے سے 9 بجے تک شہر کے تقریباً 14 مختلف مقامات پر منعقد ہو رہے ہیں ۔جس میں کشمیری محلہ واقع ایم ایچ ہال، کربلا تالکٹورہ اسکول، جامع مسجد تحسین گنج واقع قبہ سکینہ، سرفراز گنج واقع زہرا مشن ہال نزد جناتوں والی مسجد، نخاس کے افضل محل واقع مدرسہ البقیع، عالم نگر واقع سجادیہ کالونی، نیا گاؤں لائش روڈ واقع شکوہ پیلیس کے علاوہ مفتی گنج واقع حیدری مسجد نزد امامباڑہ میرن صاحب، حسین آباد کے لنگر خانہ واقع رہائش گاہ ریحان میاں، رستم نگر واقع بارگاہ سکینہ عقب درگاہ حضرت عباس، وزیر گنج واقع حیدری امامباڑہ، وزیر گنج واقع مسجد آتو جی، حسین آباد واقع شیش محل کے نزدیک مراکز قائم کئے گئے ہیں۔

مسٹر امن نے مزید بتایا کہ ان مراکز پر مولانا سید رضا حسین رضوی، مولانا فیروز علی بنارسی، مولانا سید وصی حسین، مولانا سید محمد علی نقوی، مولانا وسیم حیدر، مولانا ثقلین عباس نقوی، مولانا رضا جرولی، مولانا مظہر امام، مولانا مرزا شاہد الحسینی، مولانا سید نظر عباس، مولانا سید ارشد حسین موسوی، مولانا سید اعجاز مہدی، مولانا سید حسن جعفر، مولانا ڈاکٹر حیدر مہدی، مولانا سید فیض عباس مشہدی، مولانا علی رضا جعفری، مولانا گوہر فتح پوری اور مولانا سید حسن مہدی زیدی درس دے رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ خواتین کیلئے بھی خصوصی درس کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں عصمت جہاں تبسم، شیریں عباس مصطفوی، تطہیر فاطمہ، نشاط زہرا زیدی، سیدہ شبیہ زہرا رضوی اور عظمیٰ فاطمہ اسلام سے متعلق مسئلے مسائل بیان کر رہی ہیں۔

جشنِ امام حسن علیہ السلام ۱۵/ مارچ کو

لکھنؤ۔ ۱۱/ مارچ۔ پیغام حسینی فیڈریشن آف انڈیا کی جانب سے منعقد کیا جانے والا قدیمی جشنِ امام حسنؑ اس سال بھی دیرینہ شان وشوکت کے ساتھ ۱۴/ رمضان المبارک، ۱۴۴۶ھ مطابق ۱۵/ مارچ، ۲۰۲۵ء، بروز شنبہ حسینیہ پنجتنی، کشمیری محلہ لکھنؤ میں بوقت ۹/ بجے شب میں منعقد ہوگا۔ جشن کا آغاز قاری ندیم نجفی تلاوت کلام پاک سے فرمائیں گے۔ اس کے بعد خطیب انقلاب عالیجناب مولانا سید عباس ارشاد نقوی صاحب قبلہ فضائل ومناقب امام حسنؑ بیان فرمائیں گے۔ بعد بیان فضائل زیر صدارت جانشین خطیب اکبر جناب مولانا مرزا اعجاز اطہر صاحب قبلہ محفل قصیدہ خوانی کا آغاز ہوگا اور مدا حسین حضرت سبطؔ اکبر منظوم نذرانہ عقیدت پیش فرمائیں گے۔ محفل کے کنوینر اعجاز زیدی اور ناظم مقاصدہ نیر مجیدی رہیں گے۔ یہ اطلاع پیغام حسینی فیڈریشن کے جنرل سکریٹری اصغر کشوری صاحب کی جانب سے دی گئی ہے۔ جملہ مومنین سے شرکت کی گزارش ہے۔

حضرت خدیجہ (س) کی قربانیاں ناقابل فراموش ہیں: مولانا علی عباس خان

''دین اور ہم'' میں حضرت خدیجہ (س) کی شہادت کے موقع پر ان کے فضائل اور مصائب کا تذکرہ کیا گیا۔ ''امام زمانہ (ع) اور ہم'' کی کلاس میں ان کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے مولانا علی عباس خان نے کہا: ''اسلام کی راہ میں بی بی خدیجہ (س) کی قربانی اور لگن ان کے خلوص اور سخاوت کی طرح منفرد ہے۔ دنیا کی عظیم خواتین۔'' شہر کے مختلف مقامات پر ''دین اور ہم'' کلاسز کا انعقاد کیا جارہا ہے، جہاں ہر عمر کے لوگ بطور مہمان شرکت کر سکتے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ ان کلاسز کا ایک نیا مرحلہ ہے جو کہ سال 2012 میں شروع ہوا تھا، جس کا مقصد نوجوانوں کو حقیقی دینی تعلیم سے روشناس کرانا اور اس پر عمل کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ یہ کلاسز عین الحیات ٹرسٹ اور حیدری ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی، تنزیل اکیڈمی، جماعت زہرا اور طہٰ فاؤنڈیشن کے تعاون سے منعقد کی گئی ہیں۔ براہ کرم نوٹ کریں کہ یہ کلاسوں کا ایک نیا دور ہے جو 2012 میں شروع ہوا تھا۔

شام میں ہونے والے واقعات اذیت ناک: آیت اللہ سید حمید الحسن

لکھنؤ: آیت اللہ سید حمید الحسن نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ مشرق وسطیٰ میں شام سے متعلق جو خبریں آرہی ہیں بہت اذیت دینے والی ہیں۔ ہم تمام انصاف پسند افراد سے اپیل کرتے ہیں کہ جو کچھ وہاں ہو رہا ہے اس میں ظالموں کی مذمت کی جائے اور مظلوموں کی حمایت کی جائے۔ ماہ رمضان کے مبارک موقع پر تمام مسلمان کا فریض ہے کہ وہ اپنی دعا میں دنیا کے تمام مظلومین کو یاد رکھیں اور ظالموں کو ان کے انجام تک پہچانے کی خداوند کریم سے دعا کرے۔ انھوں نے کہا کہ شام میں ہمارے مقدس مقامات ہیں جن کی حفاظت کی جائے۔ روضوں پر کسی بھی طرح کے نقصان سے عالم اسلام میں بےچینی پیدا ہو جائے گی اور وہاں کا ماحول مزید خراب ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ذمہ دار اور امن پسند افراد اس پر توجہ دیں اور امن کو بحال کرنے کے لئے آمادہ ہوں۔

درگاہ حضرت حاجی الحرمین میں تین بارے کی تراویح مکمل

لکھنؤ۔ گزشتہ شب ۹/ رمضان المبارک کو درگاہ حاجی الحرمین کی مسجد میں تراویح کے دوران سنے جارہے قرآن مجید کا دور مکمل ہوا۔ جسے حافظ محمد فیضان بن محمد ظہیر وحافظ محمد ارسلان بن محمد عمران متعلم مدرسہ مخدوم شاہ مینا نے تین بارے یومیہ پڑھکر مکمل کیا۔ اس موقع پر ایک سادہ تقریب منعقد کی گئی جس میں دونوں حفاظ کرام کی گل پوشی کر کے حوصلہ افزائی گئی اور تحفے تحائف سے نوازا گیا۔ مسجد حاجی الحرمینؒ کے متولی پیرزادہ شیخ راشد علی مینائی نے اپنے بیان میں کہا کہ ماہ رمضان المبارک میں اللہ نے مقدس کتاب قرآن کریم کا نزول فرمایا ہے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنھوں نے ماہ رمضان میں تراویح کی شکل میں ایک مکمل قرآن سنا۔ قرآن کریم کی نماز تراویح میں الگ سنت ہے اور تراویح کی ادائیگی اولی سنت ہے۔ انہوں نے کہا کہ تراویح کی نماز مرد اور عورت سب کے لئے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے اس کا چھوڑنا ما کمز نہیں اس پر صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم نے صداقت فرمائی ہے اور خود رسول اللہ نے بھی تراویح پڑھی ہے پابندی سے تراویح ادا کرنے والے پر اجر وثواب کے ذخیرہ کے علاوہ ایک خاص فائدہ یہ بھی ہے کہ دن بھر کی بھوک پیاس کے بعد افطار اور کھانا کھانے سے طبیعت میں جو بھاری پن ہو جاتا ہے تراویح پڑھنے سے وہ ختم ہو جاتا ہے اور بعد ہ ہلکا ہو کر سحری کا کھانا قبول کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے جو صحت کے لئے کافی مفید ہے۔ راشد علی مینائی نے کہا کہ بیس رکعت تراویح کی حکمت یہ ہے کہ رات اور دن میں کل بیس رکعت فرض و واجب ہیں سترہ رکعت فرض اور تین رکعت واجب الوتر اور رمضان میں بیس رکعت تراویح مقرر کی گئی تا کہ فرض و واجب کے مدارج اور بڑھ جائیں اور انکی خوب تکمیل ہو جائے۔ مہلیان نے امام تراویح کو نظرانہ دیکر ان کو مبارک باد بھی دی۔ آخر میں ملک وملت کے لئے دعا کی گئی۔ اس موقع پر قاری محمد اسلام قادری، حافظ محمد گلفام، حافظ محمد کلام، محمد حنیف، محمد عمران، محمد ریاض، محمد چاند، محمد شعیب وغیرہ بطور خاص موجود رہے۔ یہ درگاہ میڈیکل کالج کے اندر آئی ولرڈ کے پیچھے واقع ہے۔

بہرائچ: نوجوان کا پیٹ پیٹ کر قتل

بہرائچ: 11 مارچ (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع بہرائچ کے کوتوالی نانپارہ علاقے میں منگل کو ایک نوجوان کا پیٹ پیٹ کر قتل کر دیا گیا۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ اہل خانہ سے موصول اطلاع کے مطابق شمس الدین عرف پہڑیا (35) کو کچھ لوگوں نے فون کر کیشو اپور گاؤں بلایا۔ وہاں پہنچنے پر اسے مست رام، شنکر اور دیگر چار سے پانچ لوگوں نے اینٹوں سے حملہ کر اس کا بے رحمی سے قتل کر دیا۔ متوفی کی بیوی سروری بیگم نے بتایا کہ اس کے شوہر کو بلانے کے بعد ہی یہ حادثہ ہوا۔ اطلاع ملنے پر نانپارہ کوتوال پردیپ کمار سنگھ بھاری پولیس نفری کے ساتھ موقع پر پہنچی۔ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا ہے۔

حکومت یوپی کا 85,827 گاؤں کیلئے نئی پالیسی

لکھنؤ۔ یوگی حکومت نے گاؤں میں صفائی کا مستقل ماڈل بنانے کے لیے ایک نئی پالیسی بنائی ہے۔ اس کا مقصد گرام پنچایتوں میں بنائے گئے صفائی کے اثاثوں کے موثر آپریشن اور طویل مدتی دیکھ بھال کو یقینی بنانا ہے، اس طرح سوچھ بھارت مشن گرامین کے مقصد کو مکمل طور پر حاصل کرنا ہے۔ فضلہ کے انتظام کو گرام پنچایت سطح پر مزید موثر بنایا جائے گا، تاکہ صفائی کا نظام مستقل رہے۔ سوچھ بھارت مشن گرامین 15 ویں مرکزی مالیاتی کمیشن، ریاستی مالیاتی کمیشن اور منریگا کے فنڈز سے کچرے کے انتظام کے کام کو انجام دے کر ریاست کے تمام 174,96 گاؤں کو اوڈی ایف پلس قرار دیا گیا ہے۔ ان میں سے 827,85 گاؤں اوڈی ایف پلس کے ماڈل زمرے میں ہیں۔ گوبردھن پروجیکٹ کے تحت ٹھوس اور مائع کچرے کے انتظام، پلاسٹک کے کچرے کو ٹھکانے لگانے، فیکل سلج مینجمنٹ اور بائیو گیس یونٹس کی تعمیر جیسی اسکیموں پر گاؤں میں کام جاری ہے۔ انفرادی اور اجتماعی بیت الخلاء کی تعمیر اور دیکھ بھال کو ہموار کرنے پر بھی توجہ دی جارہی ہے۔ اب حکومت نے نئی پالیسی کا مسودہ تیار کر لیا ہے۔ اس کوشش سے دیہی صفائی سے متعلق تمام کاموں کو تقویت ملے گی۔ حکومت کے مطابق نئی پالیسی گرام پنچایتوں کو صفائی کے انتظام میں خود انحصار بنائے گی۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ کوئی بھی ٹوائلٹ، ویسٹ مینجمنٹ سنٹر یا نکاسی کا نظام ناقابل استعمال نہ رہے۔ اس کے علاوہ گوبردھن یوجنا صاف توانائی کی پیداوار کو فروغ دے گی۔ نئی پالیسی کے تحت صفائی کو محض ایک مہم نہیں بنایا جائے گا بلکہ اسے گرام پنچایتوں کے باقاعدہ نظام کا حصہ بنایا جائے گا۔ اس سے معیار زندگی میں بہتری آئے گی۔ ٹھوس اور مائع فضلہ کے انتظام کے لیے ٹھوس منصوبہ بندی سے، بہت سی بیماریوں سے بچا جاسکتا ہے۔

بی جے پی نے ہولی کو بھی سیاسی رنگ میں رنگ دیا: گوپال یادو

اٹاوہ: 11 مارچ (یواین آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے جنرل سکریٹری رام گوپال یادو نے کہا کہ رنگوں کے تیوہار ہولی کو بھی بی جے پی نے اپنے فائدے کے لئے سیاسی رنگ میں رنگ دیا ہے۔ یادو نے منگل کو میڈیا نمائندوں سے بات چیت میں کہا کہ بی جے پی سے جڑے کئی لیڈروں کی جانب سے ہولی تیوہار کو حوالے سے ایسے ایسے بیانات دیئے جارہے ہیں جن کو قطعی کوئی مناسبت سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ لیکن بی جے پی لیڈروں میں رنگوں کے تیوہار کو اپنے فائیدے کے لئے سیاسی مسئلہ بنا ڈالا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اترپردیش کے درجہ حاصل وزیر رگھوراج سنگھ کہہ رہے ہیں کہ جو رنگ سے بچنا چاہتا ہے وہ ترپال کا حجاب پہن لے جس سے ٹوپی اور جسم ڈھکا رہے گا۔ ایسے بیان رنگوں کے تیوہار ہولی پر سمجھ سے پرے نظر آرہے ہیں ایسے بیانات سے رنگوں کے تیوہار ہولی پر کوئی فرق نہیں پڑنے والا ہے۔ گوپال یادو نے کہا کہ بی جے پی لیڈر ہمیشہ مسائل سے دھیان بھٹکانے کا کام کرتے ہیں۔ یادو نے سوال کیا کہ کسی مسلم مذہبی عالم نے یہ نہیں کہا کہ ہم ہولی نہیں کھیلنے دیں گے بلکہ زیادہ تر مقامات پر انہوں نے اپنی نماز کا وقت بھی بڑھا دیا ہے کسی نے کچھ نہیں کہا لیکن اس کے باوجود بی جے پی لیڈر اپنی طرف سے اس طرح کی بات کر کے ماحول خراب کرنا چاہتے ہیں۔ ترپال اور حجاب جیسی باتیں کر کے زبردستی لوگوں کو اکسانے کا کام کیا جارہا ہے۔ جس سے لوگ بھڑک جائیں اور ماحول خراب ہو جائے۔ لیکن اب لوگ سمجھدار ہو گئے وہ اس طرح کی باتوں پر یقین نہیں کریں گے۔ انہوں نے بی جے پی ایم ایل اے کیتکی سنگھ کے اسپتالوں میں مسلمانوں کے الگ وارڈ کا مطالبہ پر کہا کہ یہ ان کے ذہنی طور سے بیمار ہونے کا ثبوت ہے۔ ہمارا آئین سبھی مذاہب کو یکساں طور سے دیکھتا ہے۔ اور جب ذمہ دار لوگ اس طرح کی بات کریں گے تو یہ آئین کی توہین ہے ایسے لوگوں پر حکومت کو کاروائی کرنی چاہئے۔

قتل کے ملزم نے کی خودکشی

فیروزآباد: 11 مارچ (یواین آئی) اترپردیش کے ضلع فیروزآباد کے سرسا گنج علاقے میں چھوٹے بھائی کی بیوی کے قتل کے ملزم نے منگل کی صبح گولی مار کر خودکشی کر لی۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ ساری مرلی دھر باشندہ ستیش کمار کی بیوی کسما دیوی (45) کی گھر میں پیر کو اس وقت تیز دھاردار سے حملہ کر کے قتل کر دیا تھا جب وہ گھر میں تنہا تھی۔ خاتون کا شوہر کانپور میں رہ کر کام کرتا ہے۔ ستیش کمار نے اپنے بڑے بھائی آسارام کے خلاف اپنی بیوی کا قتل کرنے کا الزام لگاتے ہوئے پولیس میں رپورٹ درج کرائی تھی۔ موقع پر پہنچی تھانہ پولیس کو بھی جانچ میں خاتون کے موبائل سے جیٹھ آسارام کی قابل اعتراض اشیاء ملی تھی۔ منگل کی صبح گاؤں کے باہر ملزم آسارام کی لاش ملی۔ ایس پی دیہات اکھلیش بھدوریا نے بتایا کہ سرائے مرلی دھر میں قتل کے ملزم آسارام (47) کی لاش گاؤں کے باہر شمشان کے نزدیک پڑی ہونے کی جانکاری ملی۔ موقع پر پولیس نے دیکھا کہ آسارام نے کنپٹی پر طمنچہ سے گولی مار کر خودکشی کی ہے۔ موقع پر طمنچہ بھی برآمد کیا گیا ہے۔

رمضان المبارک میں خود کو مذہبی، جسمانی اور مالی طور پر منظم کریں

لکھنؤ: 11 مارچ (پی این ایس) رمضان کی آمد آمد ہے۔ قرآن اور احادیث میں ماہ صیام کو فضیلت، برکت اور رحمت کا مہینہ کہا گیا ہے۔ اس لئے لازمی ہے کہ ہر مسلمان اس ماہ مقدس کی قدردانی کرے اور کوئی اس مہینے کو پالے تو اس سنہری موقع کا پورا فائدہ اٹھائے۔ رمضان المبارک میں مسلمان اپنے اپنے انداز میں ماہ مقدس سے فیض یاب ہونے کی تیاری کرتے ہیں۔ اس ماہ مبارک میں ہر کوئی چاہتا ہے کہ وہ مذہبی طور پر اپنے اندر بدلاؤ اور بہتری لائے، کچھ لوگ اس مہینے کو اپنی صحت کو بہتر بنانے کا ایک نایاب موقع سمجھتے ہیں تو وہیں کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو رمضان المبارک میں نفسیاتی طور پر بہتری لانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ایسے میں یہ کہا جانا درست ہوگا کہ ہر مسلمان ماہ مقدس کو اپنی طرز زندگی میں بدلاؤ لانے کا ایک قیمتی موقع تصور کرتا ہے۔ مسلمانوں پر پچھلی امتوں کی طرح روزے اس لئے فرض کئے گئے تا کہ وہ متقی اور پرہیزگار بن جائیں۔ گویا روزے کا سب سے اولین وعظیم مقصد انسانی سیرت کے اندر تقوی پیدا کر کے اس کے ظاہر و باطن کو روحانیت ونورانیت سے منور کرنا ہے۔ روزے سے حاصل ہونے والے تقوی کو بطریق احسن بروئے کار لایا جائے تو انسان کی باطنی کائنات میں ایسا ہمہ گیر انقلاب برپا کیا جاسکتا ہے، جس سے انسان کی زندگی کے شب وروز بدل جائیں گے۔ پہلی نظر میں تقوی انسان کو حرام چیزوں سے پرہیز کرنے کی تعلیم دیتا ہے لیکن اگر قرآن وسنت کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ روزے کی بدولت حاصل شدہ تقوی حرام چیزوں سے تو درکنار ان حلال و طیب چیزوں کے قریب بھی بحالت روزہ بھٹکنے نہیں دیتا، جن کو استعمال کرنا اور ان سے فائدہ اٹھانا عام زندگی میں بالکل جائز و حلال ہے۔ اس ماہ مقدس میں اہل ایمان کو دعا اور توبہ کے ذریعہ اپنے خدا کے قریب آنا چاہیے۔ روزے کا مطلب جاننا ضروری ہے۔ اس کا مطلب صرف یہی نہیں کہ کھانے پینے اور دیگر خواہشات سے دور رہا جائے بلکہ روزے کی حالت میں تو جسم کے اعضا کو بھی روزہ رکھنا چاہیے، مطلب یہ کہ زبان سے جھوٹ نہ نکلے، آنکھیں اور کان بھی جھوٹ اور دیگر برائیوں سے دور رہیں۔ رمضان المبارک کا مہینہ خود کو نکھارنے کا ایک بہترین موقع ہے۔ ماہ مقدس میں ایک مسلمان اپنے اندر موجود برائیوں سے دور رہ سکتا ہے کیونکہ ماہ رمضان المبارک میں مذہبی جذبات کمال عروج پر ہوتے ہیں۔ یہ مہینہ ایک روزہ دار کی قوت ارادی اسے مشکلات کو برداشت کرنے کی ہمت دیتی ہے۔ جو خاص طور پر نفسیاتی علاج کے لیے عام طور پر ایک شخص کی ذہنی صحت کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ ماہر نفسیات بھی مانتے ہیں کہ، اس ماہ مبارک کے لیے انسان خود کو تیار کر لے۔ ان کے مطابق نشہ کے عادی افراد کو چاہیے کے اس ماہ مبارک کو غنیمت جان کر اپنی قوت ارادی کو مضبوط کریں اور اللہ کی عبادت میں خود کو مشغول کرلیں اور نشہ کی لعنت سے چھٹکارا حاصل کریں۔ رمضان کا مہینہ ہر اس شخص کے لیے ایک موقع ہے جو اپنی صحت کو بہتر بنانا چاہتا ہے۔ اگر کوئی اپنا وزن کچھ کم کرنا چاہتا ہے تو ماہ مقدس میں ماہر ڈاکٹروں کے مشورے سے صحیح اور درست طریقہ کار اختیار کرے۔

عصمت دری کے ملزم کانگریس ایم پی راکیش راٹھور کو بڑی راحت، ہائی کورٹ نے دی ضمانت

لکھنؤ: 14 جولائی (پی این ایس) ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ کی سنگل بنچ نے منگل کو سیتاپور سے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راکیش راٹھور کو بڑی راحت دی ہے۔ ہائی کورٹ نے باقاعدہ درخواست ضمانت کی سماعت کرتے ہوئے ضمانت منظور کر لی۔ یہ فیصلہ ہائی کورٹ کے جج راجیش سنگھ چوہان کی سنگل بنچ نے دیا ہے۔ حالانکہ راکیش راٹھور کی تحقیقات کے دوران پولیس نے تعزیرات ہند کی دفعہ 69 بھی شامل کر دی تھی، اس پر ابھی فیصلہ آنا باقی ہے۔ ساتھ ہی، ضمانت ملنے کے بعد، رکن پارلیمان کے بھائی انوپم راٹھور نے کہا کہ سچ کو پریشان کیا جاسکتا ہے، لیکن شکست نہیں دی جاسکتی۔ انہوں نے کہا کہ آج جس طرح عدالت نے عصمت دری کیس میں ضمانت دی ہے اس سے عدالت پر ہمارا اعتماد بڑھ گیا ہے۔ رکن پارلیمان راکیش راٹھور عصمت دری کے الزام میں ڈسٹرکٹ جیل میں بند ہیں۔ ان کی ضمانت کی درخواست پر آخری سماعت 27 فروری کو ہوئی تھی۔ عدالت نے تفتیشی افسر کو کیس ڈائری سمیت تفتیش مکمل کر کے پیش کرنے کا کہا تھا۔ قا

پورووتر ریلوے

ای-آکشن نوٹس

سینئر ڈویژنل کامرشیل منیجر، شمال مشرقی ریلوے، لکھنؤ کے ذریعہ درج ذیل کام کیلئے ای-آکشن سے متعلق نوٹس۔ ایڈمن یونٹ/ زون: لکھنؤ-این ای آر-ڈویژن-کامرشیل/ این ای آر، نیلامی نوٹس نمبر/ لاٹ نمبر: Catg-GMU-SMU-03، نیلامی نوٹس اشاعت کی تاریخ: 05-03-2025 وقت 17:12 بجے، نیلامی کی ابتدائی تاریخ (سبھی لاٹ): 20-03-2025 وقت 10:00 بجے، نیلامی بند کرنے کی تاریخ ووقت: 20-03-2025 وقت 13:40 بجے، نیلامی کی قسمیں: Close Ended، ویب سائٹ تفصیلات جہاں رجسٹرڈ بولی دہندگان کے ذریعہ نیلامی کی پوری تفصیلات دیکھی جاسکتی ہے: E-Auction Module of www.ireps.gov.in

اسسٹنٹ کامرشیل منیجر، لکھنؤ

CPRO/Comm.-241

ٹرینوں کی چھتوں و پائیدان پر قطعی سفر نہ کریں

اودھ نامہ

علاقائی زبان کی وجہ تسمیہ

زبان کو لے کر ہندوستانی کی ریاستوں میں الگ الگ نظریہ ہے۔اور اس نظریہ کی بنیاد پر سیاست بھی کی جاتی ہے۔حکومتوں کی نیت کبھی صاف نہیں رہی۔حکومتوں کے سامنے صرف ووٹ کی اہمیت اور قیمت ہے۔وہ وہی کام کرتی ہیں جس سے ان کے ووٹ بینک میں اضافہ ہوا او وہ کرسی پر بنے رہیں۔ملک اور ملک کے عوام کو اس سے کیا نقصان پہونچتا ہے یا پہونچ سکتا ہے اس سے انھیں کوئی غرض نہیں۔کبھی نہیں دیکھا گیا کہ کسی حکومت نے عوام کے حق مین کوئی فیصلہ کرتے ہوئے اپ نی حکومت کی قربانی دے دی ہو۔اتر پردیش میں یوگی حکومت کے وزرا آجکل جس طرح کے بیانات دے رہے ہیں اس سے ملک کے ایک بڑے طبقے کو کتنی ذہنی اذیت ہوتی ہے اس ی کی کوئی پروانھیں اس لئے نہیں ہے کہ ان کا ووٹ بینک بڑھ رہا ہے۔اور ایسے لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے جو مسلم دشمنی کو پشند کرتے ہیں۔اور انھی لوگوں کو نظر میں رکھ کر ایسے ابیانات دیئے جاتے ہیں خود یوگی جی بھی اس معاملے میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔وہ بھی سب کا ساتھ سب کا وکاس کی بات تو ضرور کرتے ہیں لیکن ان کے بیانات بھی اکثر ای سے ہوتے ہیں جن سے ایک برے طبقے کو ذہنی اذیت پہونچتی ہے۔انھوں نے لگاتار ایسے ایسے فیصلے نافذ کئے ہیں جن سے لگتا ہی نہیں کہ ریاست میں ایک ایسے قانون اور آئین کی حکومت ہے جو سیکولر کہلاتا ہے۔

بہر حال ہم بات کرر ہے تھے زبان کی بنیاد پر تنازعات کی تو تمل ناڈو اور مرکزی حکومت کے درمیان تنازعہ اس وقت شدت اختیار کر گیا ،جب ریاست نے تین زبانوں کے فارمولے کو نافذ کرنے سے انکار کر دیا اور دو زبانوں کی پالیسی پر قائم رہنے کا فیصلہ کیا۔تمل ناڈو کی دلیل یہ ہے کہ اس نے دو زبانوں کے فارمولے کو مکمل دیانت داری کے ساتھ نافذ کیا ہے۔جبکہ ہندی بولنے والے علاقوں میں تین زبانوں کے اصول کا محض دکھاوا کیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شمالی ہندوستان کے کئی علاقوں میں تیسری زبان کے طور پر کسی ہندوستانی زبان کو سکھانے کے بجائے سنسکرت کو فوقیت دی جاتی رہی ہے، جو کہ ایک غیر عملی اور یکطرفہ پالیسی ہے۔اور یہ محض ضد کی بنیاد پر ورنہ اس کی عملی حقیقت کچھ بھی نہیں ہے۔ سنسکرت بولنے والے اور سمجھنے والے پورے ملک میں کتنے ہیں انھی انگلیوں پر گنا جاسکتا ہے۔ سنسکرت سے زیادہ عربی بولنے والے اور سمجھنے والے مل جائیں گے۔مرکزی حکومت نے اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے دھمکی دی ہے کہ اگر تمل ناڈو تین زبانوں کے فارمولے کو نافذ نہیں کرتا تو اسے تعلیمی شعبے میں مالی امداد روک دی جائے گی۔وزیر تعلیم دھرمندر پردھان نے کہا ہے کہ یہ قومی تعلیمی پالیسی کا لازمی حصہ ہے اور تمل ناڈو کو اسے ہر حال میں نافذ کرنا ہوگا۔اس پر تمل ناڈو کی حکومت نے سوال اٹھایا کہ اگر وہ مرکزی حکومت کو ٹیکس کی ادائیگی بند کر دے تو کیا ہوگا۔ظاہر ہے کہ اس سے ٹکراؤ کی صورت بڑھے گی اور بات حکومت کو معطل یا برخاست کرنے تک بڑھ سکتی ہے۔لیکن اس کا امکان کم ہی ہے۔

تمل ناڈو کا موقف یہ بھی ہے کہ وہ جتنا ٹیکس مرکز کو دیتا ہے، اس کے مقابلے میں اسے مالی امداد کم دی جاتی ہے، جبکہ بہار اور اتر پردیش جیسی ریاستوں کو زیادہ فنڈز ملتے ہیں۔ اس پر یہ دلیل دی جاتی ہے کہ ملک میں تمام ریاستوں کو ایک دوسرے کا خیال رکھنا چاہیے۔مگر کیا کبھی یہ سوال بہار یا اتر پردیش سے کیا گیا کہ وہ تمل ناڈو اور کیرالہ کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟

یہ پہلا موقع نہیں ہے جب جنوبی ہندوستان کے خلاف مرکز کا رویہ معاندانہ رہا ہو۔ قدرتی آفات جیسے طوفان، خشک سالی اور سیلاب کے دوران بھی جنوبی ریاستوں کو قومی آفات فنڈ سے مناسب مدد نہیں دی گئی، اور کرناٹک، کیرالہ اور تمل ناڈو کو عدالت کا رخ کرنا پڑا۔ایسے میں اگر تمل ناڈو کے عوام کو شک ہے کہ تین زبانوں کا فارمولا دراصل ہندی کو مسلط کرنے کا طریقہ ہے،تو یہ بے بنیاد نہیں ہے۔مرکزی حکومت کے وزارت داخلہ نے وزارت خارجہ کو ہدایت دی کہ وہ بیرونی ممالک میں سرکاری دفاتر، بینکوں اور سفارت خانوں میں ہندی کے فروغ کے لیے اقدامات کرے۔بی جے پی کی حکومت آتے ہی 2015 میں وزارت خارجہ میں ایک ہندی سیل قائم کیا گیا اور بیرون ملک ہندی کے فروغ کے لیے ایک جوائنٹ سیکریٹری کا تقرر کیا گیا۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صرف ہندی کو یہ خصوصی درجہ کیوں دیا جارہا ہے؟ کیا بیرون ملک دیگر ہندوستانی زبانیں بولنے والے ہندوستانی شہری نہیں ہیں۔یا پھر ہندی کے علاوہ ملک میں بولی جانے کوئی زبان ہندوستانی نہیں ہے۔اردو کو تو پہلے ہی مسلمانوں کی زبان کہہ کر کنارے لگانے کا کام شروع کر دیا گیا تھا۔اس میں سبھی جماعتوں کی حکومتیں شامل ہیں۔

تعلیم کے شعبے سے تین سال پرانی ایک مثال موجود ہے۔شمال مشرقی ریاستوں کے دورے پر گئے امت شاہ نے اعلان کیا کہ ان تمام ریاستوں میں ہندی کو لازمی قرار دیا جائے گا۔وزیر داخلہ نے ہندی کے 22,000 اساتذہ کی بھرتی کا بھی اعلان کیا۔جیسے ہی وزیر داخلہ نے ہندی اساتذہ کی تقرری کی بات کی کی گئ تو کیا اسی وقت بہار یا اتر پردیش میں تمل یا ملیالم ک۔آسامیہ یا کسی اور زبان کے اساتذہ کی تقرری کی کوئی منصوبہ بندی کی گئی۔

بی جے پی حکومت نے 2017 میں آل انڈیا ریڈیو (آکاش وانی) کی دہلی میں واقع مرکزی نشریاتی سروس سے تمل، ملیالم، بنگالی وغیرہ زبانوں کے پروگراموں کو ہٹا کر متعلقہ ریاستوں میں منتقل کر دیا۔اس فیصلے کے باعث دہلی میں ان زبانوں کے نشریاتی عملے اور مترجمین کی ملازمتیں ختم ہوگئیں۔سوال یہ بھی ہے کہ ہندی کے علاوہ دیگر تمام زبانوں کو 'علاقائی زبانیں' کیوں کہا جائے؟اسی لیے اگر تمل ناڈو تین زبانوں کے فارمولے کو نافذ کرنے سے انکار کر رہا ہے،تو اس کے لیے معقول بنیادیں موجود ہیں۔وزیر تعلیم 'تین زبانوں کے فارمولے' کو آئینی ضابطہ قرار دے رہے ہیں، جبکہ آئین میں زبان کے متعلق ایسا کوئی التزام نہیں ہے۔آئین میں ہندی کو دیگر ہندوستانی زبانوں کی طرح ایک زبان کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے لیکن ہندی نواز لوگ اسے ہمیشہ سے 'قومی زبان' قرار دیتے رہے ہیں۔تین زبانوں کا فارمولا بھی کوئی قانونی ضابطہ نہیں ہے۔کیا وزیر تعلیم اس حقیقت سے ناواقف نہیں، اگر ہیں، و پھر تمل ناڈو کو کیوں دھمکا رہے ہیں۔

چھ ماہ میں سرمایہ کاروں کو 94 لاکھ کروڑ روپیوں کا نقصان

رویش کمار

حالیہ عرصہ کے دوران شیئر مارکٹ میں زبردست اُتار چڑھاؤ دیکھا جارہا ہے جس کے نتیجہ میں سرمایہ کاروں کو ہزاروں کرڑوں روپئے کا نقصان ہوا ہے اور جس کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔اگر آپ شیئر مارکٹ میں اپنی جمع پونجی ڈوب جانے سے پریشان ہیں، بلڈ پریشر بڑھ گیا ہے، راتوں کو نیند نہیں آرہی ہے، نوکری نہیں مل رہی ہے اور مل گئی تو تنخواہ بہت کم ہے، جو برسوں سے نوکری کررہی ہیں اُن کی تنخواہیں نہیں بڑھ رہی ہیں وہ بھی اس بات سے پریشان ہیں کہ اس طرح سے بازار ڈوبتا رہا کمپنیوں کی مارکٹ قدر سکڑتی رہی تو کمپنیاں اور بھی تنخواہیں نہیں بڑھائیں گی بلکہ اُن کی نوکریوں پر پھر سے خطرہ کے بادل منڈلا رہے ہیں اور ملازمین کو فارغ کرنے کا عمل شروع ہوجائے گا۔اس طرح کی تمام فکروں میں ڈوبے لوگوں سے میرا کہنا ہے کہ کمبھ میں ڈبکی لگائیے! اب آپ فکروں میں ڈبکی بالکل نہ لگائیں۔اس طرح کی رپورٹ پڑھکر بالکل نہ گھبرائیں کیونکہ پریشانی کی اس گھڑی میں وزیراعظم نریندر مودی بالکل نہیں گھبراتے! 5 ماہ میں 93 لاکھ تا 94 لاکھ کروڑ سے زیادہ کی رقم ڈوب جائے تو اس کی دہشت سرخی میں بھلے جھلکتی ہو لیکن وزیراعظم نریندر مودی کے چہرے پر نہیں۔پیر کی صبح جب آپ مارکٹ میں لال اور سبز اور پھر لال رنگ دیکھ کر ہائے ہائے کرر ہے تھے اس وقت وزیراعظم نریندر مودی گجرات کے گیر بن میں شیروں کی تصاویر لے رہے تھے۔آخر عالمی یوم جنگلاتی حیات بھی تو اہم ہے۔

جنگلاتی حیات کا لباس سفاری رینجر ہیٹ اور ہاتھ میں کیمرہ بڑے بڑے بحرانوں کے درمیان تناؤ سے پاک رہنے کا اس سے بڑا کوئی کام کیا ہوسکتا ہے۔کوئی کہہ سکتا ہے کہ ملک میں 93 لاکھ کروڑ کے ڈوبنے کو لیکر چیخ و پکار مچی ہے۔پی ایم کتنے پرسکون ہیں، ایک دم پریشان نہیں، یہی اس وقت کا راشٹر جذبہ ہونا چاہئے نہ کہ بازار ڈوب گیا ہائے ہائے کی چیخ و پکار مچنا چاہئے۔شیر کی تلاش میں وزیراعظم کے چہرے پر ایک سکون ہے۔آج ملک کو اسی سنجیدگی کی ضرورت ہے۔

وزیراعظم فیشن کو لیکر بھی فراخدلانہ پیغام دے رہے ہیں

جو بات سفاری رینجر ہیٹ میں ہے وہ بات اس وقت کسی ہندوستانی ٹوپی کے پہننے میں نہیں آسکتی۔اس لئے ہر وقت نہ تو ہائے ہائے کیجئے نہ جنگلاتی تہذیب کے منافی کام کیجئے۔ منڈے بلوز کو لیکر رونے والا متوسط طبقہ کیوں نہیں سوچا کہ پیر کو سفاری پر بھی نکلا جاسکتا ہے؟ وزیراعظم کی اتنی تعریف پوری پوری ستائش صرف میں کرسکتا ہوں، گودی میڈیا کے بس کی بات نہیں لیکن کانگریس ترجمان سپریہ شرینٹے نے رنگ میں بھنگ ڈال دیا اور کہدیا کہ وزیراعظم نریندر مودی شمبھو شکاری بن گئے ہیں۔سپریہ شرینٹے لکھتی ہیں کہ شمبھو شکاری بنے نریندر مودی کے پاس جنگل سفاری تک جانے کا وقت ہے لیکن منی پور نہیں جائیں گے۔ویسے کیا یہ سیر سپاٹا بھی "کبھی چھٹی نہیں لیتے ہیں" والے جملہ میں شمار کیا جائے گا۔وزیراعظم نریندر مودی بھلے سفاری میں جانے کے، ساحل سمندر فوٹوگرافی کرنے کیلئے چھٹی نہیں لیتے لیکن یہ سچ ہے کہ وہ ان چیزوں کو بھی کام کی طرح کرتے ہیں۔

ان پروگرامس میں ان کی سنجیدگی دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وزیراعظم مودی چھٹی پر ہیں۔آپ دیکھئے سفاری کے دوروں کے موقع پر بھی مودی کتنے سنجیدہ لگ رہے ہیں، سنجیدگی بے مثال ہے، یہ کتنی اچھی بات ہے۔3 مارچ کی ہی خبر ہے کہ ہندوستان کا مینوفیکچرنگ شعبہ سست پڑ گیا، 14 ماہ میں سب سے نیچے آگیا۔HSBC انڈیا کے مینوفیکچرنگ پرچیزنگ مینجرس انڈیکس رپورٹ کے ذریعہ یہ بات سامنے آئی۔بتایا گیا ہے کہ نئے آرڈر بند ہوگئے ہیں، پیداوار کم ہوگئی ہے۔یہ سب اچھا نہیں مانا جاتا۔مودی حکومت کے دس برسوں کے دوران مینوفیکچرنگ سیکٹر کو لیکر زیادہ تر اسی طرح کی خبریں آتی رہی لیکن اس سے وزیراعظم نریندر مودی کبھی فکرمند نہیں دکھائی دیئے۔ اتوار کو ہی وزیراعظم نریندر مودی نے ملک کی عوام کی ترقی و خوشحالی کیلئے وقت نکال کر سومناتھ مندر میں پوجا ارچنا کی۔

پہلے کے وزیراعظم اس جھوٹ کی تشہیر کرتے تھے کہ پی ایم کے پاس یکدم وقت نہیں ہوتا، وزیراعظم کا ایک ایک منٹ قیمتی ہوتا ہے۔شکر ہے کہ وزیراعظم مودی نے پی ایم کے وقت کو نئے سرے سے متعارف کروایا ہے۔وائلڈ لائف کی ترقی صرف فیصلوں سے نہیں ہوتی پوجا ارچنا بھی ہندوستان میں نجی اور اجتماعی طریقہ کار رہا ہے۔ ہفتہ کو بھی بزیراعظم نریندر مودی نے کام کیا چھٹی نہیں لی۔شام کو دلی میں جہانِ خسرو میں حصہ لیا۔پیر کو سفاری اور اتوار کو پوجا اور ہفتہ کو دلی میں جہانِ خسرو کے کارواں میں جا کر صوفی سنگیت کا لطف اُٹھانا کوئی وزیراعظم نریندر مودی سے سیکھے۔اس رینج کا میں بہت قائل ہوچکا ہوں۔

جہانِ خسرو میں وزیراعظم نے کتنی خوبصورت بات کہی کہ ہندوستان جنت کا باغیچہ ہے جہاں تہذیب کا ہر رنگ پھلا پھولا ہے۔اس سے ٹھیک 5 دن پہلے وزیراعظم نریندر مودی باگیشور دھام گئے۔کینسر اسپتال کے شیلا پوجا میں حصہ لیا۔نفرتی زبان استعمال کرنے والے دھریندر شاستری کے کینسر کے اسپتال میں اُن کا حصہ لینا خطاب کرنا کتنا اہم کام ہے۔وہاں بھی انھوں نے ملک کیلئے کام کیا اور اپنے ٹویٹ میں لکھا بھی کہ باگیشور دھام میں بالاجی سرکار کے درشن پوجن کا اعزاز ملا۔ان سے ملک کے باشندوں کی ترقی و خوشحالی کی پرارتھنا کی۔ بہر حال ملک کے شیئر مارکٹ میں گراوٹ جاری ہے۔ہم اس شک کو دور کررہے ہیں کہ وزیراعظم مودی نے بازار کے سرمایہ کاروں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا کبھی وہ خود پیسے لگانے کے ٹپس دیا کرتے تھے لیکن کسی کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ وزیراعظم نریندر مودی جن کلیان کی فکر نہیں کررہے ہیں تو وہ غلط ہے۔2014ء سے پہلے عوام پریشان ہوتی تھی تو حکومت بھی پریشان ہوجاتی تھی اور میڈیا تو اس سے بھی زیادہ پریشان ہوجاتا تھا لیکن یہ سب پرانی باتیں ہیں۔عوام کتنی بھی پریشان ہوجائے اب حکومت پریشان نہیں ہوتی۔ایسی خبروں سے وزیراعظم مودی کو پریشان اور فکرمند بھی نہیں ہونا چاہئے کہ سو کروڑ لوگوں کے پاس کھانے پینے کی چیزوں کے علاوہ دوسرا ضروری سامان کے خریدنے کے لئے پیسے نہیں ہے اس لئے کمپنیوں کے مال نہیں فروخت ہورہے ہیں۔ان کی وجہ سے ملک کی معاشی حالت خراب ہے اور شیئر بازار میں کہرام مچا ہوا ہے۔آپ کا پیسہ شیئر بازار میں ڈوب رہا ہے۔اس کا اثر ملک کے وزیراعظم پر بالکل نہیں ہونا چاہئے۔انھیں مذہبی، ثقافتی اور سیر و تفریح کے پروگراموں میں حصہ لینا چاہئے۔آپ ہمیں فالتو میں کہے جارہے ہیں کہ 1400 پوائنٹس نیچے آگیا 200 پوائنٹس نیچے آگیا، Nifty 22 ہزار کے نیچے جارہا ہے!

ان سب کچھ فکروں میں پھنسے ہوئے ہیں! مت پھنسئے! بلکہ آپ سرمایہ کار پہلے پہلے میری ایک بات کا جواب دیجئے کیا آپ بھی قوم پرستی کے چکر میں پھنس کر بازار کی طرف بھاگے تھے۔سچ سچ بتائیے گا کیونکہ مجھے اس سوال کا جواب نہیں مل رہا کہ درآمدات کیلئے ملکی سرمایہ کار کیوں پھنسے رہ گئے۔اس ایک لائن سے شیئر بازار کا حال سمجھانا چاہتا ہوں ملکی سرمایہ کار کیوں پھنس گئے۔ان کا اس بازار میں بھروسہ اور اُن کی اپنی سمجھ بوجھ کی بنیاد پر بنایا ماحول بنانے والے تنتر کی بنیاد پر؟ بازار کے گرنے کے کئی ایک وجوہات کی ہر دن تلاش کی جارہی ہے۔ میں اس بات کی تلاش کررہا ہوں کہ اس میں ہندوراشٹرواد کا کتنا کردار تھا؟ کیا یہ صحیح ہے کہ مودی حکومت کو پروموٹ کرنے کیلئے مارکٹ میں ہندوراشٹرواد کے رنگ میں رنگا پورا تنتر ترقی یافتہ ہوگیا ہے۔مارکٹ گرو وزیراعظم سے ملکر فوٹو کھنچواتے رہتے ہیں جس سے اشارہ ملتا رہے کہ پیسہ کی ترقی وہاں ہورہی ہے۔اپنے گرو بازار کا نمبر دکھا کر مودی حکومت کی تعریف کرنے لگے اور سرمایہ کے لوگ اس بازار کو دکھا کر آپ کو خواب دکھانے لگے۔

پہلے تین خبریں دیکھئے اور سمجھئے کہ کیسے جب بازار چڑھتا ہے تو سرخی میں مودی نام کا موتی مالا میں پرو دیا جاتا ہے۔3 جون 2024ء کے بزنس ٹوڈے کا یہ مضمون دکھانا چاہتا ہوں اس کی ہیڈلائنز کہتی ہیکہ 13 شیئرس ایسے ہیں جن میں ایک لاکھ لگانے پر منافع 8 کروڑ روپئے تک کا ہوا ہے۔10 ہزار فیصد قدر میں اضافہ ہوا اور یہ سب مودی سرکار کی دوسری معیاد یعنی 2019-24 کے درمیان میں۔ٹائمز آف انڈیا کی 31 مئی 2024ء کی رپورٹ سے انتخابی موسم میں الگ الگ PSU کے حصص نے جملہ 7 لاکھ روپئے کا پیسہ جوڑا اس پر رپورٹ لکھتے ہوئے اخبار نے ہیڈلائین دی کہ کیا یہ مودی کا میڈاس ٹچ ہے؟ یعنی کیا مودی کا کمال ہے کہ جو چھوتے ہیں وہ سونا بن جاتا ہے۔

8 فبروری 2024ء کو تکھیل اگروال کی ایک رپورٹ دکھانا چاہتا ہوں ہیڈلائن میں ہی ہے مودی کی گیارنٹی، PSU اسٹاکس پر مودی کی گیارنٹی تحریک عدم اعتماد کے جواب میں وزیراعظم مودی کے خطاب کے بعد 22 اسٹاکس کو زبردست فائدہ ہوا۔کہا جاتا ہے کہ 24 کروڑ روپئے کا فائدہ ہوا۔اس رپورٹ میں لکھا ہے کہ وزیراعظم مودی کی جن سرمایہ کاروں نے TIPS کو اپنایا وہ ہنستے ہوئے بنک جارہے ہیں۔

10 اگسٹ 2023ء کو وزیراعظم مودی نے PSU حصص کے بارے میں کہا تھا کہ ان پر داؤ لگا دیجئے 6 ماہ میں یہ 66 فیصد بڑھ گئے اور قریب 24 لاکھ کروڑ روپئے کا منافع دے چکے ہیں۔اخبار کی رپورٹ میں بتایا گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ میرا سوال ہے تو ٹھیک کیا اب بازار کی طرف اس لئے بھی بھاگے کہ ہندوراشٹرا کا تنتر ماحول بنا رہا تھا۔وزیراعظم مودی کمپنیوں میں پیسہ لگانے کیلئے Tips دے رہے تھے۔گرو منتر بتا رہے تھے اور ان کے ارکان پارلیمان وہاں بیٹھ کر تالیاں بجا رہے تھے۔مودی نے پارلیمنٹ میں کچھ یوں کہا "آپ جانتے ہیں ایل آئی سی کے بارے میں کہا گیا تھا ایل آئی سی ڈوب گئی۔غریبوں کا پیسہ ڈوب گیا، غریب کہاں جائے گا؟ بیچارہ نے بڑی محنت سے پیسہ ڈالا ہے۔یقیناً وہ کہہ سکتے تھے کہدیا لیکن آج LIC لگاتار مضبوط ہورہی ہے۔شیئر مارکٹ میں دلچسپی رکھنے والوں کیلئے بھی یہ گرو منتر ہے جو سرکاری کمپنیوں کو لوگ گالی دیں تو آپ اس میں داؤ لگا دیجئے اچھا ہی ہوگا۔جن لوگوں نے مودی کی باتوں پر بھروسہ کرکے LIC میں پیسہ لگایا انھیں وزیراعظم سے پوچھنا چاہئے کہ LIC کا اسٹاک پچھلے 6 ماہ میں 31 فیصد نیچے آگیا ہے۔

☆☆☆

اورنگزیب: ایک شخص اور فرضی قصے

شکیل رشید

مغل فرمانروا اورنگزیب نہ ولی تھے نہ صوفی۔

اورنگزیب متعصب یا کٹر مسلمان بھی نہیں تھے۔لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ زیادہ تر مورخین نے اورنگزیب کی ذات، صفات اور خدمات کا مطالعہ ان ہی دو متضاد انتہاؤں سے کیا ہے۔یا اگر کچھ ہٹ کر کرنا چاہا تو ان دونوں انتہاؤں کے درمیان کی جگہ نکالی کہ اورنگزیب کو نہ قطعی متعصب قرار دیا اور نہ ہی ان کے صوفی ہونے سے کلی طور پر انکار کیا۔یہ ایک طرح سے اورنگزیب کا دفاع کرنے کی سعی ہے۔مگر کیا ان بنیادوں پر اورنگزیب کا درست اور صحیح مطالعہ ممکن ہے؟ امریکی خاتون مورخ آڈری ٹروشکی نے اپنی نئی انگریزی کتاب اورنگ زیب: دی مین اینڈ دی متھ میں، جس کا "اورنگزیب: ایک شخص اور فرضی قصے" کے نام سے اردو زبان میں، آزاد ریسرچ اقبال حسین اور دہلی یونیورسٹی کے ریسرچ اسکالر فہد ہاشمی نے خوبصورت ترجمہ کیا ہے، اورنگزیب کے مطالعے کا ایک جدید پیمانہ پیش کیا ہے۔

وہ کہتی ہیں کہ:

ماضی کے تئیں ایماندار رہتے ہوئے ہمیں چاہیے کہ بحیثیت ایک شہزادہ اور بحیثیت ایک بادشاہ، ان کی مکمل تصویر پیش کریں۔ایک جگہ وہ لکھتی ہیں کہ ان کی یہ کوشش رہی ہے کہ "اورنگزیب کی زندگی اور دور حکومت کا ایک تاریخی خاکہ تیار کیا جائے، اور اس طرح غلط بیانیوں کے انبار تلے سے اورنگزیب بحیثیت ایک بادشاہ اور ایک انسان، کی بازیابی کو ممکن بنایا جاسکے جن کے بارے میں صدیوں سے ہم نے افواہوں کو من و عن قبول کرنے میں تجاہل عارفانہ سے کام لیا ہے۔" وہ کون سی غلط بیانیاں ہیں جن کے انبار تلے اورنگزیب دبے ہوئے ہیں؟ اس سوال کا جواب مشکل نہیں ہے۔آڈری نے آٹھ ابواب میں، جو محض 128 صفحات پر مشتمل ہیں، اورنگزیب کی ایک انسان اور شہزادے و شہنشاہ کی حیثیت سے وہ تصویر پیش کر دی ہے جو ان کی خوبیوں اور خامیوں کو پوری طرح سے عیاں کر دیتی ہے، اور یہ بھی صاف کر دیتی ہے کہ ان کے تعلق سے فرضی قصوں کا ایک ایسا جال بنا گیا ہے کہ لوگ اس میں پھنستے ہی چلے جاتے ہیں جس کے نتیجے میں بقول آڈری: اکیسویں صدی کے جنوبی ایشیا میں اورنگزیب کی شبیہ غلط بیانی اور تردید کے بھنور میں پھنس کر رہ گئی ہے، اور اورنگزیب کی خود کی ذات ایک پہیلی بن گئی ہے۔

اورنگزیب نے 49 سال تک 15 کروڑ انسانوں پر حکومت کی، ان کے دور میں مغلیہ سلطنت کی آبادی پورے یورپ کی آبادی سے زیادہ تھی اور وہ خود غالباً اپنے وقت کے سب سے امیر ترین انسان تھے، جب 1707 میں انہوں نے دنیا سے کوچ کیا تب ہندوستان جغرافیائی اور معاشی بنیاد پر دنیا کی سب سے بڑی حکومت بن چکی تھی، مگر اورنگزیب دنیا سے جاتے ہوئے خوش نہیں تھے، انہیں یہ لگ رہا تھا کہ ان کی زندگی ناکام رہی ہے۔

بستر مرگ سے اپنے ایک خط میں انہوں نے لکھا ہے کہ "میں ایک اجنبی کی حیثیت سے آیا ہوں، اور ایک اجنبی ہی کی طرح چلا جاؤں گا۔" انہیں یہ احساس تھا کہ ایک بادشاہ کے طور پر انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں کوتاہی برتی ہے۔

ایک خط میں انہوں نے یہ اعتراف کیا ہے کہ وہ حکمرانی کی ذمے داریوں اور عوام کے تحفظ کے لائق نہیں تھے۔دنیا اورنگزیب کو سخت مذہبی اور دیندار سمجھتی ہے، بلکہ اسے ان کا سب سے بڑا جرم قرار دیتی ہے، لیکن انہوں نے ایک خط میں اپنی مذہبی کوتاہیوں کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ اس کی پاداش میں جلد ہی خدا کے عتاب کا سامنا کریں گے۔اپنے آخری خط میں دنیا سے کوچ کا جذباتی انداز میں بیان کرتے ہوئے انہوں نے تین بار خدا حافظ، خدا حافظ، خدا حافظ لکھا ہے۔مذکورہ خطوط سے اورنگزیب کی جو تصویر سامنے آتی ہے وہ اس تصویر سے بالکل الگ ہے جو ہم سب کو دکھائی جاتی ہے۔ اورنگزیب کو یہ قلق تھا کہ وہ عوام کی حفاظت نہیں کر سکے، ان سے حکمرانی کے فرائض ادا نہیں ہوسکے، اور یہ کہ وہ ساری زندگی خدا کو ایسے بھولے رہے کہ مذہبی تعلیمات پر عمل نہیں کر سکے۔

لیکن انہیں آج کٹر مذہبی، ظالم، متعصب اور جبراً ہندوؤں کا مذہب تبدیل کرنے والے کی حیثیت سے پیش کیا جاتا ہے۔آڈری ٹروشکی نے اپنی اس کتاب کے ذریعے ان کی درست تصویر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔یہ کتاب ہمیں بہت سی ایسی باتیں بتاتی ہے، جو ملک کی بھگوا سیاست اور بھگوا تاریخ و صحافت ہم سے چھپاتی ہے۔مثلاً یہ تو بتایا جاتا ہے کہ اورنگزیب نے ہولی پر روک لگائی تھی مگر یہ چھپایا جاتا ہے کہ اورنگزیب نے عید اور بقرعید پر بھی روک لگائی تھی۔

آڈری ٹروشکی لکھتی ہیں؛

اورنگزیب نے نوروز پر بھاری بھرکم تقریبات کے انعقاد کو محدود کیا، اور مسلمانوں کے بڑے تہواروں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے موقعوں سے بڑے پیمانے پر جشن منانے کو بھی منسوخ کر دیا تھا۔تقریباً اسی وقت انہوں نے ہندوؤں کے تہواروں ہولی اور دیوالی کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے محرم کے یادگاری جلوس سے متعلق ہنگامہ خیزی پر لگام کسنے کی کوشش کی تھی۔یہ احکامات ایک تو اس لیے تھے کہ انہیں رنگ رلیاں کرنے والوں کے جوش و خروش سے کسی قدر بیزاری تھی، اور دوسرا مقصد عوام کی حفاظت تھی کہ ایسے مواقع پر اکثر پرتشدد ہنگامے ہوجاتے تھے۔آڈری یہ بھی بتاتی ہیں کہ احکامات تو دیے گئے مگر ان پر کبھی عمل نہیں ہوا، یہاں تک کہ درباری اور شاہی خاندان کے افراد بھی دھوم دھام سے تہوار مناتے رہے۔

پروپیگنڈہ مواد یہ تو بتاتا ہے کہ اورنگزیب نے بہت سارے لوگوں کو جبراً مسلمان بنایا تھا مگر یہ نہیں بتاتا کہ کچھ لوگوں نے مغلیہ سلسلہ مراتب میں ترقی کے لیے اسلام قبول کیا تو کچھ لوگوں نے دوسرے محرکات کی وجہ سے، اس میں بھی مقصود ترقی حاصل کرنا ہی تھا۔آڈری کے مطابق تبدیلی مذہب کرنے والے اورنگزیب کی تنقیدی نگاہ میں آجاتے تھے، اپنے ایک خط میں ایسے ہی دو لوگوں کی، جنہوں نے اپنے قبول اسلام کی فخریہ تشہیر کی تھی، اورنگزیب نے مذمت کی تھی اور انہیں قید کرنے کا حکم دیا تھا۔

آڈری لکھتی ہیں؛

مجموعی طور پر اورنگزیب کے ہندوستان میں نسبتاً ہندوؤں کی قلیل تعداد نے اسلام قبول کیا تھا۔

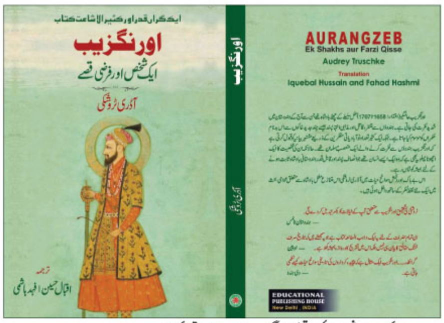

یہ بات بھی سامنے نہیں لائی جاتی کہ اورنگزیب اپنی مسلمان رعایا کے تئیں اقدامی کارروائی میں پہل کیا کرتے تھے۔انہوں نے احمد سرہندی نقشبندی کی کچھ تحریروں پر پابندی عائد کر دی تھی، مہدویہ فرقے کے چند درجن افراد قتل کر دیے تھے، اپنی شہزادگی میں شیعہ اور اسماعیلی بوہرہ فرقے کو نشانہ بنایا تھا، بلکہ اسماعیلی بوہرہ فرقہ کے لیے یہ حکم تھا کہ وہ اپنی مساجد میں سنّی طریقہ سے نماز پڑھیں۔لیکن یہی اورنگزیب ہندو مذہبی برادری کے نگراں تھے۔آڈری ٹروشکی بتاتی ہیں کہ اورنگزیب کا یہ ماننا تھا کہ اسلامی تعلیمات اور مغلیہ روایات نے انہیں ہندو مندروں، زیارت گاہوں، اور مقدس شخصیتوں کی حفاظت کے لیے پابند کیا تھا۔ان پر ہندو مندروں کی مسماری کا الزام لگتا ہے لیکن آڈری لکھتی ہیں؛

اورنگزیب کی سلطنت میں زمین کا پورا خطہ ہندو اور جین مندروں سے مزین تھا۔یہ مذہبی ادارے مغل حکومت سے محافظت کا استحقاق رکھتے تھے، اور اورنگزیب عموماً ان کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے کوشاں رہتے تھے۔علیٰ ہذا القیاس، جب کبھی کوئی خاص مندر یا اس سے منسلک لوگ شاہی سلطنت کے مفاد کے خلاف کسی عمل میں شامل ہوتے، تب مغل نقطہ نظر کے تحت خیر سگالی کا یہ عمل منسوخ بھی کر دیا جاتا تھا۔اسی اسکیم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے شہنشاہ اورنگزیب نے کچھ مخصوص مندروں کے انہدام اور تقدس کی پامالی کا حکم صادر کیا تھا۔

بنارس کے وشوناتھ مندر اور متھرا کے کیشو دیوا مندر کے انہدام کا الزام اورنگزیب پر لگتا ہے، مگر یہ بات سامنے نہیں لائی جاتی کہ یہ سیاسی فیصلے تھے، اور مقصد کچھ لوگوں کو ان کی سیاسی غلطیوں کی سزا دینا تھا۔ورنہ اورنگزیب کے دور میں کثیر پیمانے پر مندر بنے، جاگیریں دی گئیں اور ان کی حفاظت کی گئی۔بنارس کے پنڈتوں کی حفاظت کا فرمان تک جاری کیا گیا۔

شہنشاہ کے امراء میں 50 فیصد ہندو تھے جن میں مراٹھے سب سے زیادہ تھے۔مگر ایک سچ یہ بھی ہے کہ چھترپتی شیواجی مہاراج، جو مراٹھا تھے، آخر دم تک ان کے لیے سر درد بنے رہے۔اس کتاب میں اورنگزیب اور شیواجی کی ملاقات کا دلچسپ احوال شامل ہے، نیز شیواجی مہاراج کے تعلق سے دیگر اہم باتیں بھی ہیں۔

یہ کہا جاتا ہے کہ اورنگزیب جزیہ لیتے تھے لیکن یہ نہیں بتایا جاتا کہ برہمن پروہتوں، راجپوت اور مراٹھا درباریوں، اور ہندو منصب داروں سے جزیہ نہیں لیا جاتا تھا، جین، سکھ، اور دیگر غیر مسلم عوام پر جزیہ کی ادائیگی فرض تھی، لیکن ساتھ ہی ساتھ انہیں کچھ مخصوص حقوق فراہم کیے گئے تھے اور ان کے تحفظ کو یقینی بنایا گیا تھا۔آڈری بتاتی ہیں کہ علماء کی ایک بڑی تعداد کو بادشاہ کی مذہبی سنجیدگی پر شبہ تھا، ان ہی علماء کو، اور جو مذہب تبدیل کر کے مسلمان بنے تھے انہیں، جزیہ کی وصولی میں لگایا گیا تھا، اس طرح علماء کے حلقہ میں اورنگزیب کی ساکھ کچھ بحال ہوئی تھی، مگر بہت سے مسلم امراء اور شاہی خاندان کے افراد جیسے اورنگزیب کی بہن جہاں آراء جزیہ کے ناقص انتظامی فیصلے کا مذاق اڑاتے تھے۔

یہی نہیں جزیہ وصولی کے بعد بڑا حصہ محصلین ہڑپ لیتے تھے، بادشاہ اس چوری کو روکنے میں بے بس تھے۔ اورنگزیب نے ہندو مذہبی کتابوں کے تراجم پر بھی روک نہیں لگائی، بلکہ رامائن کے فارسی تراجم تحفتاً قبول کیے۔اورنگزیب کے دربار میں اخبار بھی تھا، جی ہاں انہیں اپنی حکومت کے ہر کونے کی خبر پڑھ کر سنائی جاتی تھی۔اورنگزیب کے ذریعے اپنے بھائیوں کو قتل کرنے کے واقعات پر آج سخت ردعمل ظاہر کیا جاتا ہے، لیکن بقول آڈری مغلوں میں سیاسی طاقت کے حصول پر خاندان کے تمام مردوں کا دعویٰ ہوتا تھا، اکبر بادشاہ نے قانونی حق داروں کو کم کر کے اسے صرف بیٹوں تک محدود کر دیا تھا لہٰذا حکومت کے حصول کے لیے اورنگزیب نے اپنے بھائیوں کے ساتھ جو کچھ کیا وہی کارروائیاں ان کے بھائی بھی موقع پاتے تو اورنگزیب کے ساتھ کرتے۔

لیکن اورنگزیب کے ذریعے والد شہنشاہ شاہجہاں کو بے دخل اور قید کرنا ایک قابل نفرت عمل سمجھا جاتا تھا اور مغل سلطنت کے قاضی القضاۃ نے اس پر برہمی جتائی تھی یہاں تک کہ انہیں برخاست کر دیا گیا تھا۔یہی نہیں بیرون ملک بھی ان کا یہ عمل ناپسندیدہ قرار پایا تھا اور شریف مکہ نے تو اورنگزیب کو ہندوستان کا جائز بادشاہ ماننے سے انکار کر دیا تھا۔اورنگزیب شریف مکہ کی رائے تبدیل کرانے کی اپنی خواہش سے کبھی باز نہیں آئے۔

صفوی حکمراں شاہ سلیمان نے اس کی مذمت کی تھی۔اور سچ یہی ہے کہ اپنے والد سے برتاؤ میں غیر مصنفانہ رویے سے اورنگزیب کو کبھی بھی چھٹکارہ نہیں ملا۔کہا جاتا ہے کہ اورنگزیب نے موسیقی پر پابندی لگا دی تھی، لیکن سچ یہ ہے کہ انہوں نے کچھ مخصوص قسم کی موسیقی پر، وہ بھی صرف اپنے ایوان ہی میں پابندی لگائی تھی۔اورنگزیب کے سب سے چھوٹے بیٹے کام بخش کی والدہ اودے پوری ایک مغنیہ تھیں جو علالت کے دنوں میں ان کے ساتھ رہیں۔ایک دلچسپ قصہ یہ بھی ہے کہ جوانی میں اورنگزیب کو ایک موسیقار اور رقاصہ ہیرا بائی سے عشق ہوگیا تھا، افوہ مشہور ہے کہ اس کے کہنے پر وہ شراب سے زندگی بھر اجتناب کے اپنے عہد کو توڑنے پر راضی ہوگیے تھے۔

ایک دلچسپ بات آڈری بتاتی ہیں کہ اورنگزیب کو جب بھی لگا کہ ریاستی مفاد میں اسلامی اصولوں سے سمجھوتہ کیا جانا چاہیے، انہوں نے سمجھوتہ کیا، اسی لیے علماء دین بالخصوص قاضی سے ان کی پورے عہد حکومت میں نبھی نہیں، حالانکہ یہ بھی ایک رخ ہے کہ انہوں نے "فتاویٰ عالمگیری" کو ترتیب دینے کے لیے بہت سارے قابل علمائے کرام کو معاوضہ بھی دیا۔

اورنگزیب کی یہ تصویر، جو آڈری ٹروشکی نے دکھائی ہے ایک متشدد شہنشاہ کی نہیں ہے، لیکن قوم پرست ہندو نظریہ کی رو سے بابر اور اورنگزیب ظالم ہیں، سیکولر ذہن دانشوروں اور مورخین کی ایک اچھی خاصی تعداد بھی اورنگزیب کو متشدد مسلمان قرار دیتی ہے۔ملک کے پہلے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی کتاب "ڈسکوری آف انڈیا" میں اورنگزیب کو ایک متعصب اور متشدد حد تک کٹر مذہبی کہا اور مذمت کی ہے۔ مورخ جادو ناتھ سرکار نے متعصب قرار دیا ہے۔پاکستان میں تو ڈرامہ نگار شاہد ندیم نے یہ تک کہہ دیا ہے کہ اورنگزیب نے جب اپنے بھائی دارا شکوہ پر فتح حاصل کی تو تقسیم کے بیج بودیے گیے تھے۔

آڈری لکھتی ہیں کہ اورنگزیب بحیثیت ایک شر اور متعصب ہونے کے فرضی قصے کو بہت ہی کم تاریخی شہادتوں کی بنیاد پر پھیلایا گیا۔آج نتیجہ سامنے ہے، بی جے پی اور دیگر قوم پرست جماعتوں سے متفق نہ ہونے والے افراد بھی اورنگزیب کو شر قرار دیتے اور متعصب کہتے ہیں۔افسوس کہ اپنی وصیت کے مطابق خلد آباد میں کھلے آسمان تلے ایک معمولی سی قبر میں دفنائے گیے اورنگزیب تاریخ کا ایک ایسا زندہ تار بن گیے ہیں جس میں مسلسل برقی رو دوڑتی رہتی اور آگ کی چنگاریاں نکلتی رہتی ہیں۔

ملک کی حالیہ سیاست ان کے نام کو مکمل مٹانے کے درپہ ہے، دہلی میں اسی لیے ان کے نام کی سڑک کو دوسرا نام دے دیا گیا ہے۔لیکن بقول آڈری اس طرح کی باتوں سے اورنگزیب کا نام مٹنے کی بجائے لوگوں کے ذہن پر مزید نقش ہو گیا ہے۔مسلمانوں کو اورنگزیب کی اولاد کہا جانے لگا ہے، آڈری لکھتی ہیں کہ غالباً اورنگزیب اس بات سے مطمئن ہوتے کہ انہیں فراموش کر دیا گیا ہے لیکن لوگ انہیں بھولنے کو تیار نہیں ہیں۔قصور وار بی جے پی اور سنگھ پریوار ہے جو بار بار ان کا نام لیتے رہتی ہے۔کتاب شاندار ہے، اس کا مطالعہ ضروری ہے۔مترجمین نے عمدہ ترجمہ اور ایجوکیشنل پبلشنگ ہاوس نے شاندار طباعت کی ہے۔☆☆☆

(بشکریہ: دی وائر اردو)

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

ونڈسر کاسل میں اوپن افطار

فہیم اختر۔ لندن

رمضان کے مہینے میں ہمارے چاہنے والوں نے ہم سے ہمیشہ اصرار کیا کہ میں لندن میں رمضان کی صورتِ حال پر کوئی کالم لکھوں۔ موقعہ کی غنیمت کو دیکھتے ہوئے ہم نے سوچا کیوں نہ ہم آپ کو لندن میں رمضان ٹینٹ پروجیکٹ اور رمضان فیسٹیول کی تفصیل بتاؤں۔ تاہم اس حوالے سے کالم میں نے پچھلے سال بھی لکھا تھا لیکن اس بار ونڈسر کاسل میں افطار کا اہتمام ہونا ایک تاریخی بات مانی جارہی ہے۔

حال ہی میں لندن میں قائم چیریٹی ادارے "رمضان ٹینٹ پروجیکٹ" نے ونڈسر کیسل کے اسٹیٹ اپارٹمنس میں پہلی مرتبہ افطار کا انعقاد کیا، جس میں 350 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ یہ تقریب سینٹ جارج ہال میں منعقد ہوئی، جہاں عام طور پر سربراہانِ مملکت کی ضیافتیں ہوتی ہیں۔ اس لیے اس خبر کو برطانیہ اور دنیا کے اخباروں نے آن وشان سے شائع بھی کیا ہے۔ اس کے علاوہ سوشل میڈیا پر بھی اوپن افطار پارٹی کا خوب چرچا ہے۔

اس سے قبل رمضان ٹینٹ پروجیکٹ نے لندن کے وکٹوریا اینڈ البرٹ میوزیم میں بھی اوپن افطار کی تقریب منعقد کی تھی، جس میں پانچ سو زائد افراد شریک ہوئے تھے۔ اس تنظیم کا مقصد مختلف ثقافتی اور تاریخی مقامات پر افطار کی تقریبات منعقد کر کے لوگوں کو قریب لانا ہے جو کہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ یوں تو لندن سمیت پورے برطانیہ میں رمضان المبارک کے دوران مختلف چیریٹی ادارے اور تنظیمیں افطار کی تقریبات کا اہتمام کرتی ہیں۔ ان تقریبات کا مقصد مختلف کمیونیٹیز کو ایک جگہ جمع کرنا اور بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینا ہوتا ہے۔ رمضان ٹینٹ پروجیکٹ کا سالانہ رمضان فیسٹیول دنیا کا سب سے بڑا اور منفرد سالانہ فیسٹیول ہے جو رمضان اور اسلامی فن، ثقافت، تاریخ، ورثے کو منانے والا اپنی نوعیت کا ایک منفرد فیسٹیول ہے۔ فیسٹیول میں اوپن افطار اور دیگر سرگرمیاں شامل ہیں۔ جس کا آغاز اس سال بریڈ فورڈ میں سالانہ ویلکم رمضان کانفرنس سے ہوا۔

رمضان فیسٹیول 2025 کا تھیم "کنکشن" ہے۔ لفظ کنکشن گہرا اور کثیر جہتی ہے۔ یہ ایک ایسی طاقت ہے جو ثقافتوں، ماحول اور پس منظر میں لوگوں کو متحد کرتی ہے، اور کمیونٹی، ہمدردی اور افہام و تفہیم کو فروغ دیتی ہے جو کمیونٹی کا مشترکہ احساس پیش کرتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ تھیم مکالمے اور کمیونٹی کی مصروفیات کے ذریعے مستقبل کی تشکیل کرتے ہوئے تاریخ کے تحفظ کی اہمیت کو بھی دریافت کرتا ہے۔ اوپن افطار 2025 کو رمضان کے مقدس مہینے کے لیے، اب تک کے سب سے وسیع پروگرام کا اعلان کرنے پر فخر ہے۔ اوپن افطار برطانیہ کے چار آبائی ممالک انگلینڈ، اسکاٹ لینڈ، ویلز اور شمالی آئیر لینڈ میں کمیونٹیز کو اکٹھا کر رہی ہے۔ اوپن افطار 2025 میں لندن اور دارالحکومت سے باہر منعقد ہونے والی تقریبات کے درمیان نظر آئے گی، جو شمولیت اور رسائی کے لیے پہل کے عزم کی عکاسی کرتی ہے۔

اس سال بھی اوپن افطار پروگرام پہلے سے کہیں زیادہ دس سے زائد شہروں کا رخ کرے گا جو پہلے سے زیادہ ہے۔ ان شہروں میں برمنگھم، بیلفاسٹ، بلیک برن، برائٹن، کیمبرج، کارڈف، ڈنڈی، مانچسٹر، نیو کاسل، شیفیلڈ، ویسٹ بروم وچ، ونڈزر اور لندن کے نام اہم ہیں۔ اس سال اوپن افطار کھیلوں کے میدانوں میں کم از کم نو اوینٹس ہوں گے، جن میں کئی فٹ بال اسٹیڈیم اور رگبی میدان بھی شامل ہیں۔ اوپن افطار کی بڑھتی ہوئی رسائی کے ثبوت میں کئی مقامات پہلی بار ان تقریبات کی میزبانی کریں گے۔ جن میں گلڈ ہال، کنگس کالج، لارڈز کرکٹ اسٹیڈیم، پالٹیک، نیو کاسل، شیکسپیئر گلوب تھیٹر، شیفلڈ کیلھم میوزیم، ساؤتھ کینزنگٹن، اسکول آف اورینٹل اینڈ افریقن اسٹڈیز، کارڈف سٹی فٹبال اسٹیڈیم، اے ایف سی ویمبلڈن، برائٹن اینڈ ہووالبین فٹبال کلب، سٹی پارک بریڈ فارڈ، اسٹن ویلا برمنگھم، شیفرڈ بُش مارکیٹ، بیلفاسٹ سٹی ہال، بلیک برن اہم ہیں۔ آخر میں اوپن افطار اس سال اپنے فائنل ایونٹ کے لیے معروف ٹریفلگر اسکوائر پر واپس آئے گا جہاں ہزاروں لوگ افطار کریں گے۔

رمضان ٹینٹ پروجیکٹ ایک ملٹی ایوارڈ یافتہ چیریٹی ادارہ ہے جو 2013 میں قائم کیا گیا تھا۔ جس کا مقصد کمیونٹیز کو اکٹھا کرنا ہے اور مختلف اقدامات کے ذریعے رمضان کے جذبے اور مقاصد کو پھیلاتا ہے۔ ٹینٹ پروجیکٹ کا کہنا ہے کہ "ہم ایک ایسی دنیا بنانے میں مدد کرنا چاہتے ہیں جہاں ہر کوئی ہم آہنگی کے ساتھ ساتھ رہے۔ ہمارا جذبہ بات چیت، باہمی افہام و تفہیم اور تعلق کا احساس پیدا کرنے میں ہے۔ ہم تمام مذاہب کے افراد کے درمیان فاصلوں کو ختم کرنے کے لیے کام کرتے ہیں"۔ اوپن افطا کی خوبی یہ ہے کہ رزندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو مدعو کرتی ہے اور تمام مذاہب کی برادریوں کو اکٹھا کرتی ہے۔ جس میں مہمان مقررین، وی آئی پی، سیاست دانوں کے علاوہ عام لوگوں کی بھاری تعداد شرکت کرتی ہے۔ اس دوران لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو کا موقعہ ملتا ہے اور غیر مسلموں کو مسلمانوں کے ساتھ رمضان اور دیگر امور پر تبادلہ خیال کا بھی موقعہ مل جاتا ہے۔

2013 میں لندن کی (School of Oriental and African Studies) SOAS، اسکول آف اورینٹل اینڈ افریقن اسٹڈیز، یونیورسٹی کے طلباء کا ایک گروپ بین الاقوامی طلباء کو افطار کے لیے مدعو کرنے کے لیے اکٹھا ہوا جو اپنے ملک سے ہزاروں میل دور اکیلے رہتے تھے۔ اس طرح یہ سلسلہ دھیرے دھیرے بڑھتا گیا او افطار کا انتظام اب ہزاروں کی تعداد میں اوپن افطار کی صورت میں مختلف شہروں میں ہونے لگا۔ اب تک اوپن افطار نے ویمبلے اسٹیڈیم، ویسٹ منسٹر ابیی، ریجنٹ پارک، کینزنگٹن میموریل گارڈنز، ٹریفلگر اسکوائر، برٹش لائبریری سمیت کئی اہم مقامات پر ہزاروں مسلم اور غیر مسلموں کو افطار کرا رہا ہے۔ جو کہ ایک قابلِ ستائش بات ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اوپن افطار نے پچھلی دہائی کے دوران اپنے تمام پروگراموں کے دوران تمام مذہبی پس منظر سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو جوڑا اور ان کو یکجا کیا، اور اوپن افطار کے ذریعہ ہم آہنگی کی ایک بے مثال پلیٹ فارم مہیا کرایا ہے۔ اس عمل کے ذریعہ اسلام اور رمضان کے بارے میں تاثرات کو مثبت طور پر تبدیل کرنے اور رکاوٹوں کو دور کرنے میں بھی رمضان ٹینٹ پروجیکٹ کامیاب رہے ہیں۔ اوپن افطار میں شرکت کرنے والے 50% سے زیادہ مہمانوں نے اتفاق کیا کہ رمضان کے بارے میں ان کے علم میں اضافہ ہوا ہے۔ جبکہ 80% فی صد لوگوں نے محسوس کیا کہ ان کے لیے ایک دوسرے کے بارے میں جاننے کے لیے مختلف کمیونیٹیز سے ملنے کے لیے کوئی معقول جگہیں نہیں ہیں۔ تو وہیں 50% سے زیادہ مہمانوں کا کہنا ہے کہ اوپن افطار نے انہیں مسلمانوں سے ملنے کا موقع فراہم کیا ہے جو انہیں کہیں اور نہیں ملتا۔

رمضان ٹینٹ پروجیکٹ کے بانی اور سی ای او عمر صلاح نے کہا، "ایک دہائی سے زائد عرصے سے رمضان ٹینٹ پروجیکٹ نے اپنے سالانہ رمضان فیسٹیول اور فلیگ شپ اقدام اوپن افطار کے ذریعے تمام پس منظر سے تعلق رکھنے والے 10 لاکھ سے زیادہ لوگوں کو جوڑا ہے۔ اس سال کی تھیم، وراثت: ماضی، حال اور مستقبل، کا مقصد برطانیہ میں ہمارے مشترکہ ثقافتی ورثے کی گہری سمجھ اور تعریف کو پورا کرنا ہے۔ رمضان کا مہینہ امیر اسلامی ثقافت، روایت اور ورثے کی علامت ہے جسے دنیا بھر میں لاکھوں لوگ خود کی عکاسی، روحانی رزق اور ذہن سازی کے سفر کے طور پر مناتے ہیں۔ ہمیں اس بابرکت مہینے کو منانے اور اپنا رمضان فیسٹیول اور تاریخی اوپن افطار تقریبات کا سلسلہ پیش کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے۔ جس میں مسلم دنیا نے صدیوں سے برطانوی ثقافت اور طرز زندگی میں نمایاں شراکت اور وراثت کو اجاگر کیا ہے۔ جو ہمارے معاشروں اور برادریوں کے باہمی ربط کو مضبوط کرتا ہے۔"

برطانیہ میں اوپن افطار، رمضان ٹینٹ پروجیکٹ کا سب سے بڑا اقدام ہے اور یہ رمضان میں برطانیہ کا سب سے بڑا کمیونٹی ایونٹ ہے۔ اوپن افطار زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو مدعو کرتا ہے اور یہ تمام مذاہب کے لوگوں کے لیے ایک کھلی دعوت ہے۔ جس میں کوئی بھی کمیونٹی، ہم آہنگی، تعلق، دل و دماغ کو سکون فراہم کرنے اور اجنبیوں کو دوست بنانے کے لیے ایک عمدہ اور بے مثال قدم ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ برطانیہ کی رمضان فیسٹیول کی مثال دنیا بھر میں قائم ہو، جس سے محبت اور بھائی چارگی کا پیغام پھیلتا رہے۔

☆☆☆☆☆

ابّا

محمد عباس دھالیوال

آخرکار ابا (حاجی مشتاق عرف صوبہ) اس فانی دنیا کو ہمیشہ ہمیش کے لیے الوداع کہہ گئے۔ اپنی نوے سالہ زندگی میں ابا نے بہت سے اتار چڑھاؤ دیکھے۔ ابا کی زندگی کو بہت قریب سے دیکھنے والے سابق چیئرمین صابر علی ڈھلوں نے ان کی وفات پر انھیں یاد کرتے ہوئے کہا کہ" یہ صرف ان کی موت نہیں... بلکہ ان کے ساتھ ایک عہد کا اختتام ہوا ہے۔ ان کے مطابق" ابا اپنے آپ میں ایک تحریک (آندولن) تھے"۔

دنیاداری کی رسموں سے انجان ابا نے اپنی تمام عمر سادگی میں گزاری، یا یوں کہہ لیں کہ ان کی طبیعت میں صوفیوں جیسی قناعت پسندی جیسے کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ میں نے اپنی پچاس سالہ زندگی میں ابا کو کبھی بھی اپنے لیے کپڑے خریدتے نہیں دیکھا۔ ان کے لیعنی ابا کے بچپن سے لے کر جوانی تک میرے دادا ان کے لیے کپڑے لاتے رہے۔ دادا کے انتقال کے بعد میری والدہ لاتی رہیں اور والدہ کے انتقال کے بعد ہم ان کے پہننے کے لیے کپڑے لاتے رہے۔ آپا (میری بڑی بہن) بتاتی ہیں کہ ایک بار میرے دادا عید کے موقع پر ابا کے لیے نیا سوٹ بنوا کرلائے تو ابا نے دادا سے کہا کہ" جب پہلے کپڑے ہی ابھی تک نہیں پھٹے ہیں تو نئے لانے کی کیا ضرورت تھی؟" دراصل، فضول خرچی کرنا ابا کو بالکل بھی پسند نہیں تھا، وہیں صدقہ دینے میں ابا کا کوئی دور دور تک ثانی نہیں تھا۔ وہ اکثر اپنے کمبل، چادریں اور نقدی وغیرہ ضرورت مندوں میں تقسیم کراتے تھے۔

ابا کی وفات کے بعد بہت سارے لوگ تعزیت کے لیے آئے، جن میں سے ہر ایک کے پاس جیسے ابا سے جڑی ایک نئی کہانی موجود تھی۔ دراصل ابا کے اخلاق اتنے بلند اور اعلیٰ تھے کہ جو کوئی بھی ان سے ایک بار مل لیتا، وہ ان کا ہی ہو کر رہ جاتا۔ ابا سے ملنے والوں نے ان کی کچھ ایسی ان سنی کہانیاں سنائیں جو ان کی غیر معمولی اور ہمہ گیر شخصیت کی گواہی بھرتی ہیں۔

ایک بار یہاں شہر کے بس اسٹینڈ کے قریب واقع کربلا سے نیم کی نمولیاں (بیج) اکٹھا کرنے گئے، تو نمولیاں جھاڑو سے اکٹھی کرنے کے بعد جب جھولا بھر کر گھر لے آئے، تو جیسے ہی گھر پر آ کر جھولا کھولا تو دیکھا کہ نمولیوں میں کیڑے چل پھر رہے ہیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ یہ کیڑے اپنے گھروں اور اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گئے ہیں اور فوراً جھولا سائیکل پر لٹکا کر کربلا چلے گئے تاکہ ان کیڑوں کو وہاں واپس چھوڑ آئیں۔

اسی طرح ایک بار وہ گھر سے نماز پڑھنے کے لیے گئے، تو واپس آ گئے اور چینی کے ڈبے سے چینی کی مٹھی بھر کر گھر کے آنگن میں لگے شہتوت کے درخت کے نیچے ڈال دی۔ پوچھنے پر کہنے لگے کہ جب شہتوت کے درخت کے نیچے سے گزر رہا تھا تو ایک کیڑا چینی کا ٹکڑا لیے جا رہا تھا، میرا پاؤں اس سے ٹکرایا تو اس کیڑے کے منہ سے وہ چینی کا ٹکڑا گر گیا۔ اس لیے چینی کی مٹھی یہاں لا کر ڈال دی ہے تاکہ وہ کیڑا یہاں اٹھا کر اپنے مقررہ مقام پر لے جائے۔

ہمارے گھر میں ایک بیری کا درخت ہوا کرتا تھا، تو اس درخت پہ اکثر طوطے آ جاتے اور بیری کے بیروں کو کتر کتر کر اس میں مغز نکالتے اور آنگن میں کچرا پھیلا دیتے۔

تو کچرا کو دیکھ کر میری والدہ نے شور مچا کر طوطوں کو بھگانا اور ڈانٹنا شروع کر دینا تو ابا نے والدہ کو ایسا کرنے سے روکتے ہوئے کہا کہ دراصل ان کا (طوطوں کا) رزق (روزی) ان کے گھر میں لکھا ہوئی ہے۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ اگر کوئی جانور کسی کھیت یا باغ سے کچھ کھا لے تو اس کھیت یا باغ کے مالک کو صدقہ کرنے کا ثواب (پھل) ملتا ہے۔

جی کئی طرح کی دیسی دوائیاں بنایا کرتے تھے۔ اکثر جڑی بوٹیوں کو کونڈی میں پیسنے سے پہلے تھالی میں سکھانے کی غرض سے دھوپ میں رکھ دیتے۔ کئی بار ایسا ہوتا کہ گھر میں موجود بکروں میں سے کوئی بکرا کھونٹے سے کھل ان کی دوا کھا جاتا تو اس پر ابا بھی

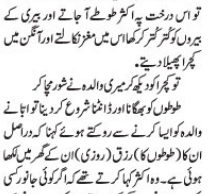

ناراض نہیں ہوتے تھے بلکہ یہی کہتے کہ چلو یہ دوائی شاید ان کی قسمت میں ہی کھانا لکھی ہوئی تھی۔

حق وسچ کی لڑائی چاہے اپنی ہو یا بیگانی، ابا ہمیشہ استقامت ساتھ لڑتے۔ انہوں نے اپنے اصولوں سے کبھی بھی سمجھوتہ نہیں کیا تھا۔ ایک بار جو فیصلہ وہ کر لیتے تو پھر دنیا چاہے ادھر کی ادھر ہو جائے وہ پلٹتے نہیں تھے چاہے اس کے لیے انھیں کوئی بھی قیمت چکانی پڑتی۔

ستر کی دہائی کے آخری سالوں میں ابا کے ساتھ گزارے دنوں کی یادیں تازہ کرتے ہوئے صابر ڈھلوں (سابق چیئرمین امپروومنٹ ٹرسٹ مالیرکوٹلہ) کہتے ہیں کہ انہوں نے ابا کے ساتھ لکڑی کی کٹائی میں بطور معاون کام کیا اور کئی بار ابا کے ایک دیوانی مقدمے کی پیروی کے سلسلے میں ان کے ساتھ پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ بھی گئے۔ چنانچہ اسی حوالے سے ڈھلوں کہتے ہیں کہ پیشی قریب ہونے کی وجہ سے ہم لوگ کچھ دن پہلے ہی ہائی کورٹ کے لیے چل پڑے تھے۔

ہم مالیرکوٹلہ سے لدھیانہ ہوتے ہوئے چنڈی گڑھ گئے۔ جب لدھیانہ بس اسٹینڈ پہنچے تو وہاں نماز ظہر کا وقت ہو گیا تو ابا نے کہا کہ اب ہم نماز پڑھ کر ہی آگے چلیں گے۔ نماز سے پہلے انہوں نے بس اسٹینڈ میں ہی بہ آوازِ بلند اذان دی، اذان کی آواز سن کر وہاں موجود بہت سے سکھ پگڑی والے ڈرائیور اور کنڈکٹر ابا کے ارد گرد جمع ہو گئے تو میں (صابر ڈھلوں) پہلے پہل تو یہ دیکھ کر ڈر گیا کہ اب معلوم نہیں یہ لوگ ابا سے کیا سلوک کریں گے لیکن جب ان سب نے ابا جی کے ساتھ احترام کے ساتھ عقیدت سے پیش آنا شروع کیا تو جیسے میری جان میں جان آئی اور میں نے ایک طرح سے یہ سب دیکھ کر راحت کی سانس لی۔ جس بس کو چنڈی گڑھ جانا تھا وہ تیار کھڑی تھی، ابا نے ڈرائیور سے درخواست کی کہ میں نماز ادا کر لوں ڈرائیور صاحب تھوڑا رک جاؤ ہم آپ کے ساتھ ہی چلیں گے۔ لیکن وہیں بس کا کنڈکٹر ڈرائیور بس کو چلانے کے لیے دوہائی دے رہا تھا تو یہ سب دیکھ کر ڈرائیور نے جیسے ایک فیصلہ کن انداز میں کنڈکٹر سے کہا کہ" آج تو میاں جی کو نماز پڑھوا کر ہی چلیں گے"

اپنے بچپن کے ابتدائی دنوں میں ابا چاہے پانچ چار دن ہی سکول گئے تھے لیکن اس کے باوجود وہ اردو، ہندی، پنجابی اور عربی زبان با قاعدہ پڑھ لیتے تھے۔ پنجابی لکھ بھی لیتے تھے۔ اپنے اس حاصل کردہ علم کے حوالے سے وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ انہوں نے پنجابی اور اردو چلتے پھرتے سیکھی ہے۔ پانچ بہنوں کے اکلوتے بھائی ابا کو شاید لاڈلے پن میں

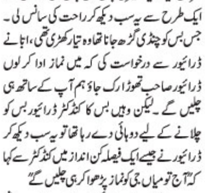

پڑھنے سے ہٹا لیا گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ دادا خدا بخش کا لکڑی کا بڑا کاروبار تھا اور ان دنوں گھر میں دولت کی خوب ریل پیل تھی۔ شاید اسی لیے ابا کو پڑھانے کی طرف زیادہ توجہ نہیں دی گئی تھی اس لیے کہ بعد میں بڑے ہو کر گھر کا کاروبار ہی سنبھالنا تھا۔

دادا کے انتقال کے بعد ابا مقدمہ بازی میں کچھ اس طرح سے الجھے کہ بڑے پیمانے پر لکڑی کا پھیلا ہوا تمام کاروبار جیسے آہستہ آہستہ ختم ہونے کی لگار پہ آ گیا تھا اور ساتھ ہی گھر میں پہلے سے موجود جمع پونجی بھی وکلاء کی موٹی فیسیں ادا کرنے میں آہستہ آہستہ ختم ہوتی گئی۔ دراصل ابا کو جب بھی اپنے کسی وکیل پر مخالف پارٹی ساتھ ملنے کا شک گزرتا تو وہ فوراً اسے چھوڑ کر نیا وکیل کر لیتے۔ میرے خیال میں جتنے وکیل ابا نے کر کر کے چھوڑے ہونگے شاید ہی کسی نے بدلے ہوں۔ بالآخر جب ان کے پاس وکلاء کو دینے کے لیے فیس کے لیے پیسے نہ بچے تو خود ہی اپنے مقدمات کی پیروی کرنے لگے۔

چنڈی گڑھ پہنچ کر سیکٹر 20 کی مسجد میں ابا اور صابر ڈھلوں نے کئی راتیں گزاریں اور کیس کی پیروی خود ہی تیار کی۔ انگریزی میں درج مختلف نمبروں کو صابر ڈھلوں سے پنجابی میں ترجمہ کرایا اور پھر ان پر جرح (بحث) کرنے کی ابا نے خود ہی تیاری کی۔

مقررہ پیشی والے دن جب ابا کو آواز دی گئی تو ابا ہائی کورٹ میں بغیر کسی وکیل کے جج کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔ صابر ڈھلوں بتاتے ہیں کہ اس وقت عدالت میں چیف جسٹس نرولا تھے، جن کی کھلی ہوئی سفید داڑھی کو دیکھ کر ایک فرشتہ کی مانند لگ رہے تھے۔ جب انہوں نے ابا سے پوچھا کہ مشتاق تمہارا وکیل کون ہے؟ تو ابا نے اپنے دائیں ہاتھ کی پہلی انگلی (شہادت والی) آسمان کی طرف کرتے ہوئے کہا کہ میرا وکیل "اللہ" ہے..!۔ اس پر جج نے کہا، کیا؟ اللہ! یہاں خود آ کر بات کرے گا...! تو ابا نے کہا نہیں، اس کی مدد سے میں خود بحث کروں گا۔ اس پر مخالف پارٹی کے دو بڑے نامی وکیل، جو اس وقت عدالت میں موجود تھے، ابا کی بات سن کر جیسے اس کا مذاق اڑانے لگے۔ اس پر جج نے وکیلوں کو ایسا نہ کرنے کی ہدایت کی۔ اس کے بعد ابا نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ جج صاحب! اگر کوئی ملک میں جعلی کرنسی چلائے تو اس کی سزا ہے... اس پہ جج نے کہا اس کی بہت بھاری سزا ہے تو اس کے بعد ابا نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے مطلع کرنے کہ انداز میں کہا کہ میرے مخالفین نے اس کیس میں اپنی طرف سے جعلی نقشہ لگایا ہے... اس کے بعد جج صاحب نے ابا سے نچلی عدالتوں کے فیصلے کی کاپی مانگی، جواباً نے فوراً جج صاحب کے سامنے پیش کر دی۔ اس کے بعد جج نے ابا کو سیٹ پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ "مشتاق، تیرا وکیل بھی میں ہوں اور جج بھی میں ہوں۔" اس کے بعد جج نے تقریباً پونے دو گھنٹہ مخالف وکیلوں سے بحث کی... جبکہ ابا اس انگریزی میں ہو رہی جج و وکلاء کے مابین ہو رہی بحث کو نہ سمجھتے ہوئے بھی غور سے سنتے رہے۔ مذکورہ بحث کے حوالے سے ابا اکثر کہا کرتے تھے کہ" میرے لیے ان کی بحث بالکل سمجھ میں نہیں آ رہی تھی، لیکن جب جج نے کہا کیس ڈسمس" (خارج کر دیا)، تو اس کے بعد دونوں مخالف وکیل جیسے پیشاب کی جھاگ کی طرح چپ چاپ بیٹھ گئے، تو میں سمجھ گیا کہ اب فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس کے بعد جج صاحب اپنے اسٹینو کو فیصلہ لکھوانے لگے اور اسی بیچ مجھ سے مخاطب ہو کر بولے، "مشتاق، میں نے ان کو خرچہ ڈالتے ہوئے خارج کیا ہے، وہاں جا کر ان سے خرچہ وصول کر لینا۔" اس کے بعد جب ابا عدالت سے باہر آئے تو شکرانے کے طور پر اس رب کے حضور سجدے میں گر گئے۔ جب وہ اٹھے تو کئی صحافی ان سے مختلف قسم کے سوالات پوچھ رہے تھے۔

صابر ڈھلوں نے آخر میں ابا کو کسی شاعر اس شعر کے ساتھ خراج پیش کیا کہ

ہم سا مشتاق زمانے میں نہ پاؤ گے کبھی
بہت ڈھونڈو گے چراغ رخِ زیبا لیکر

ویسے ابا سے جڑے اور بہت سے واقعات ہیں، جن کو بیان کرنے اور پڑھنے سے ہمیں درس و تلقین کے ساتھ ساتھ زندگی میں ہمیشہ ثابت قدم رہنے کی ترغیب ملتی ہے، لیکن ابا سے جڑے سب واقعات کو یہاں لکھ پانا ممکن نہیں ہے تو ان شاء اللہ زندگی رہی تو ابا سے وابستہ کچھ اور نئے واقعات لے کر پھر حاضر ہوں گا۔ اللہ حافظ۔

مسلمان ترقی اور خوشحالی کی دوڑ میں کیوں پیچھے ہے؟

عبدالعزیز

مسلمان زندگی کے ہر میدان میں دوسروں سے کیوں پیچھے ہے؟ جب بھی راقم نے اس موضوع پر غور و خوض کیا ہے تو ذہن اکبر الہ آبادی کی ایک مشہور نظم کی طرف منتقل ہو گیا جس میں شاعر نے مسلمانوں کی سستی و کاہلی کی تصویر کشی کی ہے۔ آج بھی ایک سو سال گزرنے کے بعد بھی نظم میں جو بات کہی گئی ہے وہ حرف بہ حرف درست معلوم ہوتی ہے۔

خدا حافظ مسلمانوں کا اکبر
مجھے تو ان کی خوشحالی سے ہے یاس
یہ عاشق شاہد مقصود کے ہیں
نہ جائیں گے ولیکن سعی کے پاس
سناؤں تم کو ایک فرضی لطیفہ
کیا ہے جس کو میں نے زیب قرطاس
کہا مجنوں سے یہ لیلیٰ کی ماں نے
کہ بیٹا تو اگر ایم اے کر لے پاس
تو فوراً بیاہ دوں لیلیٰ کو تجھ سے
بلا دقت میں بن جاؤں تیری ساس
کہا مجنوں نے یہ اچھی سنائی
کجا عاشق، کجا کالج کی بکواس
کجا یہ فطرتی جوشِ طبیعت
کجا ٹھونسی ہوئی چیزوں کا احساس
بڑی بی! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟
ہرن پر لادی جاتی ہے کہیں گھاس؟
یہ اچھی قدر دانی آپ نے کی
مجھے سمجھا ہے کوئی ہر چرن داس؟
دل تو اپنا خون کرنے کو ہوں موجود
نہیں مغز سرکار آماس
یہی ٹھہری جو شرط وصل لیلیٰ
تو استعفا مرا با حسرت و یاس

تقدیر

نا اہل کو حاصل ہے کبھی قوت و جبروت
ہے خوار زمانے میں کبھی جوہر ذاتی
شاید کوئی منطق ہو نہاں اس کے عمل میں
تقدیر نہیں تابع منطق نظر آتی
ہاں، ایک حقیقت ہے کہ معلوم ہے سب کو
تاریخ امم جس کو نہیں ہم سے چھپاتی
ہر لحظہ ہے قوموں کے عمل پر نظر اس کی
براں صفت تیغ دو پیکر نظر اس کی

علامہ اقبال

اسلامی معاشیات کے ایک ماہر نے اپنے ایک مضمون میں ایک وجہ یہ بھی بیان کی ہے کہ مسلمانوں میں معاشی خوشحالی کیلئے کوئی تحریک نہیں چلائی گئی۔ ان کی اس بات میں سچائی کی نظر نہیں آتی کیونکہ تعلیم جو خوشحالی اور ترقی کی ضمانت ہے اس کیلئے گذشتہ نصف صدی سے مسلمانوں کے اندر تعلیم کیلئے کئی تحریکیں مختلف انداز سے چلائی گئیں مگر پڑھنے لکھنے کی طرف اس ملت کے افراد دوسری قوموں کی طرح ابھی بھی مائل نہیں ہیں۔ شرح خواندگی پوری دنیا میں مسلمانوں کے اندر کم ہے جہاں مسلمانوں کی اپنی سرکاریں ہیں وہاں بھی کم و بیش یہی حال ہے۔

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دین کو قصوروار ٹھہراتے ہیں کہ بہت سارے لوگ "تقدیر" کے سہارے زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ جو لوگ بھی یہ بات کہتے ہیں کہ وہ دین اسلام سے واقف نہیں ہیں کیونکہ دین میں محنت و عقل دونوں کی اہمیت سمجھائی گئی ہے۔ قرآن کی کسی آیت یا حدیث کے کسی جملہ یا عبارت کا حوالہ نہیں دیا جا سکتا ہے کہ محنت سے جی چرانا چاہئے یا تقدیر پر بھروسہ کر کے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا چاہئے بلکہ کہا یہ گیا ہے کہ ہاتھ پاؤں ہلانے کے بعد ساری تدبیریں اور کوششیں کرنے کے بعد اللہ پر بھروسہ کرنا چاہئے جب ہی اللہ کی مدد آئے گی۔

اللہ نے اپنی کتاب میں کہا ہے کہ جب کسی کام کا عزم کرو تو سوچ سمجھ کر اور مشورے سے کرو اور اللہ پر مکمل بھروسہ کر کے کرو۔ اللہ پر بھروسہ کرنے سے اللہ کی مدد ملے گی، چستی و توانائی، ہمت اور حوصلہ بڑھے گا کم نہیں ہوگا، سستی اور کاہلی ہاتھ نہیں پکڑے گی، اندیشے اور گھبراہٹ نہیں ہوں گے۔ دین تو سستی و کاہلی کو دفن کرتا ہے، زندہ نہیں کرتا، کاہلی اور سستی تو بے دینی کی دین ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔

"توکل، بے عملی اور تعطل کا کوئی بہانہ اور گوشۂ خمول کا کوئی تکیہ نہیں ہے بلکہ انفرادی و اجتماعی زندگی کی تمام سرگرمیوں میں عزم و عمل کی بنیاد ہے۔"

علامہ اقبالؒ نے جو تقدیر کو بہانہ بناتے ہیں ان کی بات کو رد کرتے ہوئے کہا ہے

ایک آن میں سو بار بدل جاتی ہے تقدیر
ہے اس کا مقلد کبھی ناخوش کبھی خورسند

جو لوگ کام چور ہوتے ہیں وہ کمزور ہوتے ہیں پھر ان کے اندر بے شمار عیوب آہستہ آہستہ جنم لے لیتے ہیں۔ ایسے لوگ محنت اور مشقت سے جی چراتے ہیں اور تقدیر اور قسمت کو کوستے ہیں اور کہتے ہیں "قسمت میں نہیں تھا، قسمت کی بات ہے۔" ایسی بات وہ غلط کرتے ہیں اور خلاف حق کہتے ہیں۔

اگر کوئی طالب علم پڑھتا نہیں ہے، محنت نہیں کرتا، کلاس سے غائب رہتا ہے، ہوم ورک نہیں کرتا اور بار بار وہ امتحان میں فیل (ناکام) ہوتا ہے تو کیا یہ قسمت کی بات ہے یا اس کی کوتاہی اور غفلت کی بات ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ انسان کو اپنی محنت کا پھل نہیں ملتا۔ ملتا ہے بشرطیکہ وہ محنت جی جان سے کرتا ہو اگر بے دلی سے کرتا ہے تو ظاہر ہے اسے کیسے پھل ملے گا۔ دین جو بات سکھاتا ہے وہ یہ ہے کہ کسان ہل چلائے، زمین اچھی طرح ہموار کرے، اچھے بیج کا انتخاب کرے اور کھیت میں بیج بوئے، فصل کی ہر طرح نگہبانی اور نگرانی کرے اور اللہ پر بھروسہ رکھے۔ یہ نہیں ہے کہ بغیر کچھ کئے کسان اللہ پر گھر میں بیٹھے بیٹھے بھروسہ کرے گا اور کھیت میں فصل خود بخود تیار ہو جائے گی یہ اللہ پر بھروسہ کرنے کا غلط مطلب ہے۔ دین کی غلط تعبیر و تشریح سے دینی ذہن نہیں پیدا ہوتا ہے بلکہ بے دینی کا ایسا ذہن پیدا ہوتا ہے جو کسی کام کا نہیں ہوتا ہے نہ دنیا کا نہ آخرت کا۔ دنیا کو آخرت کی کھیتی بتایا گیا ہے۔ تو کھیتی کیسی ہونی چاہئے یہ بات محنت کش کسان یا محنت کش مزدور سے سیکھنا چاہئے اگر کوئی بے محنتی کسان اور بے محنتی مزدور سے سیکھے گا تو اس کیلئے نقصان ہی نقصان ہے۔

میرے خیال سے آج مسلمان ہر دوڑ اور ہر میدان میں پیچھے ہیں تو محض اپنی بے عملی اور کاہلی کی وجہ سے ہے جب تک مسلمان اس مرض میں مبتلا رہے گا نہ اس کے اندر صحت مند سوچ اور سمجھ آئے گی اور نہ جسمانی طور پر تندرست اور توانا رہے گا۔

Mob:9831439068

حکومت نے شمال مشرق کو نظرانداز کیا، اپوزیشن کا الزام

ترقی کے نام پر صرف دعوے زمین پر کچھ نہیں ہے، حکومت صرف شہ سرخیوں پر توجہ دے رہی ہے

نئی دہلی۔(یواین آئی) حکومت پر منی پور اور دیگر شمال مشرقی ریاستوں کے بارے میں لاتعلق ہونے کا رویہ اپنانے کا الزام لگاتے ہوئے اپوزیشن پارٹی نے آج کہا کہ وہاں ترقی کے نام پر صرف دعوے کئے جارہے ہیں اور زمین پر کچھ نہیں ہورہا ہے، جبکہ حکمراں پارٹی نے کہا کہ مودی حکومت صرف منی پور پر توجہ مرکوز نہیں کررہی ہے بلکہ پورے شمال کے لوگوں کو ترقی دینے کے کاموں سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔لوک سبھا میں گرانٹس کے ضمنی مطالبات: سال 2025-26 کے لیے ریاست منی پور کے لیے گرانٹس کے ضمنی مطالبات پر عام بحث میں حصہ لیتے ہوئے کانگریس کے گورو گوگوئی نے آج کہا کہ شمال مشرق ایک حساس خطہ ہے اور لوگوں کے جذبات اس سے جڑے ہوئے ہیں۔منی پور میں لوگ پچھلے دو برسوں سے بندوق کی نوک پر زندگی گزار رہے ہیں لیکن حکومت اس پر توجہ نہیں دے رہی ہے۔اسے منی پور میں امن قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کو منی پور کا دورہ کرنا چاہئے اور وہاں کے لوگوں کے مسائل پر غور کرنا چاہئے اور انہیں جلد از جلد حل کرنے کے لئے اقدامات کرنے چاہییں ۔وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن اراکین بار بار وزیر اعظم کی توہین کرتے ہیں۔ یہ ایک غلط عمل ہے اور مسٹر گوگوئی کو اس کے لیے معافی مانگنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے وزیر اعظم کا احترام کیا جانا چاہیے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ ان کے ساتھ کسی بھی طرح زیادتی نہیں کی جاسکتی۔اسپیکر اوم برلا نے متنبہ کیا کہ غیر متعلقہ باتوں پر بات کرنے کے بجائے اراکین کو ضابطے کے مطابق ایوان میں پیش کئے گئے مسائل پر بات کرنی چاہئے اور صرف انہی مسائل پر بات کی جانی چاہئے جو ایوان میں بحث کے لئے پیش کئے جائیں۔ اگر کوئی رکن موضوع سے ہٹ کر بات کرتا ہے، تو ایک نئے رکن کو بولنے کے لیے بلایا جاسکتا ہے۔

مسٹر گوگوئی نے کہا کہ اگر ہم وزیر اعظم کی پرانی تقریروں کو دیکھیں تو انہوں نے بار بار سابق وزرائے اعظم کی توہین کی ہے۔ انہوں نے امریکہ کے ساتھ تعاون کا معاملہ بھی اٹھایا اور کہا،"اس سے ملک کی معیشت متاثر ہورہی ہے۔ حکومت صرف شہ سرخیوں پر توجہ دے رہی ہے اور زمین پر کیا ہو رہا ہے اس کی فکر نہیں ہے۔ حکومت کو جی ایس ٹی میں اصلاحات لانی چاہئیں لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ مندروں پر بھی ٹیکس لگایا جا رہا ہے، اسکول کی اسٹیشنری اور لباس پر بھی جی ایس ٹی لگایا جارہا ہے اور ایک طرح سے لوگوں کو پریشان کیا جارہا ہے۔ اگر ہم انکم ٹیکس کے معاملے پر نظر ڈالیں تو حکومت نے ایک افسر کو بہت زیادہ اختیارات دے رکھے ہیں، اس لیے وہ چھوٹے چھوٹے کاموں پر بھی لوگوں کو پریشان کررہا ہے اور عام لوگوں کو بھی پریشان کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی بینک میں ہندوستان کی پوزیشن میں بہتری کی باتیں ہوتی رہی ہیں لیکن حقیقت کچھ اور ہے۔ مینوفیکچرنگ گرگئی ہے، پرائیویٹ سیکٹر کی سرمایہ کاری کم ہوگئی ہے اور جن علاقوں میں لوگوں کو روزگار ملنا چاہیے تھا وہاں پرائیویٹ انویسٹمنٹ نہیں ہو رہی اور متوسط طبقے کو کچھ نہیں مل رہا ہے، جس کی وجہ سے یہ طبقہ ہجرت پر مجبور ہورہا ہے، بچے روس جا کر یوکرین کی جنگ میں شامل ہورہے ہیں۔ حکومت کی پالیسیوں کی وجہ سے ملک میں ہجرت کی جو صورتحال ہے اس کی یہ ایک اعلیٰ مثال ہے کہ ملک کے بچے امریکہ جارہے ہیں اور انہیں وہاں کے کیمپوں میں باندھ کر واپس بھیجا جارہا ہے۔ کانگریس کے لیڈر نے کہا ملک میں سرمایہ کاری کم ہورہی ہے۔ حکومت میک ان انڈیا کے نام پر صرف سرخیاں بنا رہی ہے۔ ملک کے دفاعی بجٹ میں اضافہ کیا جانا چاہئے دنیا میں یہ اضافہ ہورہا ہے لیکن ہمارے ملک میں دفاعی بجٹ میں صرف چار فیصد اضافہ ہوا ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت قومی سلامتی پر کتنی توجہ دے رہی ہے۔ مسٹر گوگوئی نے کہا آج منی پور کے لیے گرانٹ کے مطالبات پر بات ہورہی ہے اس لیے وزیر داخلہ امت شاہ اور وزیر اعظم کو چاہیے کہ وہ راج دھرم کی پیروی کریں اور منی پور جائیں اور منی پور میں پچھلے ڈیڑھ سال سے جاری بحران کو حل کریں۔" بی جے پی کے بپلب دیب نے کہا کہ مودی حکومت شمال مشرق میں امن اور ترقی کے لیے لگن سے کام کررہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج اگر ہم تریپورہ یا کسی اور ریاست کا نام لیں گے تو لوگوں کو پتہ چل جائے گا کیونکہ لوگ مسٹر مودی کی وجہ سے اس جگہ کے بارے میں جاننا شروع ہوگئے ہیں۔ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے جس کا مسٹر مودی نے تصور کیا ہے، 20 ہزار کروڑ روپے کا منصوبہ بنایا گیا ہے اور اس سے شمال مشرق کو بہت فائدہ ہوگا۔حکومت نے شمال مشرق میں جو ترقیاتی کام شروع کیے ہیں اس سے شمال مشرق کے ہر فرد کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ان کی حکومت نے شمال مشرقی خطے کی ترقی کے لیے بے مثال اقدامات کیے ہیں۔انہوں نے کہا کہ مودی حکومت کی طرف سے بیٹیوں کے لیے کئے گئے اقدامات سے شمال مشرق کے غریبوں کو فائدہ ہو رہا ہے اور وہاں کے غریبوں کو اب اپنی بیٹی کی شادی کے اخراجات اٹھانے میں پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ آج میڈیکل کی تعلیم علاقائی زبانوں میں دی جارہی ہے اور ایم بی بی ایس کی نشستوں کی تعداد میں اضافہ کیا جارہا ہے تاکہ معاشرے کے ہر طبقے کے بچے ڈاکٹر بن سکیں۔انہوں نے کہا کہ اگر ہم شمال مشرق کی کسی بھی ریاست کو دیکھیں تو مودی حکومت نے وہاں ترقی کے لیے ایک نئی توانائی پیدا کی ہے اور شمال مشرقی ترقی کی وزارت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے قائم کی گئی ہے کہ کوئی بھی خطہ ترقی سے محروم نہ رہے۔

والدین سے زیادہ بچے پیدا کرنے کا مطالبہ غیر دانشمندانہ اور غلط

ہندوستان کی آبادی پہلے ہی زیادہ ہے، ترجیح بچوں کی صحت اور غذائیت ہونی چاہیے، نہ کہ تعداد بڑھانا: پی چدمبرم

نئی دہلی: سابق مرکزی وزیر خزانہ پی چدمبرم نے آندھرا پردیش کے رکن پارلیمنٹ کالی سیٹی اپالا نائیڈو کی جانب سے تیسرا بچہ پیدا کرنے والی خواتین کو 50 ہزار روپے نقد اور لڑکا پیدا ہونے پر گائے دینے کے اعلان پر سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ چدمبرم نے اس اقدام کو غیر دانشمندانہ اور غلط قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ ہندوستان کے مستقبل کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ ہندوستان پہلے ہی دنیا کا سب سے زیادہ آبادی والا ملک بن چکا ہے اور اب اس کی آبادی میں استحکام دیکھا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق، اقوام متحدہ کی رپورٹ بتاتی ہے کہ ہندوستان کی آبادی 2062 تک اپنے عروج پر پہنچے گی، جس کے بعد اس میں کمی شروع ہوجائے گی۔ چدمبرم نے مزید کہا کہ ابھی ہمارے پاس 37 سال کا وقت باقی ہے اور اس دوران والدین کو زیادہ بچوں کی حوصلہ افزائی کرنا گزشتہ 70 برسوں کی ترقی کو پلٹ دینے کے مترادف ہوگا۔ انہوں نے زور دیا کہ ملک کو اس وقت جن چیلنجز کا سامنا ہے، ان میں زیادہ بچوں کی پیدائش کو فروغ دینا شامل نہیں ہے۔ ان کے بقول، اصل توجہ زچگی کے دوران اموات کی شرح کو کم کرنے، بچوں کو ابتدائی پانچ برسوں میں بہتر غذائیت اور نگہداشت فراہم کرنے پر ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آبادی میں اضافے کی بجائے معیار زندگی کو بہتر بنانا ترجیح ہونی چاہیے۔

واضح رہے کہ آندھرا پردیش کے ویزیناگ رام سے تعلق رکھنے والے تیلگو دیشم پارٹی (ٹی ڈی پی) کے رکن پارلیمنٹ کالی سیٹی اپالا نائیڈو نے حال ہی میں اعلان کیا تھا کہ تیسرا بچہ پیدا کرنے والی خواتین کو 50 ہزار روپے کی نقد رقم دی جائے گی۔ اس کے علاوہ، اگر بچہ لڑکا ہوا تو خاتون کو ایک گائے بھی بطور تحفہ دی جائے گی۔ اس اعلان کا مقصد آبادی میں اضافے کو فروغ دینا بتایا جا رہا ہے، لیکن اسے کئی حلقوں سے تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ چدمبرم نے اس اقدام کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ہندوستان جیسے ملک میں، جہاں وسائل پہلے ہی محدود ہیں، آبادی کو بڑھانے کی ترغیب دینا معاشی اور سماجی مسائل کو مزید گھمبیر بنا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ چند دہائیوں میں ہندوستان نے آبادی پر قابو پانے کے لیے جو کوششیں کیں، وہ اس طرح کے اقدامات سے ضائع ہوسکتی ہیں۔ ان کا موقف ہے کہ حکومت اور معاشرے کو مل کر بچوں کی بہتر پرورش اور صحت پر توجہ دینی چاہیے، نہ کہ ان کی تعداد بڑھانے پر۔

ٹکراؤ سے بچنے کے لیے ایس جی پی سی نے مختصر تقریب منعقد کی: پرتاپ سنگھ

امرتسر۔(یواین آئی) تخت سری کیس گڑھ صاحب کے نئے جتھیدار کا چارج سنبھالنے کے بارے میں پھیلائی جارہی جھوٹی خبروں پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے شرومنی گرودوارہ پربندھک کمیٹی کے سکریٹری پرتاپ سنگھ نے منگل کے روز کہا کہ موجودہ پنتھ کی صورتحال کے پیش نظر اندرونی تنازعہ سے بچنے کے لیے جتھیدار کا چارج سنبھالنے کی تقریب مختصر طور پر منعقد کی گئی تھی۔ مسٹر پرتاپ سنگھ نے کہا کہ شرومنی کمیٹی سکھ تنظیموں کا احترام کرتی ہے اور سکھوں کے درمیان کوئی تنازعہ نہیں چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گیانی کلدیپ سنگھ کی حلف برداری کی تقریب 10 مارچ کو ہونی تھی، لیکن کچھ نہنگ سنگھ تنظیموں کے احتجاج اور انتظامیہ کی جانب سے ماحول کو خراب کرنے کی اطلاعات کی وجہ سے تقریب کو روک دیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ گیانی کلدیپ سنگھ صبح تخت سری کیس گڑھ صاحب پہنچے تھے اور تخت صاحب کے ہیڈ گرنتھی نے سری گرو گرنتھ صاحب جی کی موجودگی میں دعا کرنے کے بعد انہیں پنج پیارے صاحبان نے پگڑی پیش کی۔ اس کے بعد سنگھ صاحب سجدہ ریز ہونے کے لیے تخت سری کیش گڑھ صاحب پہنچے اور فجر کے وقت پہلی دعا میں شرکت کی۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ تخت سری کیس گڑھ صاحب میں ہولا محلہ قومی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے اور ان تقریبات میں تخت سری کیس گڑھ صاحب کے جتھیدار کی موجودگی لازمی ہے۔ اس کے پیش نظر افتتاحی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ انہوں نے عقیدت مندوں سے اپیل کی کہ وہ گمراہ کن پروپیگنڈے سے ہوشیار رہیں۔

گلمرگ فیشن شو پروگرام کے منتظمین اور سہولیت کار ہمارے ہی معاشرے کا حصہ ہیں: میر واعظ

سری نگر۔(یواین آئی) ام المومنین حضرت خدیجتہ الکبریٰ (رض) کے یوم وصال کی مناسبت سے آستانہ عالیہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی (رح) خانیار سرینگر میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے میر واعظ مولوی محمد عمر فاروق نے دین اسلام کی اس خاتون اول کو ان کی عظیم قربانیوں کیلئے زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ میر واعظ نے ماہِ رمضان میں خود احتسابی اور کردار سازی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ قرآن وسنت ہمیں جو اقدار، اخلاق اور اصول سکھاتے ہیں، ان کی روشنی میں اپنی اصلاح پر توجہ مرکوز کرنا انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے اجتماعی ذمہ داری پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ذاتی اصلاح پہلا قدم ہے لیکن دوسرا قدم ایک ایسا معاشرہ تعمیر کرنا ہے جو نقصان دہ اثرات سے پاک ہو، یا کم از کم ان کے خلاف مزاحمت کرنے کی صلاحیت اور جرات رکھتا ہو۔ گلمرگ میں پیش آئے افسوسناک واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے، میر واعظ نے کہا کہ اگرچہ حکام اپنی ذمہ داری سے بری الذمہ نہیں ہوسکتے، لیکن یہ حقیقت بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا کہ اس پروگرام کے منتظمین اور سہولت کار بھی ہمارے ہی معاشرے کا حصہ ہیں، اور انہیں اپنے اعمال کا جواب دینا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ایسے افراد کو یہ سمجھنا چاہیے کہ محض منافع کے حصول کے لیے معاشرے کے دینی و ثقافتی تشخص کو نقصان پہنچانا ایک خطرناک رجحان ہے، جو ہمارے اس قیمتی ورثے کو کمزور کرتا ہے، جو ہمیں سیدھے راستے پر گامزن رکھنے کا ذریعہ ہے۔ ان کے مطابق ہمیں "ترقی" اور "جدیدیت" کے نام پر ان سرگرمیوں کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کشمیر کو قدرتی خوبصورتی اور نایاب دستکاریوں سے نوازا ہے، جو اس کے باشندوں کے لیے باعزت روزگار کا ذریعہ ہیں۔ میر واعظ نے ہوٹل مالکان اور سیاحت سے وابستہ افراد کو تلقین کی کہ وہ اس حوالے سے ذمہ داری کا ثبوت دیں اور ایسے اقدامات سے گریز کریں جو وادی کے ورثے کو مالی مفادات کی خاطر نقصان پہنچائے۔ اس موقعہ پر انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنے دین اور اقدار سے جڑے رہے، تاکہ ہمارا معاشرہ مضبوط، مستحکم اور اخلاقی اصولوں پر قائم رہے۔

مذہبی مقامات پر لاؤڈ اسپیکر کی نگرانی پولیس کی ذمہ داری: فڈنویس

ممبئی۔(یواین آئی) مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے اسمبلی میں بیان دیا کہ مذہبی مقامات پر لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی نگرانی اور قواعد کی خلاف ورزی روکنا مقامی پولیس کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اگر کسی علاقے میں اس حوالے سے شکایات موصول ہوئیں تو متعلقہ پولیس افسران کو جواب دہ ٹھہرایا جائے گا۔ اسمبلی میں بی جے پی ایم ایل اے دیویانی فراندے نے مذہبی مقامات پر لاؤڈ اسپیکر کے غیر قانونی استعمال اور اس سے پیدا ہونے والے شور کی وجہ سے عوامی سکون میں خلل کے مسئلے کو اٹھایا۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ اس معاملے میں سپریم کورٹ کے فیصلے پر عمل درآمد نہیں ہورہا۔ اسی دوران بی جے پی ایم ایل اے اتل بھاتکھلکر نے کہا کہ ان کے علاقے میں صبح کے وقت مذہبی مقامات سے بلند آواز میں لاؤڈ اسپیکر بجائے جاتے ہیں، جس سے شہریوں کی نیند متاثر ہوتی ہے۔ جب اس بارے میں مقامی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی جاتی ہے تو معاملہ محض آلودگی کنٹرول بورڈ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت اس سلسلے میں مؤثر اقدامات کرے۔ وزیر اعلیٰ فڈنویس نے کہا کہ مذہبی مقامات پر لاؤڈ اسپیکر کے حجم کی حد مقرر کی گئی ہے اور اس کی نگرانی کے لیے مقامی پولیس اسٹیشنز کو متحرک کیا جارہا ہے۔

دہشت گردی اور علیحدگی پسندی کے باعث نارتھ ایسٹ ترقی کی دوڑ میں چار دہائی پیچھے رہ گیا: شاہ

نئی دہلی۔(یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے منگل کو کہا کہ تمام خصوصیات سے لیس ہونے کے باوجود شمال مشرق میں الجھن اور تنازع پیدا کرکے دہشت گردی اور علیحدگی پسندی کھڑی کردی گئی جس کی وجہ سے یہ خطہ ترقی کے معاملے میں چار دہائیاں پیچھے چلا گیا مسٹر شاہ نے یہاں طلباء کے تبادلے کے پروگرام کے ایک حصے کے طور پر دارالحکومت آئے شمال مشرقی ریاستوں کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شمال مشرق ہندوستانی ثقافت کا ایک انمول زیور ہے اور یہ ثقافت کو مالا مال کرنے والی وراثت سے لیس ہے۔ انہوں نے کہا، "نارتھ ایسٹ میں سیاحت کے نقطہ نظر سے پوری دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی صلاحیت ہے۔ نیز، شمال مشرق میں ہندوستان کے سب سے زیادہ آئی کیو والے نوجوان ہیں اور سب سے زیادہ محنتی قبائل ہیں۔ شمال مشرق میں 220 سے زیادہ قبائلی گروہ، 160 سے زیادہ قبائل، 200 سے زیادہ بولیاں اور زبانیں، 50 منفرد قسم کے تہوار اور 30 سے زیادہ رقص کی شکلیں پوری دنیا میں مشہور ہیں۔" انہوں نے کہا کہ اتنی خصوصیات کے باوجود یہ خطہ ترقی میں پیچھے رہ گیا کیونکہ ایک وقت تھا جب دہشت گردی اور علیحدگی پسندی کو طرح طرح کے ابہام اور تنازعات پیدا کرکے پیش کیا جاتا تھا۔ انہوں نے کہا، "تشدد، بندش، منشیات، ناکہ بندی اور علاقائیت نے ہمارے شمال مشرق کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ اس نے ہمارے شمال مشرق کو نہ صرف ملک سے بلکہ شمال مشرقی ریاستوں کو بھی ایک دوسرے سے ذہنی طور پر الگ تھلگ کرنے کا کام کیا۔ اس کے نتیجے میں ہمارا شمال مشرق 40 سال تک ترقی کے معاملے میں پیچھے رہ گیا اور اس میں سب سے بڑی رکاوٹ دہشت گرد اور علیحدگی پسند گروپ تھے۔"

مرکزی وزیر داخلہ نے کہا کہ جب بھی ان کی پارٹی کی حکومت آئی، اس نے شمال مشرق کو ترجیح دی۔ انہوں نے کہا کہ اس سے پہلے اتنے بڑے اور پسماندہ علاقے کے لیے کوئی الگ وزارت نہیں تھی لیکن یہ اٹل بہاری واجپائی کی حکومت میں قائم ہوئی تھی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے مرکزی حکومت کے ہر پروگرام میں شمال مشرق کو مرکزی نقطہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت کی سب سے بڑی حصولیابی یہ ہے کہ اس نے شمال مشرق اور باقی ہندوستان کے درمیان فاصلے کو کم کیا ہے۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ شمال مشرق میں ہر ریاستی دارالحکومت 2027 تک ریل، ہوائی اور سڑک کے نیٹ ورک سے منسلک ہوجائے گا۔ وزیر اعظم مودی نے نہ صرف کنیکٹوٹی بڑھا کر شمال مشرق کو ہندوستان کے دیگر حصوں سے جوڑا بلکہ جسمانی فاصلے کے ساتھ ساتھ دلوں کے فاصلوں کو بھی ختم کرنے کا کام کیا۔ مودی حکومت نے شمال مشرق کو ہر منصوبے کے مرکز میں رکھ کر اور وہاں کے ہر باغی گروپ کے ساتھ یکے بعد دیگرے بات چیت کرتے ہوئے ان کے مسائل سنے، انہیں سمجھے اور ان کے ساتھ معاہدے کرنے اور انہیں مرکزی دھارے میں لانے کا کام کیا۔" مرکزی وزیر داخلہ نے کہا کہ شمال مشرق اس وقت امن کا تجربہ کررہا ہے۔ 2004 سے 2014 کے درمیان نارتھ ایسٹ میں مشرق میں تشدد کے 11 ہزار واقعات ہوئے، جب کہ 2014 سے 2024 کے درمیان یہ تعداد تقریباً 70 فیصد کم ہوکر 3428 ہوگئی۔ سیکورٹی فورسز کی ہلاکتوں میں 70 فیصد اور عام شہریوں کی ہلاکتوں میں 89 فیصد کمی آئی ہے۔ انہوں نے کہا مودی حکومت نے تمام انتہا پسند گروپوں کے ساتھ مودی حکومت نے معاہدے کیے اور تقریباً 10500 سے زیادہ باغی ہتھیار ڈال کر قومی دھارے میں شامل ہوچکے ہیں۔ گزشتہ 10 برسوں میں حکومت نے باغی گروپوں کے ساتھ 12 اہم معاہدے کئے ہیں۔ ایک بھارت شریشٹھ بھارت کے نعرے کے تحت حکومت نے شمال مشرق کی زبانوں، بولیوں، ثقافت، ملبوسات، روایتی رقص اور فنون کو عزت اور تحفظ فراہم کیا اور 10,000 سے زیادہ لوگوں سے خود سپردگی کرا کر پورے شمال مشرق میں امن کا ماحول پیدا کیا۔

اسٹارلنک ایئرٹیل کے ساتھ ہندوستانی بازار میں داخل ہوگا

نئی دہلی۔(یواین آئی) ٹیلی کام سروس فراہم کنندہ کمپنی بھارتی ایئرٹیل نے اپنے صارفین کو امریکی صنعت کار ایلون مسک کی کمپنی اسٹارلنک کی تیز رفتار انٹرنیٹ خدمات فراہم کرنے کے لیے اسپیس ایکس کے ساتھ معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ منگل کے روز یہاں جاری بیان میں اس کا اعلان کرتے ہوئے، ایئرٹیل نے کہا کہ یہ ہندوستان میں یہ پہلا معاہدہ ہے، جس کے تحت اسپیس ایکس کو ہندوستان میں اسٹار لنک کو فروخت کرنے کی اجازت حاصل ہوگی۔ ایئرٹل اور اسپیس ایکس، ایئرٹیل کے ریٹیل اسٹورز پر اسٹارلنک کے آلات کی پیشکش، ایئرٹیل کے ذریعے تجارتی صارفین کو اسٹارلنک کی خدمات، کمیونٹیز، اسکولوں اور صحت کی نگہداشت کے مراکز کو جوڑنے کے مواقع، اور بہت کچھ، یہاں تک کہ ہندوستان کے دیہی علاقوں میں بھی تلاش کریں گے۔ دونوں کمپنیاں یہ دریافت کریں گی کہ اسٹارلنک ایئرٹیل نیٹ ورک کو بڑھانے میں کس طرح مدد کرسکتا ہے۔ ایئرٹیل نے کہا کہ وہ صارفین پر مرکوز خدمات پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے جدید ٹیکنالوجی کا فائدہ اٹھا کر جامع اور قابل اعتماد کنیکٹیویٹی اور ڈیجیٹل حل فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔

دہلی: آنند وِہار میں جھگی میں لگی شدید آگ، 3 مزدوروں کی زندہ جل کر دردناک موت

نئی دہلی۔ دہلی کے آنند وہار میں پیر کی دیر رات ایک دردناک حادثہ پیش آیا۔ یہاں ایک مزدوروں کے ٹنٹ میں آگ لگنے کی وجہ سے تین لوگوں کی زندہ جل کر موت ہوگئی۔ تینوں مہلوکین اتر پردیش کے باندا اور اوریا کے رہنے والے تھے اور یہاں آئی جی ایل میں کیزوئل مزدور کے طور پر کام کر رہے تھے۔ آنند وہار پولیس اسٹیشن میں دیر رات 2:42 بجے منگلم روڈ واقع جھگی میں آگ لگنے کی اطلاع دی گئی۔ روٹری کلب آفس اور نالے کے بغل میں ڈی ڈی اے پلاٹ پر آئی جی ایل کے 4 ملازمین ٹنٹ میں رہتے تھے۔ رات میں قریب 11 بجے 30 سال کے جگی (باندا)، 40 سالہ شیام سنگھ (اوریا)، 37 سالہ کانتا پرساد (اوریا) اور کیلاش سنگھ (غازی آباد) ٹنٹ میں سو گئے تھے۔ ٹنٹ کی روشنی کے لیے وہ ڈیزل والی ڈبیا جلاتے تھے اور اسے کولر اسٹینڈ پر رکھ دیتے تھے۔ ٹنٹ میں ایک عارضی گیٹ تھا جسے وہ بلاک کردیتے تھے۔ حادثے میں زندہ بچے نتن سنگھ نے کہا کہ شیام سنگھ نے رات دو بجے ٹنٹ میں آگ دیکھی۔ شیام سنگھ نے ہی اسے جگایا۔ شیام سنگھ نے لاک کھول کر نکلنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہیں ہوا۔ نتن کا کہنا ہے کہ وہ ٹنٹ سے نکلنے میں کامیاب رہا، لیکن باقی لوگ نہیں نکل سکے۔ جگی، شیام سنگھ اور کانتا کی ٹنٹ میں ہی جل کر موت ہوگئی۔ نتن سنگھ معمولی طور پر آگ کی زد میں آئے۔ آگ لگنے سے ایک گیس سلنڈر میں بھی دھماکہ ہوگیا۔ فائر بریگیڈ کی گاڑیوں نے جائے حادثہ پر پہنچ کر آگ پر قابو پایا۔ کرائم اور ایف ایس ایل ٹیم نے موقع پر جاکر جانچ کی۔ مہلوکین کی لاش کو اسپتال میں پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔ پولیس پورے معاملے کی جانچ میں لگ گئی ہے۔

بی جے پی حکومت خواتین کے خلاف مظالم سے متعلق سوالات سے گریز کرتی ہے: کانگریس

نئی دہلی۔(یواین آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت بیٹیوں کو تحفظ فراہم کرنے کی صرف بات ہی کرتی ہے جبکہ سچائی یہ ہے کہ یہ پارٹی عصمت دری کے واقعات میں ملوث اپنے لوگوں کو بچانے کا کام کرتی ہے مہیلا کانگریس کی صدر الکا لامبا نے منگل کو یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ حکومت ہمیشہ خواتین کے خلاف مظالم سے متعلق سوالات سے بچنے کی کوشش کرتی ہے اور اپنے لوگوں پر لگے داغ کو صاف کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ انہوں نے آسٹریلیا میں رہنے والے اور عصمت دری کے الزام میں گرفتار ایک شخص کا نام لیا اور کہا کہ ان کی مسٹر مودی کے ساتھ بہت سی تصاویر ہیں۔ انہوں نے کہا، "ہم مسٹر مودی سے پوچھتے ہیں کہ ان کی جتنی تصاویر اس شخص کے ساتھ ہیں۔ کیا اتنی ہی تصاویر انصاف کی التجا کرنے والی خواتین کے ساتھ ہیں؟ ان کے پاس جنگل سفاری پر جانے کا وقت ہے، لیکن ان کے پاس منی پور جانے کا وقت نہیں ہے۔ ملک میں پارلیمنٹ کا اجلاس چل رہا ہے، لیکن مسٹر مودی سیر پر ماریشس گئے ہیں۔ بالیش دھنکھر کے معاملے پر بی جے پی کو جواب دینا پڑے گا۔ یہ کوئی پہلا معاملہ نہیں ہے بلکہ ایسے کئی کیسز ہیں۔" مہیلا کانگریس کی صدر نے کہا،" ماس ریپسٹ پرجول ریونا جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہے، کیونکہ کرناٹک میں کانگریس کی حکومت ہے۔ بی جے پی کے سابق ایم پی برج بھوشن شرن کے خلاف دہلی پولیس کارروائی نہیں کرپا رہی ہے کیونکہ بی جے پی اس پر دباؤ ڈال رہی ہے۔ گجرات میں بی جے پی کا ایک وزیر دلت خاتون کی عصمت دری کرتا ہے، لیکن اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ بالآخر ہائی کورٹ کے حکم کے بعد اس کے خلاف ایف آئی آر درج کی جاتی ہے۔ گجرات، ہریانہ اور کرناٹک کی بیٹیاں اور خواتین مسٹر مودی سے انصاف مانگ رہی ہیں لیکن وہ خاموش ہیں۔" انہوں نے دعویٰ کیا کہ بالیش دھنکھر مسٹر مودی کے آسٹریلیا کے دوروں کا انتظام کرتا رہا۔ اس کا مطلب ہے کہ مسٹر مودی بالیش دھنکھر کے بارے میں سب کچھ جانتے تھے، پھر بھی خاموش ہیں۔ بی جنسی ہراسانی اور عصمت دری کے جن معاملات میں بی جے پی لیڈروں کے ملوث ہونے کے الزام لگتے ہیں جے پی کے لوگ ان کو بچاتے رہے ہیں۔

ہندوستان نے گزشتہ 10 برسوں میں شعبہ صحت میں نمایاں ترقی کی ہے: لیفٹیننٹ گورنر

سری نگر۔(یواین آئی) جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے منگل کے روز کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان نے گزشتہ دس برسوں میں شعبہ صحت میں نمایاں ترقی کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عوام کو معیاری اور سستی طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے سرکاری اور نجی شعبے کے درمیان قریبی تعاون کو فروغ دینا ضروری ہے۔ ان باتوں کا اظہار ایل جی نے اریراج موتیہاری بہار میں شری بیرندر رائے ہسپتال کا افتتاح کرنے کے موقع پر کیا۔ لیفٹیننٹ گورنر نے آنجہانی شری بیرندر رائے کے اہل خانہ اور ہسپتال سے وابستہ تمام افراد کو مبارک بادی جو جدید طبی ٹیکنالوجی کے ذریعے خصوصی طبی خدمات فراہم کرے گا۔ انہوں نے کہا، "شری بیرندر رائے جی کے کنبے نے اس معزز ادارے کو عوامی خدمت اور نگہداشت کے لئے وقف کیا ہے۔ میں شری راجیو کمار، ڈاکٹر سنجیو کمار اور ان کے کنبے کو ان کی وقف خدمات کے لئے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔" لیفٹیننٹ گورنر نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں بھارت نے گزشتہ 10 برسوں میں شعبہ صحت میں نمایاں ترقی کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا، "ہماری طبی ٹیکنالوجی اور علاج کے جدید طریقے دُنیا کے بہترین معیار میں شمار ہوتے ہیں اور ہمارے طبی ماہرین نے اعلیٰ مہارت کا مظاہرہ کیا ہے جس سے وہ ترقی یافتہ ممالک کے معروف طبی اداروں کا مقابلہ کررہے ہیں۔" لیفٹیننٹ گورنر نے مزید زور دیا کہ صحت کے ابھرتے ہوئے چیلنجوں کے پیش نظر خصوصی طبی افرادی قوت کی ترقی پر خاص توجہ دینی چاہیے اور عوام کو معیاری اور سستی طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے سرکاری اور نجی شعبے کے درمیان قریبی تعاون کو فروغ دینا ضروری ہے۔ اُنہوں نے کہا، "اب ہمیں صحت سہولیات کو دُور دراز علاقوں تک بڑھانے اور لوگوں کو سستی طبی خدمات فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے جبکہ صحت کے تمام شعبوں میں معیاری خدمات کو یقینی بنانا ضروری ہے۔"

تمل ناڈو میں نئی تعلیمی پالیسی کو نافذ کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ نہیں، مرکزی فنڈ روکنا غیر منصفانہ ہے: ڈی ایم کے

نئی دہلی۔(یواین آئی) نئی تعلیمی پالیسی کے معاملے پر تمل ناڈو اور مرکزی حکومت کے درمیان جاری کشمکش کے درمیان ریاست میں حکمراں دراوڑ منیترا کزگم (ڈی ایم کے) کی رہنما کنی موزی این وی این سومو نے آج راجیہ سبھا میں کہا کہ ریاستی حکومت نے اس پالیسی سے متعلق ایک کمیٹی تشکیل دی ہے اور اسے نافذ کرنے یا نہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اس لئے مرکز کے ہاتھوں ریاست کا پیسہ روکا جانا مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے واضح کیا ہے کہ ریاست میں تین زبانوں کی پالیسی کو نافذ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ تمل ناڈو 1930 سے ریاست میں ہندی زبان کے نفاذ کے خلاف احتجاج کررہا ہے اور وزیر اعلیٰ نے واضح کیا ہے کہ مرکزی حکومت کو ریاست میں ہندی اور سنسکرت کو مسلط کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ وزارت تعلیم کے کام کاج پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے محترمہ سومو نے کہا کہ تمل ناڈو نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے کہ آیا قومی تعلیمی پالیسی کو نافذ کیا جائے یا نہیں۔ اب اس سلسلے میں ایک کمیٹی بنادی گئی ہے، اس لیے اس نام پر مرکزی فنڈ روکنا نامناسب ہے۔ محترمہ کنی موزی نے مرکزی حکومت پر ریاستوں کی خود مختاری کو کم کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت نے این ای ای ٹی جیسے امتحانات ریاستوں پر عائد کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمل ناڈو میں 1960 سے دو زبانوں کی پالیسی رائج ہے جس کے اچھے نتائج برآمد ہوئے ہیں اور ملک میں نئے معیارات قائم ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمل ناڈو نے آبادی پر قابو پانے کے پروگرام کو اچھی طرح سے نافذ کیا لیکن اب اسے حد بندی کے عمل میں سزا دی جارہی ہے۔ ڈی ایم کے کی رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ پی ایم شری اسکیم کو نافذ کرنے کے نام پر مرکزی فنڈ جاری کرنے کی پالیسی غیر منصفانہ ہے۔

'حجاب پہنیں مسلم مرد، رنگ سے بچی رہے گی ٹوپی'

یوگی حکومت کے وزیر رگھوراج سنگھ کا مسلمانوں سے متعلق متنازعہ بیان

علی گڑھ:11 مارچ (پی این ایس) اترپردیش حکومت میں وزیر رگھوراج سنگھ نے ہولی سے متعلق متنازعہ بیان دیا ہے۔ یوگی حکومت میں لیبر اینڈ سروس پلاننگ ڈپارٹمنٹ کے وزیر مملکت رگھوراج سنگھ نے کہا ہے کہ انہیں حجاب پہننا چاہئے تاکہ ان کی ٹوپی اور جسم محفوظ رہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہولی میں جس کو رنگ سے بچنا ہے، وہ ترپال کا حجاب پہنیں، جیسے مسلم خواتین پہنتی ہیں۔ ویسے ہی مرد بھی پہنیں تاکہ ان کی ٹوپی اور جسم بچا رہے، ورنہ وہ گھر پر رہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہولی میں رخنہ اندازی کرنے والوں کی تین جگہ ہیں، جیل یا ریاست چھوڑ دیں، ورنہ یمراج کے پاس اپنانام لکھوادیں۔ رگھوراج سنگھ یہیں نہیں رکے۔ انہوں نے علی گڑھ واقع علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) میں مندر کی تعمیر کے مطالبے کی حمایت کی۔ رگھوراج سنگھ نے یہ بھی کہا کہ اے ایم یو میں مندر بنے گا، ان لوگوں کو اکثریتی طبقے کا احترام کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اے ایم یو میں رام مندر بنے، اس کا مطالبہ کرتا ہوں۔ اگر مندر کی تعمیر ہوتی ہے تو سب سے پہلی اینٹ میں رکھوں گا۔ وہاں مندر کے لئے اپنا سب کچھ نچھاور کرسکتے ہیں۔

واضح رہے کہ اس بار رمضان کا دوسرا جمعہ اور ہولی ایک ہی دن ہے۔ اس سے متعلق سنبھل میں سی او انوج چودھری نے بیان دیا تھا کہ ہولی سال میں ایک بارآتی ہے اور جمعہ 52 بارآتا ہے۔ ایسے میں جس کو رنگ سے پریشانی ہے، وہ گھر میں رہیں۔ سنبھل سی او کے اس بیان کے بعد سے ہی ردعمل کا سیلاب آگیا۔ وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بھی سنبھل کے سی او کے بیان دوہراتے ہوئے کہا کہ افسر پہلوان ہے، پہلوان کی طرح بولے گا۔ یوگی حکومت میں وزیر گلابو دیوی نے بھی سنبھل کے سی او انوج چودھری کے بیان کی حمایت کرتے ہوئے ہفتہ کے روز کہا تھا کہ ہر مذہب کے تہوار پُرامن طریقے سے ہونے چاہئے اور اس میں کسی طرح کی فرقہ واریت نہیں ہونی چاہئے۔ گلابو دیوی نے کہا کہ بی جے پی کی حکومت ہمیشہ یہی چاہتی ہے کہ چاہے 12 تہوار آئیں یا ہمارا ایک تہوار آئے، سبھی کو پُرامن طریقے سے منایا جانا چاہئے۔ معاشرے میں ہم آہنگی اور اتحاد کا جذبہ ہونا چاہئے۔

ہولی کے موقع پر دارالعلوم دیوبند کی اپیل

مسلمان بلاوجہ گھروں سے نہ نکلیں

سہارنپور:11 مارچ (پی این ایس) مشہور عالم دین مولانا قاری اسحاق گورا نے لوگوں سے ہولی اور جمعہ کے دن امن اور ہم آہنگی برقرار رکھنے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دارالعلوم دیوبند نے تمام طبقات بالخصوص مسلمانوں سے ہولی کے دن تحمل اور امن برقرار رکھنے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہولی کے دن تمام مسلمان جمعہ کی نماز صرف اپنی قریبی مساجد میں ادا کریں۔ اس کے بعد گھر میں رہ کر دعا کریں۔ انہوں نے کہا کہ بغیر کسی خاص ضرورت کے باہر نکلنے سے گریز کریں۔ کوئی غلط فہمی پیدا نہ کریں۔ مولانا گورا نے کہا کہ ہمارا ملک مختلف برادریوں اور طبقات پر مشتمل ہے، جہاں ہر ایک کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی ہے۔ ایسے میں مسلمانوں کو اپنے اخلاق و عمل سے اسلامی تعلیمات کا بہترین نمونہ پیش کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ دارالعلوم نے تمام مسلمانوں سے درخواست کی ہے کہ وہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے امن اور بھائی چارے کو برقرار رکھیں، تاکہ معاشرے میں امن قائم ہو۔ ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے دین اور عمل پر اطمینان کے ساتھ عمل کرے۔ اس بار ہولی 14 مارچ یعنی جمعہ کو ہے۔ ایسے میں یہ اپیل اس لیے کی جارہی ہے تاکہ کسی کو اپنی عبادت کے طریقہ کار اور تہوار کو منانے میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنانہ کرنا پڑے۔ مختلف مذہبی رہنماؤں نے بھی ایسی ہی اپیلیں کی ہیں۔ پولس انتظامیہ بھی لوگوں کو مسلسل آگاہ کررہی ہے، تاکہ ہولی کے دن کسی کو پریشانی کا سامنانہ کرنا پڑے۔

قرآن کریم ہمیں سچائی کا راستہ دکھاتے ہوئے ہماری رہنمائی کرتا ہے: مقررین

محمدی مسجد میں تراویح کے دوران قرآن کریم مکمل، خصوصی دعاء میں بڑی تعداد میں لوگوں نے حصہ لیا

امروہہ۔ محمدی مسجد بازار رزاق تراویح میں گزشتہ شب قرآن کریم مکمل کر لیا گیا جسکے بعد خصوصی دعاء کرائی گئی جسمیں بڑی تعداد میں لوگوں نے حصہ لیا۔ قاری فیاض الدین اور قاری محمد انس نے قرآن کریم مکمل کرایا۔ اس دوران دعاء کے موقع پر حافظ حضرات نے ملک کی ترقی خوشحالی اور ملت کے لیے دعاء کرائی اور قرآن کریم کی عظمت اور اس ماہ مبارک میں رحمتوں کے نزول پر روشنی ڈالی۔ اس دوران اظہار خیال پیش کرتے ہوئے اُردو ادب سوسائیٹی کے صدر کوثر علی عباسی نے کہا کہ ماہ مبارک کریم اللہ کی جانب سے ہم سب پر ایک انعام ہے۔ ہم سب کو استغفار کرنے کا موقع ہے۔ ہمیں اس ماہ مبارک میں زیادہ سے زیادہ استغفار کرتے ہوئے عبادت الٰہی کرنی چاہیے، قرآن کے سلسلہ میں انہوں نے کہا کہ قرآن پاک ہمارے لیے راہ ہدایت ہے۔ سابق چیئرمین حاجی اقرار احمد انصاری نے کہا کہ قرآن میں ہر مسائل کا حل موجود ہے۔ مسلم کمیٹی امروہہ کے سابق صدر اور ادارہ نشریات امروہہ کے صدر حاجی نسیم احمد خان

نے کہا کہ اللہ ہمیں آئندہ سال بھی اسی طرح عمل انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس دوران اقبال احمد خان، آصف قریشی، عادل خان، اقرار ممبر، اسرار ایڈوکیٹ، عاقب خان، اکمل خان، صابر صدیقی، سجاد احمد، سلام احمد و دیگر افراد کثیر التعداد میں شریک تھے۔

پیلی بھیت: ہاتھیوں نے گیہوں فصل کو برباد کیا

پیلی بھیت:11 مارچ (یو این آئی) اترپردیش پیلی بھیت ٹائیگر ریزرو کے نزدیک نیپال کی شکلا پھنٹا سینچری سے آیا ہاتھیوں کے جھنڈ ٹائیگر ریزرو کے جنگل میں موجود ہے۔ الزام ہے کہ وہ گیہوں کی فصل بڑے پیمانے پر برباد کررہے ہیں۔ مقامی افراد کا الزام ہے کہ یہ ہاتھی رات میں جنگل سے نکل کر آس پاس کے کھیتوں میں داخل ہوجاتے ہیں۔ سرسا سرداہ گاؤں میں ان ہاتھیوں نے گیہوں کی فصل کو نقصان پہنچایا ہے۔

خود پر اعتماد ہو تو کامیابی ممکن ہے: ڈاکٹر سیما سنگھ

جو طلباء مسلسل محنت کرتے ہیں وہ ضرور کامیاب ہوتے ہیں: ڈاکٹر داؤد احمد، جے۔ آر۔ ایف کوالیفائیڈ طالبہ علیشا رضوی اور نیٹ کوالیفائیڈ طالبہ بشریٰ خاتون کو شیلڈ سے نوازا گیا

بارہ بنکی، (ابو محمد انصاری) محمود آباد میں طلباء کے چہروں پر خوشی دیکھنا چاہتی ہوں اور یہ خوشی طلباء کے چہروں پر تب آتی ہے جب وہ کسی بھی امتحان یا مقابلے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ مذکورہ خیالات کا اظہار پرنسپل ڈاکٹر سیما سنگھ نے فخرالدین علی احمد گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج محمود آباد ضلع سیتاپور کے شعبہ اردو کے زیر اہتمام تقریری و غزل کے مقابلے کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ طلباء کو خود پر اعتماد ہونا چاہیے، اپنے آپ پر یقین ہو تو کامیابی ممکن ہے۔ شعبہ اردو کے صدر ڈاکٹر داؤد احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ جو طلبہ مسلسل محنت کرتے ہیں وہ یقیناً کامیاب ہوتے ہیں۔ شعبہ اردو اور کالج کی جانب سے، میں JRF اور NET کوالیفائیڈ طالبات علیشا رضوی اور بشریٰ خاتون کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔

علیشا رضوی اس وقت خواجہ معین الدین چشتی لسان یونیورسٹی، لکھنؤ میں بطور ریسرچ اسکالر پی ایچ ڈی کررہی ہیں۔ ڈاکٹر منتظر قائمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ علیشا رضوی اور بشریٰ خاتون بہت ہونہار طالبات ہیں۔ ان کو دیکھ کر دیگر طلبہ میں بھی جوش و جذبہ بیدار ہوگا۔ ڈاکٹر سنجیوا گروال نے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا پیغام دینے والا نغمہ پیش کیا۔ شعبہ اردو کے زیر اہتمام تقریری مقابلے میں نور علی نے اول، امیر حمزہ نے دوم اور شانا بانو نے سوم پوزیشن حاصل کی جبکہ غزل کے مقابلے میں امیر حمزہ نے اول، نور علی نے دوم اور مریم نے سوم پوزیشن حاصل کی۔ مقابلوں کے حکم پروفیسر امیہ کمار اور ڈاکٹر آر پی سنگھ تھے۔ تقریب کی نظامت سابق طالب علم احمد سعید حرف نے کی۔ اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر سنت رام سنگھ، ڈاکٹر رویش کمار وغیرہ موجود رہے۔

دس رمضان: حضرت خدیجہ کی یاد میں ہوئی اجتماعی قرآن خوانی و محفل

گورکھپور، منگل کو صبح تڑکے چشتیہ مسجد بخشی پور میں اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پاک بیوی ام المومنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یاد میں اجتماعی قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا، مدرسہ رضائے مصطفیٰ ترکمان پور میں بھی محفل منعقد ہوئی، بتاتے چلیں کہ دس رمضان کو ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یوم وصال ہے۔ چشتیہ مسجد بخشی پور کے امام مولانا محمود رضا قادری نے کہا کہ حضرت خدیجہ بہت بلند کردار، عابدہ و زاہدہ ہیں، حضرت خدیجہ نے غربا مساکین کی مدد کی، آپ ایک تاجرہ تھیں، اپنی تجارت سے ملنے والی کمائی کو آپ غریب، یتیم، بیوہ اور ضرورت مندوں پر خرچ کرتیں، دنیا بھر کی خواتین میں آپ ایک نمایاں مقام رکھتی ہیں، تاریخ انسانیت میں حضرت خدیجہ کی خدمات زریں حروف سے لکھنے کی مستحق ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والی خوش نصیب خاتون ہیں، خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ہی کی صاحب زادی ہیں۔ مدرسہ رضائے مصطفیٰ ترکمان پور کے استاد قاری محمد انس رضوی نے کہا کہ حضرت خدیجہ کا مکہ شریف میں بہت بڑا کاروبار تھا، ان کا کاروبار مختلف ممالک میں پھیلا ہوا تھا، حضرت خدیجہ کے نقوش حیات پر چل کر خواتین اپنی دنیا و آخرت دونوں سنوار سکتی ہیں، حضرت خدیجہ نے پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق، کردار، محنت، لگن اور ایمان داری سے متاثر ہو کر نکاح کا پیغام بھیجا، جسے انہوں نے قبول کر لیا، نکاح کے وقت پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری عمر مبارک 25/ سال جب کہ حضرت خدیجہ کی عمر 40/ سال تھی، وہ اس وقت بیوہ بھی تھیں، حضرت خدیجہ پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی بیوی اور مسلمانوں کی پاک ماں ہیں۔ محفل کے آخر میں صلاۃ و سلام پڑھ ملک میں امن امان اور بھلائی کی دعائیں مانگی گئیں۔ محفل میں اقرار احمد، نواب احمد، اجن قریشی، اسلم، فضیل، رضوان کریم، فیضان علی، عاطف علی، بالو وغیرہ موجود رہے۔

رحمت کا عشرہ ختم، مغفرت کا شروع

منگل کی شام رحمت کا عشرہ ختم ہو گیا، ماہ رمضان کا دسواں روزہ و پہلا عشرہ عشرۂ رحمت اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں بیتا، روزہ داروں نے روزہ، نماز، تلاوت، تسبیح، خیرات و زکوٰۃ کے ذریعہ راضی کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی، تہجد، اشراق، چاشت، صلاۃ التسبیح و صلاۃ الاوابین وغیرہ نمازیں ادا کی گئیں، دس دن تک رحمت الٰہی کے خاص جلوے سایہ فگن رہے، نیکیوں میں خوب اضافہ ہوا، حسینی جامع مسجد بڑگوں میں نماز تراویح کے دوران ایک قرآن پاک مکمل ہوا، حافظ قرآن کو تحائف سے نوازا گیا۔ وہیں منگل کی شام سے رمضان المبارک کا دوسرا عشرہ عشرۂ مغفرت شروع ہو گیا، اس عشرہ میں روزہ داروں کی پوری کوشش رہے گی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کثرت سے مغفرت طلب کریں، جیسے جیسے عید قریب آرہی ہے بازار کی رونق میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ حافظ غلام جیلانی بتاتے ہیں کہ تیس دنوں تک چلنے والے اس مقدس رمضان کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، رمضان کا پہلا عشرہ مغفرت، دوسرا رحمت اور تیسرا جہنم سے آزادی کا ہے، گویا یہ مہینہ رحمت، مغفرت اور آزادیٔ جہنم کے لیے خاص ہے، رحمت، مغفرت اور جہنم سے آزادی کے سچے امیدوار جنہوں نے عبادت و ریاضت میں رمضان المبارک گزارا انہیں اس انعام کی خوشی میں عید منانے کا موقع ملے گا۔

افطار کی دعا روزہ کھولنے کے بعد پڑھنی چاہیے: علما

منگل کو رمضان ہیلپ لائن نمبر 9454674201 پر سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا، لوگوں نے زکوٰۃ، فطرہ، صدقات، روزہ نماز وغیرہ سے متعلق دینی سوال کیے، علما نے قرآن و سنت کی روشنی میں ان کا جواب دیا۔

1. سوال: افطار کی دعا کب پڑھنی چاہیے؟
جواب: افطار کی دعا روزہ کھولنے کے بعد پڑھنی چاہیے، پہلے بسم اللہ کر کے روزہ کھول لیں اس کے بعد افطار کی دعا پڑھیں۔

2. سوال: کیا جسم کے کسی حصے سے خون نکل جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟
جواب: نہیں! صرف خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، ہاں اگر منہ کے کسی حصہ سے خون نکلا اور حلق کے نیچے اتر گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

3. سوال: کیا زکوٰۃ کے پیسوں سے افطار کرا سکتے ہیں؟
جواب: نہیں! زکوٰۃ کے پیسوں سے افطار نہیں کرا سکتے، ہاں ان پیسوں کا راشن وغیرہ خرید کر کسی مستحق کو اس کا مالک بنا دیں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

اٹاوہ: کسان کے قتل میں دو سگے بھائیوں کو عمر قید

اٹاوہ11 مارچ (یو این آئی) اترپردیش کے ضلع اٹاوہ کی ایک عدالت نے کسان کے قتل کے معاملے میں دو سگے بھائیوں کو عمر قید اور دس ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ پراسیکیوشن کے مطابق فریقین کے دلائل سننے کے بعد ضلع جج چون پرکاش کی عدالت نے عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ اٹاوہ ضلع بھرتھنا علاقے کے نگلا چت گاؤں 22 مارچ 2023 کو راجیش یادو نامی کسان کا دھاردار ہتھیار سے کاٹ کر اس کے ہی گھر سے گھس کر قتل کردیا گیا تھا۔ اس معاملے میں راجیش کی بیوی مادھوری نے سنجیو یادو عرف ٹونی اور منوج یادو عرف پانڈے کے خلاف دفعہ 302 میں مقدمہ درج کرایا تھا۔ تفتیشی افسر انچارج انسپکٹر تھانہ بھرتنا ن بہادر نے شواہد کی بنیاد پر قتل کے ملزمین کے خلاف چارج شیٹ عدالت میں پیش کی۔ منگل کو ضلع جج چون پرکاش نے قتل کے اس معاملے میں دونوں سگے بھائیوں کو عمر قید کی سزا سناتے ہوئے دس۔ دس ہزار روپے کا جرمانہ عائد کیا ہے۔

علیگڑھ: بنگلہ دیشیوں کی دراندازی کا انکشاف، 4 گرفتار

علی گڑھ:11 مارچ (پی این ایس) اترپردیش کے انتہائی حساس ضلع علی گڑھ میں ایک بار پھر بنگلہ دیشی دراندازوں کے گھسنے کی خبر سامنے آئی ہے، جس کے بعد پولیس انتظامیہ میں ہلچل مچ گئی۔ فوری کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے چار بنگلہ دیشی شہریوں کو گرفتار کر لیا۔ پولیس کی تفتیش میں ان کے بھارت میں داخل ہونے اور آگرہ کے راستے علی گڑھ پہنچنے کی تصدیق ہوئی ہے۔ یہ پورا معاملہ علی گڑھ کے تھانہ ٹپپل کے نئی بستی علاقے کا ہے، جہاں پولیس نے چار بنگلہ دیشی شہریوں کو گرفتار کیا ہے۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے بھارت کی سیکیورٹی میں دراندازی کر کے ملک میں غیر قانونی طریقے سے داخلہ لیا اور آگرہ کے راستے علی گڑھ کے ٹپپل علاقے میں رہائش کے لیے جگہ تلاش کرر ہے تھے۔ یہ گرفتاری پولیس کو مخبر سے ملی اطلاع کے بعد عمل میں آئی۔ چاروں ملزمان کے پاس سے جعلی آدھار کارڈ اور بھارتی سم کارڈ برآمد کیے گئے ہیں۔ پولیس نے گرفتارشدگان کو جیل بھیج دیا ہے اور معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے۔ ایس پی رورل امریت جین نے بتایا کہ علی گڑھ کے تھانہ ٹپپل پولیس نے چار بنگلہ دیشی شہریوں کو گرفتار کیا ہے، جن میں تین مرد اور ایک خاتون شامل ہیں۔ گرفتارشدگان میں مقصود خان، محمد توفیق، محمد صابر اور سائرہ شامل ہیں۔ ان سبھی نے بغیر ویزا اور پاسپورٹ کے بنگلہ دیش سے بھارت میں داخل ہوکر علی گڑھ کے ٹپپل علاقے میں قیام کیا تھا۔ پولیس نے ان کے پاس سے جعلی آدھار کارڈ اور موبائل سم کارڈ بھی برآمد کیے ہیں۔ چاروں ملزمان کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا ہے اور مزید قانونی کارروائی جاری ہے۔ علی گڑھ میں اس سے قبل بھی مختلف مقامات سے کئی روہنگیا مسلمانوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ کئی ہندو تنظیموں نے ان کی گرفتاریوں کے حق میں آواز اٹھائی تھی۔ پولیس نے گزشتہ دنوں کئی غیر قانونی طور پر رہائش پذیر افراد کو گرفتار کر کے جیل بھیجا تھا۔ اب ایک بار پھر گرفتاریوں کے بعد پولیس پورے ضلع میں موجود غیر قانونی روہنگیا شہریوں پر نظر رکھے ہوئے ہے اور یہ جاننے کی کوشش کر رہی ہے کہ یہ لوگ علی گڑھ کی حدود میں کیسے اور کس طریقے سے داخل ہور ہے ہیں؟ اس سلسلے میں پولیس مکمل تفتیش کر رہی ہے۔

سنبھل جامع مسجد کے باہر پینٹ کرنے میں کیا حرج ہے

الہ آباد ہائی کورٹ کا اے ایس آئی سے سوال

پریاگ راج:11 مارچ (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے آج اے ایس آئی سے سنبھل جامع مسجد کی بیرونی پینٹنگ سے متعلق حلف نامہ طلب کیا۔ عدالت نے اے ایس آئی سے پوچھا کہ کیا سفیدی کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اور اگر ایسا ہے تو باہر سے پینٹ کروانے میں کیا حرج ہے۔ عدالت نے ایڈوکیٹ جنرل سے کہا ہے کہ وہ کلکٹر اور مسجد کمیٹی کے درمیان سال 1927 میں کیا گیا معاہدہ فراہم کریں۔ ہائی کورٹ بدھ 12 مارچ کو اس کیس کی دوبارہ سماعت کرے گا۔ اس دوران ہائی کورٹ نے اے ایس آئی سے کہا ہے کہ وہ سفیدی کے حوالے سے اپنی رپورٹ الگ سے پیش کریں گے۔ اس کے ساتھ مسجد کے اندر جانے کی ضرورت نہیں۔ ہائی کورٹ کے حکم پر سنبھل جامع مسجد احاطے میں صفائی کا کام کیا گیا ہے۔ رنگ کاری اور پینٹنگ کے معاملے میں اے ایس آئی کی رپورٹ پر سنبھل جامع مسجد کی انتظامی کمیٹی نے اعتراض درج کیا تھا۔ آج اے ایس آئی نے بھی اپنا جواب داخل کیا۔ اس کے علاوہ، عدالت نے پہلے سے گزرے ہوئے عبوری حکم کو تب تک بڑھا دیا ہے۔ یہ حکم جسٹس روہت رنجن اگروال نے دیا ہے۔ گزشتہ تاریخ کو انتظامی کمیٹی کی جانب سے سینئر ایڈوکیٹ ایس ایف اے نقوی اور ایڈوکیٹ ظہیر اصغر نے اے ایس آئی کی رپورٹ کے جواب میں اعتراضات کے ساتھ حلف نامہ جمع کرایا تھا ایڈوکیٹ جنرل اجے کمار مشرا، ریاستی حکومت کے چیف اسٹینڈنگ کونسل کنال روی سنگھ اور اے ایس آئی کی جانب سے منوج کمار سنگھ نے ضمنی حلف نامہ داخل کیا تھا۔ انہوں نے بتایا تھا کہ عدالت کی ہدایت کے مطابق صفائی کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ انتظامی کمیٹی کے وکیل نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

پروفیسر محمد محسن خان کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا پرووائس چانسلر مقرر کیا گیا

علی گڑھ:11 مارچ (پی این ایس) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ کامرس کے پروفیسر محمد محسن خان کو یونیورسٹی کا پرووائس چانسلر مقرر کیا گیا ہے۔ یہ تقرری فوری طور پر اگلے احکامات تک نافذ العمل رہے گی۔ اس وقت محمد محسن خان یونیورسٹی کے فنانس آفیسر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ پروفیسر محسن خان کے پرو وائس چانسلر کی تقرری کی اطلاع رجسٹرار محمد عمران کی جانب سے جاری نوٹس کے ذریعے دی گئی ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ شعبہ کامرس کے پروفیسر۔ محسن خان اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں تین دہائیوں سے زیادہ کا تجربہ رکھنے والے ایک ممتاز ماہر تعلیم، محقق اور منتظم ہیں۔ وہ یونیورسٹی میں مختلف اہم عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ وہ 2014 سے 2016 تک فیکلٹی آف کامرس کے ڈین اور 2016 سے 2019 تک کامرس ڈیپارٹمنٹ کے چیئرمین رہے۔ تین سال سے زائد عرصے تک یونیورسٹی کے پراکٹر کے طور پر کام کیا اور اس وقت فنانس آفیسر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ پروفیسر خان نے درجنوں تحقیقی مقالے شائع کیے ہیں اور کئی کتابیں اور مونوگراف لکھے ہیں۔ محسن خان نے قومی اور بین الاقوامی سطح پر منعقد ہونے والی مختلف کانفرنسوں، سیمینارز اور سمپوزیا میں بطور چیئرمین اور اسپیکر شرکت کی۔ پروفیسر خان نے کئی بڑے تحقیقی منصوبوں کی قیادت کی ہے، جن میں "دی نیو مڈل کلاس: امپیکٹ آن دی گروونگ انڈین اکانومی اینڈ کنزیومر مارکیٹ - اے اسٹڈی آف دہلی اینڈ این سی آر" (2017-19) انڈین کونسل آف سوشل سائنس ریسرچ (ICSSR) کے زیر اہتمام ہے۔ اپنے دور میں وہ یونیورسٹی میں کئی انتظامی عہدوں پر فائز رہے۔ ان میں یونیورسٹی گیس سروس کے ممبر انچارج اور یونیورسٹی سوئمنگ کلب کے صدر کے طور پر ان کے کردار شامل ہیں۔ ایک ماہر تعلیم کے طور پر، وہ انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ سطحوں پر تدریس میں شامل رہے ہیں اور ان کی مہارت کے شعبے انٹر پرینیورشپ، بینکنگ، فنانس، مالیاتی ادارے اور مارکیٹس ہیں۔

سینئر صحافی حاجی فیروز خان کو صدمہ، خواہر نسبتی کا انتقال

دیوبند 11/ مارچ (فیروز خان) سینئر صحافی الحاج فیروز خان کی خواہر نسبتی اور شاہنواز خان کی اہلیہ قمر جہاں کا منگل کی صبح تقریباً چھ بجے قریب 65 سال کی عمر میں دیوبند کے محلہ پٹھانپورہ میں واقع اپنی رہائش گاہ پر انتقال ہوگیا۔ مرحومہ نہایت نیک سیرت، عبادت گزار، تقویٰ و پرہیز گاری کی حامل خاتون تھیں۔ ان کی دینی اور اخلاقی خوبیوں کی وجہ سے خاندان اور برادری میں انہیں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ ان کے انتقال پر عزیز و اقارب اور خاندان میں غم کا ماحول بنا ہوا ہے۔ مرحومہ کی نماز جنازہ بعد نماز عصر مدرسہ اسلامیہ اصغریہ دیوبند میں ہزاروں نم آنکھوں کے درمیان ادا کی گئی۔ بعد ازاں تدفین سکندر شیر شاہ قبرستان میں عمل میں آئی۔ مرحومہ اپنے پیچھے دو بیٹوں اور تین بیٹیوں کو سوگوار چھوڑ گئی ہیں، جو ان کے لیے صدقہ جاریہ بننے کی دعا کر رہے ہیں۔ ان کے انتقال سے اہلِ خانہ کو گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ حاجی محمد فیروز خان نے تمام مدارس کے ذمہ داران، علماء کرام اور عوام سے مرحومہ کے لیے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی اپیل کی ہے۔ اس موقع پر شہزاد خان، امجد خان، ایشان خان، مہتاب خان، ببلو، اعظم، واصل خان، سمیر احمد، محمد ثارم خان، خالد خان، واحد خان، شکیل انصاری، گلشیر، نسیم انصاری ایڈوکیٹ، تحسین خان ایڈوکیٹ، ماجد خان، محمد شاداور نور خان سمیت بڑی تعداد میں احباب و متعلقین موجود تھے۔

نوئیڈا میں جی ایس ٹی کے ڈپٹی کمشنر سنجے سنگھ کی خودکشی، اہلیہ نے سسٹم کو ٹھہرایا ذمہ دار

نوئیڈا:11 مارچ (پی این ایس) اترپردیش میں نوئیڈا میں جی ایس ٹی محکمہ کے ڈپٹی کمشنر سنجے سنگھ کی خودکشی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ 59 سال کے سنجے سنگھ نے اچانک اپنی ہی سوسائٹی کی 15 ویں منزل سے کود کر اپنی جان دے دی۔ اس واقعہ کے بعد علاقے میں سنسنی کا ماحول ہے۔ خودکشی کا یہ معاملہ تھانہ سیکٹر 113 علاقے کے سیکٹر 75 واقع ایپکس ایتھینا سوسائٹی میں پیش آیا۔ بتایا جاتا ہے کہ سنجے سنگھ کینسر کے مرض میں مبتلا تھے اور طویل عرصے سے ڈپریشن کا شکار تھے۔ موقع پر پہنچی پولیس نے ان کی لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ پولیس کے مطابق پیر کی صبح 11 بجے اطلاع ملی کہ ایپکس ایتھینا سوسائٹی میں سنجے سنگھ نے 15 ویں منزل سے کود کر خودکشی کرلی۔ 15 ویں منزل میں جہاں سے کودے، وہاں پر ٹیرس گارڈن ہے۔ واقعہ کے وقت گھر پران کی اہلیہ موجود تھیں اور دونوں بیٹے گھر سے باہر تھے۔ پولیس نے موقع پر فارینسک ٹیم بلاکر جانچ کی۔ پنچ نامہ بھر کر لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھجوایا گیا۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کرانے کے بعد خاندان والوں کو سونپ دیا گیا۔ ادھر سنجے سنگھ کی اہلیہ اپرنا نے اپنے شوہر کی خودکشی واقعہ کے بعد ایک ویڈیو جاری کیا ہے۔ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ ان کے شوہر کینسر سے متاثر تھے لیکن آخری اسٹیج پر نہیں تھے۔ انہوں نے اپنے علاوہ سسر سمیت دو دیگر لوگوں کا کینسر کا علاج کرایا تھا۔ اپرنا نے اپنے شوہر کی موت کے لیے کام کے دباؤ کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ اپرنا سنگھ نے میڈیا کو بتایا کہ سنجے سنگھ پر کام کا بہت زیادہ دباؤ تھا۔ انہیں ایک اضافی چارج بھی دیا گیا تھا، جس سے وہ اور بھی زیادہ پریشان رہنے لگے تھے۔ اپرنا سنگھ نے صاف طور پر کہا کہ جو بھی تھا اس بیچ کہیں نہ کہیں ان کا ایک دماغی دباؤ تھا۔ شاید اس کو ہمارے محکمہ کے لوگ سمجھ پائیں گے۔ اپرنا نے کہا کہ ہمیں اس سے کوئی ڈر نہیں تھا کہ ان کو کچھ ہونے والا ہے۔ یہ جو چیزیں ہوئیں یہ بالکل بھی عام نہیں تھیں۔ کہیں نہ کہیں وہ آپ کو یہ جو سسٹم ہے، وہ اس سسٹم کے شکار ہوئے ہیں۔ اگر اس بات کا کوئی جواب دینے کو تیار ہے تو مجھ سے بات کرسکتا ہے۔

اجتماعی کوششوں سے تقریب کامیابی کی چوٹی تک پہنچی

مہا کمبھ کی تنظیم ہندوستان کے ہزاروں سال پرانے ورثے کا حصہ ہے: یوگی

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اجتماعی کوششوں سے کوئی بھی تقریب کامیابی کی چوٹی تک پہنچ سکتی ہے۔ جب ہم اجتماعی کوششوں کو مثبت جذبات کے ساتھ دیکھتے ہیں تو یہ معاشرے کے لیے ایک تحریک بن جاتی ہے۔ معاشرہ آگے بڑھتا ہے۔ مہا کمبھ کی تنظیم ہندوستان کے ہزاروں سال پرانے ورثے کا حصہ ہے۔ مہا کمبھ-2025 نے ہندوستان اور بیرون ملک سے ہزاروں عقیدت مندوں اور سیاحوں کو راغب کیا۔ یہ ایک ناقابل تصور، ناقابل فراموش اور شاندار لمحہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ان کی خوش قسمتی ہے کہ انہیں اس تقریب سے قریب سے جڑنے کا موقع ملا۔

وزیر اعلیٰ آج یہاں نیوز چینل بھارت سماچار کے زیر اہتمام مہا کمبھ-2025 کے صفائی کارکنوں کی اعزازی تقریب میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے صفائی کارکنوں پر پھول نچھاور کئے اور انہیں اعزاز سے نوازا۔ انہوں نے کہا کہ اکثر کام مکمل ہونے کے بعد ہر شخص اپنے راستے پر آگے بڑھتا ہے۔ جیسے جیسے وقت گزرتا ہے سنگ بنیاد بھول جاتے ہیں۔ صفائی کے کارکنوں نے مہا کمبھ-2025 کی بنیاد کو مضبوط کرنے کی کوشش کی۔ نتیجے کے طور پر، پریاگ راج میں مہا کمبھ کی عظیم الشان اور الہی تنظیم ممکن ہوئی۔ مہا کمبھ کے صفائی کارکنوں کی اعزازی تقریب کے انعقاد کے لئے بھارت سماچار کو مبارکباد دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کے بعد یہ پہلا میڈیا ادارہ ہے جس نے مہا کمبھ کے صفائی کارکنوں کو مبارکباد دی ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سینکڑوں سالوں سے ملک سے باہر رہنے والے ہندوستانیوں میں مہا کمبھ میں نہانے کی شدید خواہش تھی۔ ان کی یہ امید پریاگ راج مہا کمبھ سے پوری ہوئی۔ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا اور برطانیہ سمیت دنیا کے مختلف ممالک سے لوگ اپنے بوڑھے والدین کو مہا کمبھ کے درشن کے لیے لے جانے کے لیے مسلسل رابطہ کر رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں پریاگ راج میں عقیدت مندوں کی تعداد 66 کروڑ 30 لاکھ سے زیادہ ہو گئی۔ جو بھی مہا کمبھ میں آیا، اس نے یہاں کی صفائی اور سیکورٹی کی ضرور تعریف کی۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کے ویژن کے مطابق مہا کمبھ کا انعقاد عقیدت مندوں کے ضمیر کو تسکین دینے والا ہے۔ اس اطمینان کا پیمانہ صفائی اور حسن سلوک تھا۔ مہا کمبھ میں تعینات ہر ملازم کو ہر حال میں عقیدت مندوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی تربیت دی گئی۔ مہمانوں کا احترام ہمارے لیے فخر کی بات ہے۔ لیکن اگر کسی کے اپنے گھر میں کچھ اضافی لوگ آجائیں تو افراتفری کا ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔ مہا کمبھ میں کروڑوں عقیدت مندوں نے شاندار انتظامات کے ساتھ عقیدہ کا مقدس غسل کیا۔ مکر سنکرانتی پر 3.5 کروڑ سے زیادہ عقیدت مندوں نے غسل کیا۔ پوش پورنیا پر 1.5 کروڑ عقیدت مند آئے تھے۔ 28، 29 اور 30 جنوری کو تین دنوں میں 15 کروڑ عقیدت مند پریاگ راج پہنچے۔ ماگھ پورنیا کے دن، تقریباً 2 کروڑ عقیدت مندوں نے سنگم میں مقدس ڈبکی لی اور فضیلت حاصل کی۔ 13 جنوری سے 26 فروری تک کوئی بھی دن ایسا نہیں گزرا جب 1 کروڑ لوگوں نے عقیدہ نہ لیا ہو۔ یہ تعداد ظاہر کرتی ہے کہ مہا کمبھ میں شاندار غسل کے لیے ملک اور دنیا بھر سے عقیدت مند بے حد پرجوش تھے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مہا کمبھ میں نہا کر عوام ان لوگوں کو منہ توڑ جواب دے رہے ہیں جو اس کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ ریاستی حکومت کی طرف سے یہ یقینی بنانے کی کوشش کی گئی کہ سنگم غسل کے لیے آنے والے عقیدت مندوں کو زیادہ پیدل نہ جانا پڑے۔ 05 ہزار ایکڑ رقبہ پارکنگ کے لیے مختص کیا گیا تھا۔ عقیدت مندوں کی بڑی تعداد کی وجہ سے پارکنگ کی جگہیں بھری ہوئی تھیں۔ جس کی وجہ سے گاڑیوں کو دوسری جگہوں پر کھڑا کرنے کا انتظام کیا گیا تھا، اس لیے عقیدت مندوں کو کچھ زیادہ پیدل چلنا پڑا۔ اس نے پیدل چل کر ماں گنگا، ماں جمنا اور ماں سرسوتی کے سنگم میں مقدس ڈبکی لگائی اور فضیلت حاصل کی اور نظام کو اپنا آشیرواد دینے کے بعد اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہ سناتن دھرم کے اظہار تشکر کا احساس ہے۔ بھارت سماچار صفائی کے ان کارکنوں کا اعزاز دے کر اس جذبات کا اظہار کر رہا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تمام عقیدت مندوں کو مہا کمبھ ایونٹ کو اپنا گھر سمجھ کر شرکت کرنی چاہیے۔ سال 2019 کے کمبھ میں تقریباً 24 کروڑ عقیدت مندوں نے حصہ لیا۔ مہا کمبھ-2025 میں تین گنا زیادہ عقیدت مند آئے۔ اس نے آج تک انسانیت کا سب سے بڑا روحانی اور مذہبی اجتماع بن کر ملک و دنیا کو بہت کچھ دیا ہے۔ یہ کراؤڈ مینجمنٹ کی ایک بہت اچھی مثال سمجھی جا سکتی ہے۔ اس تقریب کے ذریعے ایمان اور معاش کا شاندار سنگم دیکھنے کو ملا۔ بہت سے لوگوں کی زندگیوں میں تبدیلی آئی ہے۔ کوئی بھی عقیدت مند جب پریاگ راج آیا تو اس کی نیت وہیں پوری ہوگئی۔ مہا کمبھ اپنا انمٹ نشان چھوڑے گا اور آنے والی نسلوں کو نئی ترغیب فراہم کرے گا۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم نے نمامی گنگے ※ پروگرام کے ذریعے ملک کی ندی ثقافت کو بحال کرنے کا کام کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تقریب کی تکمیل کے بعد، انہوں نے 27 فروری کو پریاگ راج میں ماں گنگا کا شکریہ ادا کرنے کے لیے صفائی پروگرام میں حصہ لیا۔ ماں گنگا اور ماں جمنا کی صفائی کے لیے مہم چلائی گئی۔ درشن اور پوجن کے پروگرام کے بعد، 'شرمیو جیتے' کے جذبے کے ساتھ کام کرنے والے صفائی ستھرائی کے کارکنوں کے تئیں اظہار تشکر کرنے کے لیے، انہوں نے ان کی عزت افزائی کی اور ان کے ساتھ لنچ کیا۔ ان کی کم از کم اجرت کے مطالبے کو پورا کرنے کے لیے جلد ہی اس پر عمل درآمد کے انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ اس دوران صفائی ملازمین کو بونس دینے کا بھی اعلان کیا گیا۔

وزیر اعلیٰ نے صفائی اور کنٹریکٹ ورکرز سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ ہر صورت حال کا سامنا کرتے ہوئے اپنے بچوں کو ضرور تعلیم دیں۔ اگر کسی وجہ سے آپ میں کوئی برائی پیدا ہوگئی ہے تو اپنے بچوں کو اس سے دور رکھیں اور انہیں اسکول بھیجیں۔ کوئی کام چھوٹا یا بڑا نہیں ہوتا۔ انسان کی سوچ اسے چھوٹا یا بڑا بناتی ہے۔ خالص نیت کے ساتھ کام کرنا خدا کی عبادت کرنا ہے۔ سنت روی داس جی نے کرما سادھنا کو اہمیت دیتے ہوئے کہا تھا کہ "اگر ذہن پاک ہے تو گنگا برتن میں ہے"۔ چمڑے کے عمومی کام سے وابستہ ہو کر اس نے اچھے خیالات اور نظریات کو ترجیح دی۔ اگر آپ کا دماغ صاف ہے تو ماں گنگا آپ کی پیشکش کو خوشی سے قبول کرتی ہے۔ لیکن اگر آپ ایک بگڑی ہوئی ذہنیت کے ساتھ ماں گنگا کے پاس جا رہے ہیں، تو وہ آپ کی پیشکش کو کبھی قبول نہیں کرے گی۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر آپ اپنے علاقے میں پوری لگن سے کام کریں گے تو معاشرہ ہر حال میں آپ کے ساتھ کھڑا ہوگا۔ آپ نے مہا کمبھ-2025 کے دوران اس کی مثال پیش کی ہے۔ ریاستی حکومت نے عقیدے کو معیشت سے جوڑنے کے لیے ایک بڑی مہم شروع کی ہے۔ مہا کمبھ کی تنظیم نے پریاگ راج شہر کی ترقی کے عمل کو آگے بڑھانے میں بھی مدد کی ہے۔ یہ قدیم اور افسانوی شہر اب ایک نئے روپ میں نظر آ رہا ہے۔ پریاگ راج میں 14 نئے فلائی اوور اور 09 انڈر پاس بنائے گئے ہیں۔ 200 سے زائد سڑکوں کو چوڑا کیا گیا ہے۔ 09 کوریڈور بنائے گئے ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مہارشی بھاردواج کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کے نام پر ایک نیا کوریڈور بنایا گیا ہے۔ راہداری بنا کر اکشے وات کو عقیدت مندوں کے لیے کھول دیا گیا ہے۔ ماں گنگا یقینی طور پر ہر سال ایک بار شری بڑے ہنومان جی مندر کا جلبھیشیک کرتی ہے۔ شری بڑے ہنومان جی مندر سے متعلق ایک راہداری بھی تعمیر کی گئی ہے۔ ماں سرسوتی روحانی طور پر پریاگ راج میں اپنے کنویں میں موجود ہیں۔ ماں سرسوتی کوپ کو کوریڈور سے جوڑا گیا ہے۔ شرنگاور پور میں ایک راہداری تعمیر کی گئی ہے جس میں بھگوان شری رام اور نشادراج کی دوستی کو دکھایا گیا ہے۔ ناگواسوکی کوریڈور کے ساتھ ساتھ، پریاگ راج کے صدر دیوتا لارڈ بینی مادھو سے متعلق ایک راہداری بھی تعمیر کی گئی ہے۔

ہولی 2025: ملازمین کی چھٹیاں منسوخ

اسپتالوں میں ڈاکٹر الرٹ موڈ پر ہوں گے: برجیش پاٹھک

لکھنؤ۔ ہولی کے تہوار کے پیش نظر ہیلتھ ورکرز کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک نے کہا کہ اسپتالوں میں ڈاکٹر الرٹ موڈ پر رہیں گے۔ ہسپتال انتظامیہ کو ضروری ہدایات دے دی گئی ہیں۔ کابینہ نے بلیا، اتر پردیش میں ایک میڈیکل کالج کی تعمیر کو منظوری دی۔ اس بارے میں ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک نے کہا کہ ضلع کے لوگ ایک طویل عرصے سے میڈیکل کالج کا مطالبہ کر رہے تھے۔ اس پر سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے فیصلہ کیا کہ وہاں ایک میڈیکل کالج بنایا جائے گا۔ ہولی کے تہوار کے حوالے سے ڈپٹی سی ایم نے کہا کہ تمام ڈاکٹروں کو تہوار کے پیش نظر الرٹ رہنے کو کہا گیا ہے۔ ساتھ ہی انتظامیہ کو تمام ہسپتالوں کو الرٹ رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ہر کسی کو ہر صورت حال سے نمٹنے کے لیے تیار رہنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ تہوار کے پیش نظر ملازمین کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہسپتالوں میں تمام سہولیات کو یقینی بنایا جائے گا۔

آہستہ آہستہ بڑھنے لگی ہے بازاروں کی رونق

لکھنؤ: 11 مارچ (پی این ایس) رمضان کا دوسرا عشرہ کل سے شروع ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی بازاروں میں رونق بڑھنے لگی ہے۔ لوگ کی عید کی تیاری میں لگ گئے ہیں۔ حالانکہ اس بار کلاتھ ہاؤس کی دکانوں پر ہونے والی بھیڑ میں کمی ہے باوجود اس کے ریڈیمیڈ کپڑوں کی بازاروں کو منڈیوں میں کثیر بھیڑ کا نظارہ دیکھنے کو مل رہا ہے باوجود اس کے مہنگائی کا زبردست اثر ہے۔ آہستہ آہستہ جوتے چپل کی اور کاسمیٹک کی بھی دکانوں پر بھیڑ پہنچنے لگی ہے۔ ماہ کے درمیانی دنوں میں خریداری اور عید کی تیاری سے سب سے زیادہ نوکری پیشہ پریشان ہیں۔ شہر کے مختلف حصوں میں عیدالفطر کے پیش نظر جگہ جگہ سیل اور نمائشیں بھی لگی ہوئی ہیں جو کہ سستے کپڑے کے نام پر لوگوں کو اپنی جانب کھینچنے کا کام کر رہی ہیں۔ ان باماروں میں کافی بھیڑ ہے جہاں سے لوگ اپنے من موافق خریداری مکمل کر رہے ہیں۔ سیل کی ان بازاروں میں بڑی بھیڑ دیکھنے کو مل رہی ہے۔ رمضان المبارک کے مہینہ کے آغاز کے ساتھ ہی لوگ عید کی تیاری میں لگ جاتے ہیں۔ لیکن بازاروں میں زور پکڑتا ہے رمضان کے دوسرے عصرے میں یا پھر رمضان کے آخری دنوں میں۔ چونکہ رمضان کا دوسرا عشرہ شروع ہو چکا ہے اور قریب پندرہ رمضام مکمل ہونے کو ہے۔ ایسے میں اب بازاروں کی رونق میں اضافہ ہونے لگا ہے۔ لوگ بازاروں میں پہنچنے لگے ہیں۔ اور اپنے من معافق خریداری میں مشغول ہیں۔ حالانکہ زیادہ تر فرزندان توحید مہنگائی کی مار سے پریشان ہیں۔ اور جیسے تیسے خریداری کو مکمل کر لینا چاہتے ہیں۔ عید کے ہی پیش نظر اپنی دکانیں چلانے کے لئے کئی دکانداروں کے ذریعہ طرح طرح کی اسکیمیں بھی چلائی جا رہی ہیں۔ شہر میں ان دنوں درجن بھر سے بھی زیادہ سیل اور نمائشیں لگی ہوئی ہیں۔ جہاں سستے شرح پر کپڑے کی فروخت کا دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ اس بار کلاتھ ہاؤس کے کپڑوں کی جگہ ریڈیمیڈ کپڑوں نے لے لی ہے۔ شائد یہی وجہ ہے کہ موجودہ وقت میں کلاتھ ہاؤس کی دکانوں پر بھیڑ کافی کم ہے۔ بہر حال گھنٹہ گھر کی بازار میں خریداری کے لئے نکلے اسلم حان، منا بھائی اور جمیل وغیرہ نے مہنگائی کی بات کہی باوجود اس کے تہوار کے موقع پر خریداری کی تو مجبوری کا اظہار کرتے ہیں۔

لکھنؤ: تنخواہ نہ ملنے پر صفائی ملازمین کا انوکھا احتجاج

میونسپل کارپوریشن کے دفتر کو تالا لگا کر اندر کچرا بھرا

لکھنؤ میونسپل کارپوریشن زون 5 میں تنخواہ نہ ملنے اور تنخواہوں میں کٹوتی سے ناراض صفائی کارکنوں نے زون آفس کو تالا لگا دیا اور گیٹ پر کچرے کے ڈھیر لگا کر احتجاج کیا۔ صفائی ملازمین کا کہنا ہے کہ ٹھیکیدار وقت پر تنخواہیں نہیں دے رہے اور تنخواہوں میں کٹوتی کر رہے ہیں۔ تنخواہیں ملنے تک احتجاج جاری رہے گا۔ اس دوران زون 5 کے اہلکار جائے وقوعہ سے غائب ہیں۔ میونسپل کارپوریشن زون 5 کے زونل آفیسر نند کشور نے کہا کہ صفائی کارکن تنخواہ کو لے کر احتجاج کر رہے ہیں۔ حکام سے بات کر کے معاملہ جلد حل کر لیا جائے گا۔ ساتھ ہی صفائی کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ انہیں ان کی پوری تنخواہ وقت پر نہیں دی جا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے گھر چلانا مشکل ہو رہا ہے۔ تمام ملازمین شیر انوائرمنٹ کمپنی میں کام کر رہے ہیں۔

جب چھوٹے علی نے روزہ رکھا

لکھنؤ: کہا جاتا ہے کہ ماں ہی بچے کی پہلی ٹیچر ہوتی ہے، گھر میں سب کو روزہ رکھتے دیکھ کر بچے کو حیران کر دیا۔ رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں ہر گھر میں زیادہ تر لوگ روزے رکھتے ہیں اس کے پیش نظر طحہٰ اسکول کے قریب مصاحب گنج کے رہائشی ثمر حسین عابدی نے روزے رکھنے پر اصرار کیا علی نے دو روزے رکھ کر لوگوں کو حیران کر دیا جو کہ ہر روز میں علی عابدی کا کہنا ہے کہ وہ روزے رکھتے ہیں۔ اسے کھلایا اور کچھ کھلایا، لیکن اس نے ہم سب سے اگلے اتوار کو روزہ رکھنے کا وعدہ لیا ہے، علی نہ صرف روزہ رکھتے ہیں بلکہ وقتاً فوقتاً پانچ وقت نماز بھی پڑھتے ہیں۔

مسجد زہرا مولوی گنج میں تین پاروں کا تراویح میں دور مکمل

حافظ وقاری محمد حسرت علی ندوی کی خوش الحانی سے سامعین محظوظ

لکھنؤ: 11 مارچ (پی این ایس) مسجد زہرا، حاطہ سلیماں قدر مولوی گنج میں گزشتہ شب تراویح کی محفل میں تین پاروں کے مکمل دور کا شرف حاصل کیا گیا۔ حافظ وقاری محمد حسرت ندوی (استاذ شعبہ تجوید وقرأت مدرسہ جامعہ عربیہ نورالعلوم زید پور بارہ بنکی) نے اپنی خوش الحان تلاوت سے سامعین کے قلوب کو منور کیا اور قرآن کریم کی تلاوت کو بہترین انداز میں پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اس موقع پر انہوں نے تراویح کی اہمیت اور فضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ رمضان المبارک میں تراویح کا قیام باعثِ سعادت ہے، جس سے نہ صرف روحانی ترقی ہوتی ہے بلکہ قرآن کریم کی تلاوت کے ذریعے انسان کے دل کو سکون اور ایمان میں جلا ملتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ رمضان المبارک میں قرآن سننا اور سنانا باعثِ برکت اور قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اس بابرکت مجلس کے کامیاب انعقاد میں مسجد کے متولی محمد امان قریشی کی کاوشیں نمایاں رہیں، جن کی محنت اور انتظامی صلاحیتوں کے باعث نمازیوں کو بہترین ماحول میسر آیا۔

عالمی سیاحت کو فروغ دینے کیلئے اتر پردیش بدھسٹ سرکٹ کو مضبوط کر رہا ہے: جے ویر سنگھ

اتر پردیش اور بہار میں بدھ مت کے مقامات پر سیاحت کی ترقی کے بہت امکانات ہیں: گجیندر سنگھ شیخاوت

لکھنؤ: 11 مارچ۔ مرکزی وزیر سیاحت اور ثقافت جناب گجیندر سنگھ شیخاوت کی صدارت میں آج ایشیائی ترقیاتی بینک نے دہلی کے اشوکا ہوٹل میں بہار اور اتر پردیش میں بدھ مت کے سیاحتی مقامات کی ترقی اور فروغ کے لیے ایک ورچوئل میٹنگ اور پریزنٹیشن کا اہتمام کیا۔ سیاحت اور ثقافت کے مرکزی وزیر مملکت جناب سریش گوپی، سیاحت کے سکریٹری وی ودیاوتی اور اتر پردیش کے محکمہ سیاحت کی خصوصی سکریٹری محترمہ ایشا پریا نے اتر پردیش کے نمائندوں کے طور پر میٹنگ میں شرکت کی۔ مرکزی وزیر سیاحت گجیندر سنگھ شیخاوت نے میٹنگ میں کہا کہ اگر مربوط کوششیں کی جائیں تو اتر پردیش اور بہار کی ریاستیں بدھ سیاحت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ ان تاریخی اور روحانی مقامات کو عالمی معیار کی سہولیات سے آراستہ کر کے ہندوستان کو بدھ مت کے ایک بڑے سیاحتی مقام کے طور پر قائم کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس بات کو یقینی بنانا ضروری ہے کہ بدھ مت کے ثقافتی ورثے کے مقامات کا تقدس برقرار رہے اور وہ دنیا بھر سے آنے والے عقیدت مندوں اور سیاحوں کے لیے توجہ کا مرکز بنے رہیں۔ اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ، جو کہ دارالحکومت لکھنؤ سے عملی طور پر جڑے ہوئے تھے، نے کہا کہ ریاستی حکومت بدھ سیاحت کی عالمی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سیاحتی مقامات کے بنیادی ڈھانچے اور سہولیات کو اپ گریڈ کرنے پر مسلسل کام کر رہی ہے۔ اتر پردیش میں ایک اچھی طرح سے منظم بدھ سرکٹ پہلے ہی تیار کیا جا چکا ہے، جسے مزید موثر بنانے کے لیے مسلسل بہتر کیا جا رہا ہے۔ ریاستی حکومت اسٹریٹجک ترقی، فروغ اور بین الاقوامی تعاون کے ذریعے اتر پردیش کو بدھ مت کے ایک بڑے سیاحتی مقام کے طور پر قائم کرنے کی سمت کام کر رہی ہے۔ جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ اتر پردیش حکومت کی ان مربوط کوششوں سے امید ہے کہ مستقبل قریب میں اتر پردیش اور بہار کے بدھ سیاحتی مقامات کو عالمی سطح پر زیادہ پہچان ملے گی اور یہ مقامات لاکھوں بین الاقوامی زائرین اور سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کریں گے۔ پرنسپل سکریٹری سیاحت وثقافت جناب مکیش کمار میشرم جو میٹنگ میں موجود تھے، نے بدھ مت کے سیاحتی مقامات اور بودھ سرکٹ میں واقع مقدس مقامات کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی۔ انہوں نے حکومت ہند کی سطح پر زیر التواء مالی رقم کو جلد از جلد جاری کرنے کی درخواست کی۔ میٹنگ میں اس بات پر تبادلہ خیال کیا گیا کہ ہندوستان خصوصاً اتر پردیش اور بہار بدھ مت کی تاریخ میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔ دنیا کی 07 فیصد سے زیادہ آبادی بدھ مت کی پیروی کرتی ہے اور اتر پردیش میں بدھ مت کے 06 بڑے مقامات ہیں جیسے سارناتھ، کشی نگر، شراوستی، کپل وستو، کوشامبی اور سنکیسا، جبکہ چار اہم بدھ مقامات بہار میں واقع ہیں۔ حکومت بدھ مت کے مقامات کی مجموعی ترقی پر توجہ مرکوز کر رہی ہے تاکہ یہ صرف یادگاروں کو دیکھنے تک محدود نہ رہے بلکہ روحانی اور ثقافتی تجربہ فراہم کرے۔ اس اقدام سے مقامی معیشت کو فروغ ملے گا اور مقامی لوگوں کے لیے روزگار کے مواقع بھی پیدا ہوں گے۔ اس کے علاوہ سیاحتی منصوبے میں خود مختار بدھ خانقاہوں کو شامل کرنے پر بھی بات چیت کی گئی، تاکہ بدھ مت کے مقامات کی کشش میں مزید اضافہ ہو سکے۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کے کنسلٹنٹ جناب نواس کو لیگی نے بتایا کہ اتر پردیش کے 06 بڑے بدھ سیاحتی مراکز جیسے سارناتھ، کشی نگر، شراوستی، کپل وستو، کوشامبی اور سنکیسا کی ترقی کے لیے 4211 کروڑ روپے کی تجویز تیار کی گئی ہے، جس کے لیے پہلے مرحلے میں 2 کروڑ روپے کی پی پی آر رقم بھیجی گئی ہے۔ واستو یہ کوشامبی اور سنکیسا فیز-2 میں تجویز کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ بدھسٹ سرکٹ ڈیسٹینیشن ڈیولپمنٹ رپورٹ بھی بھیجی گئی ہے۔ اس میٹنگ میں حکومت ہند کی سطح پر زیر التواء رقم پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس کے علاوہ حکومت ہند کی وزارت سیاحت کے تعاون سے ہر سال کی طرح بدھ پورنیما کے موقع پر کشی نگر میں بدھ مت کا تہوار منعقد کرنے کی بھی درخواست کی گئی ہے۔

بدایوں میں جوڑے اور بیٹے کی سڑک حادثے میں موت

بدایوں: 11 مارچ (پی این ایس) بدایوں کے آلاپور تھانہ علاقے میں مراد آباد-فرخ آباد شاہراہ پر سکھانو نگر پنچایت کے سامنے پیر کی شام موٹر سائیکل پر سفر کر رہے ایک جوڑے کو تیز رفتار پرائیویٹ بس نے ٹکر ماردی، جس کے بعد ان کے زخمی بیٹے نے علی گڑھ کو علاج کے لیے لے جاتے ہوئے راستے میں ہی دم توڑ دیا۔ پولیس نے تینوں لاشیں پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ تہوار سے قبل والدین اور بیٹے کی موت سے پورا گاؤں سوگ میں ڈوب گیا۔ چونی لال (60)، جو کہ موسا جھگ تھانے کے علاقے کے گڑگاؤں گاؤں کے رہنے والے ہیں، اور اس کی بیوی مرگا شری (58) اپنے بیٹے بھوپیندر (30) کے ساتھ پیر کو ہولی کے لیے بچوں کے کپڑے خریدنے کے لیے بائک پر آلاپور کے میوان قصبے گئے تھے۔ تینوں افراد کپڑے خرید کر گھر واپس جا رہے تھے۔ الاپر تھانہ علاقہ کے سکھانو قصبہ کے نگر پنچایت کے سامنے مخالف سمت سے آ رہی ایک تیز رفتار پرائیویٹ بس نے بائک کو ٹکر ماردی۔

تراویح نہ پڑھنے والے اپنا محاسبہ کریں، کہیں اللہ ناراض تو نہیں: اشتیاق احمد قادری

لکھنو/ بشیرت گنج بھیڑی منڈی واقع محمدی مسجد میں تراویح میں قرآن پاک کا پہلا دور مکمل ہونے پر ایک پروگرام کا انعقاد قاری شکیل احمد نورانی امام مسجد وبانی دارالعلوم نور محمدی کی سرپرستی میں ہوا پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہونے کے بعد مولانا محمد نسیم قادری نے نعت رسول کا نذرانہ عقیدت پیش کیا پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مشہور اسلامی اسکالر علامہ اشتیاق احمد قادری استاذ دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف نے کہا کہ رمضان المبارک کا مہینہ اہل ایمان کے لئے سراپا رحمت ہے یہ گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لئے نیکیوں کا موسم بہار ہے اس ماہ مبارک میں ہر مومن اپنی استعداد اعمال خیر اور وسعت ظرف روحانی کے مطابق اللہ کے نازل کردہ انوار وبرکات سے اپنی عبادات کے ذریعے مستفیض ہوتا ہے اس ماہ مبارک کی متنوع اور ہمہ پہلو عبادات میں سے ایک اہم ترین مخصوص اور مہتم بالشان عبادت نماز تراویح ہے دن کا روزہ اور رات کی تراویح رمضان کی دو اہم اور کلیدی عبادات ہیں یعنی جہاں دن میں روزے کا اہتمام کیا جائے وہاں رات کو تراویح کا بھی التزام رکھا جائے اس اعتبار سے تراویح روزے کا جز و لاینفک ہے اگر غور کیا جائے تو رمضان المبارک کی ساری رحمتوں مغفرتوں برکتوں سعادتوں نورانیت اور چکا چوند کا تصور ان دونوں عبادتوں کے بغیر ممکن ہی نہیں تراویح میں حاضر نہ ہونے والے اپنا محاسبہ کریں حضرت امام حسن بصری کہتے ہیں کہ صیام وقیام سے دور رہنے والے اپنا محاسبہ کریں اپنی عادات واخلاق پر نگاہ ڈالیں کہیں ایسا تو نہیں اللہ تعالیٰ ناراض ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم سب استغفار کی کثرت کریں اپنی زندگی میں روحانی تبدیلی لائیں، پروگرام میں مسجد کمیٹی واہل محلہ نے امام تراویح کی گل پوشی کی اور نقد ہدیہ اور جوڑا پیش کیا اس موقع پر مولانا محمد نسیم قادری سلیم بھائی وغیرہ موجود رہے۔

لکھنؤ کے ہوٹل سے ازبک خاتون کی لاش برآمد

لکھنؤ: 14 جولائی (پی این ایس) اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ کے وبھوتی کھنڈ میں ایک ہوٹل کے کمرے سے ازبکستانی خاتون کی لاش ملنے کے بعد ہنگامہ مچ گیا ہے۔ خاتون کی شناخت اکیمبر دیوا جیبو (43) کے طور پر ہوئی ہے، جو 2 مارچ کو جنوبی دہلی کے رہنے والے ستنام سنگھ (26) کے ساتھ ہوٹل میں ٹھہری ہوئی تھی۔ لیکن، 3 دن بعد، ستنام ہوٹل سے نکل گیا اور 5 مارچ سے، خاتون ہوٹل میں اکیلی رہ رہی تھی۔ منگل کی صبح جب ہوٹل کے اسٹاف نے کمرہ نمبر 109 کی گھنٹی بجائی تو وہاں سے کوئی جواب نہیں ملا۔ کئی کوششوں کے بعد بھی دروازہ نہ کھلنے پر ماسٹر چابی سے کھولا گیا جہاں خاتون بے ہوش پڑی تھی۔ ہوٹل کے اسٹاف نے فوری طور پر اس کی اطلاع پولیس کو دی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو تحویل میں لے کر تفتیش شروع کر دی۔ کمرے سے شراب کی بوتل اور خاتون کا سوٹ کیس برآمد ہوا ہے۔ پولیس سفارتخانے سے رابطہ کر کے اہل خانہ تک خبر پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے۔ انسپکٹر وبھوتی کھنڈ سنیل سنگھ نے بتایا کہ واردات کے بعد سے ستنام سنگھ لاپتہ ہے جس کی وجہ سے شک مزید گہرا ہو رہا ہے۔ ہوٹل کے اسٹاف کے مطابق خاتون نے آخری بار 10 مارچ کو پانی اور دیگر اشیاء مانگی تھیں۔ فی الحال پولیس پوسٹ مارٹم رپورٹ کا انتظار کر رہی ہے، تاکہ موت کی وجہ معلوم ہو سکے۔ ساتھ ہی پولیس نے ستنام سنگھ کی تلاش شروع کر دی ہے۔

ریاستی ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے زیر اہتمام ریاستی سطح کی ورکشاپ

لکھنؤ: 11 مارچ۔ یوجنا بھون، لکھنؤ کے آڈیٹوریم کمرہ نمبر-111 میں اتر پردیش اسٹیٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کی جانب سے بی جے پی پی ایم-2025 کے موضوع پر ایک ریاستی سطح کی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ مذکورہ ورکشاپ کا اہتمام یو پی اسٹیٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے اعزازی وائس چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل یوگیندر ڈمری، P.V.S.M، A.V.S.M، V.S.M. نے کیا تھا۔ (ریٹائرڈ) نے صدارت کی۔ ورکشاپ میں ریاست کے مختلف محکموں/ اداروں/ تنظیموں کے سینئر افسران نے شرکت کی جن میں محکمہ موسمیات، محکمہ صحت، محکمہ صحت اور خاندانی بہبود، محکمہ محنت، محکمہ حیوانات، محکمہ ٹرانسپورٹ، خواتین اور بچوں کی ترقی، واٹر کارپوریشن، فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز، پنچایتی راج محکمہ، محکمہ داخلہ، محکمہ ترقیات، محکمہ اعلیٰ، محکمہ ترقیات، محکمہ تعلیم، محکمہ بلدیات اور محکمہ تعلیم کے افسران شامل تھے۔ آبی وسائل کا محکمہ، ریموٹ سینسنگ، انڈین ریلوے، یوپی میٹرو ریل کارپوریشن، ریلیف کمشنر آفس، آئی سی ڈی ایس، اکچر، یونیسیف، اتر پردیش، انڈین انسٹی ٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ، گجرات، آئی اے جی، نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی لکھنؤ اور ای وائی، نئی دہلی۔ ورکشاپ میں موجود تمام محکموں/ دفاتر/ اداروں کو گرمی کی لہر کے حوالے سے ہونے والے کام کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ ورکشاپ میں تمام شرکاء کا خیر مقدم کرتے ہوئے، ایڈیشنل چیف ایگزیکٹیو آفیسر/ سکریٹری ریونیو شری رام کیول (آئی اے ایس) نے تمام محکموں کے شرکاء کو ریاست میں آفات میں کمی کے لیے ریاستی حکومت کی طرف سے شروع کیے جانے والے مختلف پروجیکٹوں کے بارے میں مطلع کیا۔ اتھارٹی کی جانب سے پراجیکٹ ڈائریکٹر (خشک سالی کا انتظام) ڈاکٹر کنیز فاطمہ نے ریاستی سطح پر گرمی کی لہر کو روکنے کے لیے کیے گئے کاموں جیسے ہیٹ ایکشن پلان اور ضلعی سطح پر عمل آوری کے بارے میں بتایا اور تمام اضلاع کی طرف سے تیار کی گئی کارروائی کی رپورٹ کے بارے میں سب سے بات چیت کی۔ ڈاکٹر مہاویر گولیچا، I.I.P.H، گرمی کی لہر کے ایکشن پلان کی تیاری اور صحت عامہ سے متعلق آگاہی کے حوالے سے۔ گجرات نے گرمی کی لہر کے انتظام اور مختلف محکموں کی ذمہ داریوں کے بارے میں بات کی اور معیشت پر بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کے مضر اثرات اور ان میں کمی کے بارے میں تفصیل سے بات کی۔ محکمہ موسمیات کے مرکز کے سربراہ ڈاکٹر منیش رانا لا کرنے گرمی کی لہر کی پیش گوئی اور قبل از وقت وارننگ کے بارے میں بتایا کہ محکمہ موسمیات کی تمام وارننگ عام لوگوں کے لیے محکمہ موسمیات کی ویب سائٹ پر بھی موجود ہیں۔

ورکشاپ کے اختتام پر، معزز وائس چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل یوگیندر ڈمری، P.V.S.M، A.V.S.M، V.S.M. (ریٹائرڈ) نے تمام افسران کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ سال 2023 میں ریاست کے صرف 2 اضلاع میں 46 ڈگری سیلسیس سے زیادہ درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا تھا، لیکن سال 2024 میں ریاست کے 16 اضلاع میں درجہ حرارت 46 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ موسمیاتی تبدیلی سے پیدا ہونے والی گرمی کی لہروں کے چیلنج کو تمام محکموں کو سمجھنے کی ضرورت ہے، کیونکہ یہ کمزور کمیونٹیز کے کام کاج اور صحت کو براہ راست متاثر کرتی ہے۔ نائب صدر نے ورکشاپ میں موجود تمام محکموں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے متعلقہ محکموں کے ہیٹ ویو پلان کو تیار کریں اور اس پر عمل درآمد کریں اور گرمی کی لہر میں کمی کے لیے وسیع پیمانے پر تشہیر کریں۔ یہ بھی اتنا ہی ضروری ہے کہ متعلقہ محکموں کی جانب سے جو منصوبے تیار کیے جا رہے ہیں انہیں زمینی سطح پر نافذ کیا جائے۔